واقعات ہند

تاریخ ہندوستان کی

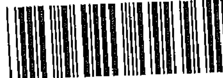
حسب الحکم

جناب کپتان ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن مدارس ممالک پنجاب وغیرہ

سنہ ۱۸۷۶ء

مطبع سرکاری لاہور میں چھپی



واقعات ہند

عجب نادان ہین جنکو ہے عجب تاج سلطانی — فلک بال ہما کو پل مین سونپے ہے مگس رانی
نہین معلوم اُن نے خاک مین کیا کیا ملایا ہے — کہ چشم نقش پا سے تا عدم نکلے نہ حیرانی

ملک ہندوستان جو ایشیا مین بہت بڑا وسیع جزیرہ نما ہے اسطور پر واقع ہے کہ اُس کے شمال مین کوہ ہمالہ اور جنوب مین بحر ہند مشرق مین برہم پوتر دریا اور ملک برہما ہین اور مغرب مین دریا سندہ جسکو اٹک کہتے ہین بڑے زور سے بہتا ہے طول اس ملک کا کشمیر سے لیکر راس کماری تک (۱۹۰۰) میل اور عرض اٹک کے دہانے سے اُن پہاڑون تک جو برہم پوتر کے مشرق کی طرف واقع ہین (۱۵۰۰) میل ہے اور کل زمین ہندوستان کی بارہ لاکھہ مربع میل ہے اور چودہ کڑور سے زیادہ آدمی اس ملک مین بستے ہین

قدامت

اس امر مین مورخون کا اختلاف ہے کہ سب سے اول باشندے ہندوستان کے کون لوگ تھے قول غالب یہہ ہے کہ ہندو لوگ زمانہ قدیم کے باشندے اس ملک کے ہین چنانچہ اسی واسطے ملک

یا ہندوستان اسکا نام ہوا اور ہندو ہی زمانہ سابق مین بادشاہ اس ملک کے
جنکی صحیح اور صاف تاریخ کسی کے پاس موجود نہیں ہے
کی یہ وجہ ہے کہ بعد طوفان نوح کے ماوراءالنہر کے باشندے براہ پنجاب ہندوستان
آکر قریب گنگا کے جو بسے تہے وے کچہہ اور ہی بولی بولتے تہے اُسوقت نہ سنسکرت زبان
نہ ہندی جب انکی نسل پہیلی اور جانب شمال کے آبادی بڑہ گئی تو بڑے بڑے بہا جنگی
لیکر جانب مغرب سے ان ہندوستان کے باشندون پر چڑہائی کرکے آئے اور انکو مغلوب
ایسا تتر بتر کیا کہ پہاڑون مین وے لوگ جا بسے اُسوقت تک نہ تو کسیکو لکہنا آتا تہا کہ کوئی
لکہتا نہ کوئی شاعر تہا جو شعر کہتا ان جنگی لوگون کے ساتہہ برہمن بہی آئے اُنہون نے یہان کے
لونکو تعلیم زبانی کی اُسوقت تک بہی کوئی مؤرخ پیدا نہ ہوا تہا نہ کسی کو وقائع نویسی کا
ق تہا ہان شاعر لوگ البتہ پیدا ہوگئے تہے جنہون نے کسی کسی راجہ کے گیت بنا کر جاری کئے
بطور کہاوت یا ضرب المثل کے کچہہ کچہہ کسیکو یاد رہ گئے اُنکے بعد جو انکی نسل پہیلی تو اُنہون نے
خیال کیا کہ شاید ہزارون برس کی کہانیان ان گیتون مین جوڑی ہوئی ہین کچہہ معلوم
ین ہوتا کہ کس زمانہ کا یہہ حال ہے اس لئے وے غلطی مین پڑگئے اور تاریخ ملوک پر ظلمت
گئی ایک زمانہ کے بعد جب پنڈت لوگ سنسکرت میں کتابین تصنیف کرنے لگے تو اُنہون
نے بہی کچہہ تحقیق و تدقیق کسی مقدمہ یا حال یا وقائع کی کماحقہ نہ کی بلکہ شاعرانہ
پر جسقدر ہوسکا لوگون کو تعجب مین ڈالنے کے واسطے مبالغہ کو کام فرماتے
ہے تا کہ کہانی مزہ دار بنجاوے اصل حال تاریخی زمانہ قدیم کا کچہہ نہ لکہا

اس لئے قدیم تاریخ ہندوستان کی ایسی معدوم ہوگئی کہ اُسکا کچھہ پتہ اور کھوج بھی نہین لگ سکتا یہہ اعتراض صرف ہندوستانیون پر نہین ہے عموماً سب ملکون پر ہو سکتا ہے خصوصاً چین اور برہما اور ملک یونان کے اصلی باشندون نے بھی اسی طرح پر اپنے ملک کی قدیم تاریخ گم کردی ہے اور ایسی ایسی بیہودہ باتین لکھدی ہین کہ قطع نظر حیرانی اور سرگردانی کے سامع یا قاری اُن نوشتون کے دروغ ہونے پر ذرا بھی شک نہین کرتا اس لئے قدیم تاریخ ہندوستان کی بندہ بھی کماحقہ نہین لکھسکتا مگر چند مشہور راجاؤن قدیم کا حال جہان تک مطابق عقل اور امکان صحت کے صحیح ملیگا مختصراً اول حصہ مین درج کرونگا یہہ اول حصہ شروع آبادی ہندوستان سے لیکر ۵۰۰ء تک یعنے مسلمانون کی شروع عملداری تک لکھا جاویگا - اور دوسرے حصہ مین مسلمانون کی عملداری کا بیان ۵۰۰ء سے لیکر شروع عملداری انگریزون تک درج کیا جائیگا - اور تیسرے حصہ مین شروع عملداری انگریزون سے تمام وقایعات ہندوستان کے جو زیر حکومت تسلط انگریزی کمپنی بہادر کے واقع ہوئے ہین درج کیجاوینگے اس لئے یہہ کتاب تین حصون پر شامل ہے

پہلا حصہ

ہندؤن کا راج

کہتے ہین کہ مہاراجہ برہماجی کے دو بیٹے تھے ایک کا نام وچہ دوسرے کا اُترہا دچہ سے سورج پیدا ہوا جس سے سورج بنسی راجاؤن کا خاندان ہندوستان مین چلا اور

اتر سے سوم یعنے چاند پیدا ہوا اُسکی اولاد میں جو راجہ لوگ پیدا ہوئے اُنکو چندر بنسی کہتے ہیں ابتدا ہی آبادی مین پہلے ہی پہل ہندؤن کی دارالسلطنت اجودہیا مین مقرر ہوئی تہی جسکو ہمارے زمانہ مین ملک اودہ کہتے ہین وے راجہ جو اس قطعہ زمین پر حکومت کرتے تہے اُنکو ہندو لوگ سورج بنسی یعنے سورج کی اولاد کہتے ہین بعد ازان ایک اور دارالریاست پریاگ یعنی الہ آباد مین مقرر ہوئی وہانکے راجاؤنکو ہندو لوگ چندر بنسی یعنی چاند کی اولاد بتلاتے ہین *

سورج بنسی خاندان مین سبسے اول راجہ اکشواکو ہوا تہا جسنے اپنے نام پر اجودہیا پوری بسا کر اپنی راج دہانی مقرر کی اکشواکو سے لیکر راجہ رامچندر تک ستاون راجہ اودہ مین حکومت کرچکے تہے - پران سب مین عظیم الشان مشہور اور نامور راجہ رامچندر بیٹے راجہ دسرتہہ کے ہوئے جنکی بزرگی اور عظمت اور قدرت اور بہادری کا حال سنسکرت کی کئی پستکون مین خصوصاً رامائن بالمیک مین مفصل لکھا ہے - راجہ رامچندر کو ہندو اوتار مانتے ہین اور اُنکا ہونا تریتا جگ مین لکہتے ہین - راجہ رامچندر جی کے سوتیلی ماتا کیکئی نے راجہ دسرتہہ اپنے (خاوند) سے دو بات کے پورا کرانیکا بر مانگ رکہا تہا سوجب رامچندر جی کو راج تلک یعنی ٹیکہ ولیعہدی کا ملنے لگا تب کیکئی نے راجہ دسرتہہ سے دو سوال کئے ایک یہ کہ راج تلک بہرت جی اُسکے بیٹے کو ملے - دوسرے رامچندر جی چودہ برس بن باس کرین

* یادداشت مورخ انگریزی راجہ رامچندر کا عہد کوئی بارہ برس اور کوئی اٹھارہ سو برس عیسوی سنہ سے پہلے قائم کرتے ہین

اس بات کو سنکر راجہ دسرتہہ بڑے حیران ہوئے نہ بچن سے پہرنا نہ ایسے لئیق بڑے بیٹے کو حق سے محروم رکہنا گوارا ہوا کچہہ بن نہ آئی بیہوشی آگئی - اس حال کو دیکھہ کر راجچندر جی نے اپنی ماتا کی منشا کی تعمیل اور اپنے پتا کے اقرار کی تکمیل اپنی سعادت سمجہی اور چودہ برس کا بن باس اپنے اوپر اختیار کیا - اور سیتا جی اُنکی رانی اور لچہمن جی (لکہشمن) اُنکے چہوٹے بہائی اُنکے ساتہہ رہے - اسی بن باس مین لنکا کا راجہ راون فقیر کا بہیس بناکر موقع پاکر سیتا جی کو ہر کر یعنی چرا کر لیگیا - وجہ اسکی یہہ بیان کرتے ہین کہ سورپ نکہا راون کی بہن راجہ راچندر سے اپنا بیاہ کرنا چاہتی تہی راجچندر جی کو دوسری شادی ہرگز منظور نہ تہی جب وہ بہت بجد ہوئی اور کسی طرح باز نہ آئی تب لچہمن جی نے دق ہوکر اُسکی ناک کاٹ ڈالی تہی - راجہ راچندر سیتا جی کی تلاش مین پہرتے تہے کہ اتفاقاً ہنومان منتری یعنی مشیر سگریو راجہ کشکندہ نگر ملک دکہن کا ملاؤ پہر راجہ سگریو سے ملنا ہوا سگریو کو اسکے بہائی بالی نے ملک سے نکال رکھا تہا دونون بہائیون مین لڑائی ہوئی راجہ راچندر کے تیر سے مارا گیا اور سگریو اپنے ملک پر قابض ہوکر راچندر جی کا مطیع اور فرمانبردار ہوگیا - تب راجہ راچندر نے راون پر چڑہائی کی اور سگریو اور ہنومان بسرکردگی اپنی فوج کے ساتہہ ہوئے - دکہن سے گزر کر اُس آبنائے پر جو درمیان ہندوستان اور لنکا کے واقعہ ہے راجہ راچندر نے ایک پل باندھا اور اُسے عبور کر کے راون سے لنکا مین بڑی بہاری لڑائی لڑکر فتح پائی اُسکو مارا اور ملک اُسکا اُسکے چہوٹے بہائی بہبیشن کو بخشدیا اور سیتا جی کو

قید سخت سے چہوڑا کر اپنے ملک کو واپس آئے ❊

چندربنسی خاندان کا بانی بودہ تہا اُسکا بڑا وتا سمی بیات اُسکا جانشین الہ آباد مین ہوا بعد اُسکی وفات کے اُسکے پانچ بیٹے یدّو اُنو تُرَسُبَو درہی اور پور بعد اُسکے باقی رہے پس یدو کی اولاد مین کرشنا اور بلرام مشہور ہوئے - ایک اور بڑا حادثہ جو قدیم تاریخ ہند مین مشہور رہے اور اب تک ہندوؤن کی زبان زد ہے اور جو کہ یدو کی خاندان مین ہوا تہا وہ یہہ ہے کہ یدو سے دو خاندان مشہور ہوئے ایک کیرو - دوسرا پانڈو پر کیرو کا فریق بہ نسبت پانڈو کے حکومت اور ثروت مین زبردست اور عالی ہمت تہا ❊

جدہشٹر اُسوقت کا راجہ پانڈو کی اولاد مین اتنا طاقت ور اور صاحب حکم ہوا کہ اُسنے اشومیدہ یعنی گہوڑی کی قربانی کا ارادہ کیا یہہ قربانی سوا اُس بادشاہ عظیم الشان کے جسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اور کوئی نہین کر سکتا ❊

دریودہن راجہ جو کیرو کے خاندان سے تہا اُسکو یہہ بات ناپسند آئی چنانچہ اُسنے یہہ خبر پا کر کہ جدہشٹر کو جوا کہیلنے کا بڑا شوق ہے اپنے دل مین اس قربانی کے روکنے کا منصوبہ ٹہرا کر جودہشٹر کے پاس آیا اور بازی باندہ کر جوا کہیلنے لگا جب جودہشٹر کی ہار ہوگئی تب دریودہن نے اُسسے کہا کہ اگر تو اپنا راج اور جورو دونو کو بازی لگا دے تب مین تیرے ساتہہ جوا کہیلتا ہون اُس نے ایسا ہی کیا اتفاق سے جودہشٹر وہ بازی بہی ہار گیا دریودہن نے فوراً اُسکی جورو اور سلطنت پر قبضہ کرکے بارہ برس کی میعاد پر اُسکو جلاوطن کر دیا جب بارہ برس گزر چکے تب حسب وعدہ جودہشٹر مع اپنے بہائیون کرشنا اور بلرام جی کے مدعی سلطنت کا ہو کر اُسکے

پاس آئے پر دریودہن نے اُنکو سلطنت نہ دی تب جودہشٹر نے ارادہ جنگ کا کیا دونو جانب
سے فوج آراستہ کی گئی اور یہہ تجویز ٹھہری کہ جو فتح پاوے وہ حکومت لیوے +
یہہ لڑائی کورچھیتر کے میدان مین یعنے تہانیسر کے قریب جو پنجاب مین واقع ہے بصلاح
جانبین قرار پائی اور بموجب کتب ہنود کے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یدوسکے خاندان مین سے
دونو طرف چھپن نسلین اس لڑائی مین شامل تہین اٹھارہ دن تک یہہ کارزار اس میدان
مین ہوئی اسی لڑائی کا حال کتاب مہابہارت مین مفصل لکہا ہے انجام کار پانڈون
کی فتح ہوئی اور کورون نے شکست پائی دریودہن مع اور چند راجاؤن کے مارا گیا +
جودہشٹر فتحمند ہوکر مع اپنے بہائیون کرشنا اور بلرام جی کے دوارکا کی طرف کوچ کر گئے
جہان سری کرشنا جی پہنچکر تو مقتول ہوئے اور جودہشٹر اور بلرام جی کوہ ہمالہ پر جاکر
برف مین گل گئے اور اُنکے پوتے راجہ پریچھت اُنکی گدی پر بیٹھے بعد تہوڑے زمانہ کے
ہستناپور جو اُنکا دارالسلطنت تہا بسبب طغیانی گنگا کے ڈوب گیا

خاندان تکشک

तक्षक

تخمیناً چھہ سو برس پیشتر حضرت عیسیٰ کے ایک اور خاندان کے راجا ملک تاتار سے آکر
ہندوستان مین داخل ہوئے جنکو ہندو لوگ تکشک کا خاندان یعنے سانپون کی اولاد
بتلاتے ہین اُنکے بادشاہ کا نام شیش ناگ تہا اُنہون نے ہندوستان شمالی کو فتح کرکے اپنی
سلطنت کا نام مگدہ دیش کا راج مقرر کیا اس سلطنت مین صوبہ بہار اور ممالک شمالی

ہندوستان کے داخل تہے دارالسلطنت اُنکے شہر پاٹلی پوترا تھی جو قریب شہر پٹنہ کے
واقع ہے

حملات مغربی

داراب بن بہمن بادشاہ فارس اُن بادشاہون مین سے اول بادشاہ ہے جنہون نے
مغرب کی طرف سے ہندوستان پر چڑہائی کی یہ بادشاہ پانچسو اٹہارہ برس پیشتر سنہ
عیسوی کے کیخسرو کے تخت پر ملک ایران مین متمکن ہوا اور دریائے یونان سے لیکر سندہ کے
کنارہ تک جسمین کئی ملک شامل تہے اسنے فتح کئے اتنی بڑی سلطنت پر بہی قانع نہوکر بطمع
زر ہندوستان پر چڑہائی کی اور دریائے سندہ کے قرب وجوار کے سب ریاستین معہ ملک
پنجاب کے اپنے قبضہ مین لایا اگرچہ اسکا پتہ نہین لگتا کہ کتنے ملک اُسنے فتح کئے پر اتنا تو یونانی تواریخ
سے ضرور ثابت ہے کہ دارا کے پاس سوائے ہندوستان کے جسقدر اور ممالک تہے اُن مین سے
اتنا محصول کسی ملک کا نہ آتا تہا جسقدر کہ خراج ہندوستان سے آتا تھا کیونکہ تمام
صوبجات ممالک مفتوحہ ایران کا خراج جمع کرکے حساب کیا گیا تہا تو اُس سب خراج
کی ایک تہائی حصہ کے برابر ہندوستان کا خراج آتا تہا اور اور ملکون سے چاندی
اور ہندوستان سے خالص سونا ڈہال بہیجا جاتا تہا اسیطرح دوسو برس تک سندہستان
ملک ایران کا ایک صوبہ اور باج گزار اور تابع و منقاد رہا جب سکندر اعظم نے
ملک فارس کو تہ و بالا کیا اُسوقت سے ہندوستان نے بہی ایران کی اطاعت کا
جوا اپنی گردن سے اُتارا ؛

ایام سلطنت سکندر اعظم مین داراابن داراب بادشاہ ایران کا تہا اس دارا نے کبہی
ہندوستان پر حملہ نہین کیا تہا بلکہ اسکے باپ داراب بن بہمن نے ہندوستان کو فتح
کرکے سب راجہ مگدہ دیش وغیرہ کے باج گزار اپنے ملک کے مقرر کرلئے تہے ؛
اور جبکہ سکندر اعظم نے ہندوستان پر یورش کی اُوسوقت راجہ مہانندکہ اولاد شسناک
سے مگدہ دیش یعنے صوبہ بہار مین حکمران تہا اور شاہ ایران کو نعلبندی دیا کرتا
تہا اس قوم کے سب راجہ بدہ کی پرستش کیا کرتے تھے یہ بدہ پانسو چالیس برس قبل
ظہور حضرت عیسی کے صوبہ بہار مین پیدا ہوا گیا جی مین اسکا مقام رہا کرتا تھا ؛
غرض کہ سکندر اعظم ملک ایران کو زیر و زبر کرکے مع لشکر جرار دریاے سندہ پر پہنچا
چونکہ تین برس تک اُسکی فوج نے حملات کرنے اور لڑنے بہڑنے مین بڑی محنت
اُٹھائی تھی اور موسم سرما مین برفستانی پہاڑون پر چڑہائی کرتے کرتے بہی تہک گئے
تہے اسلئے اُسنے اپنی فوج سے وعدہ کیا کہ ہندوستان کو فتح کرکے جو مال لوٹ
کا میرے ہاتہہ آویگا وہ تمکو انعام مین دونگا طوعا و کرہا اُسکے فوج نے منظور
کیا چنانچہ بیس ہزار آدمی کی فوج لیکر سندہ پار ہوا اُسوقت سکندر کی عمر
تیس برس کی تہی یہان آکر اُس نے معلوم کیا کہ تین بادشاہ ہندوستان مین
راج کر رہے ہین ایک کا نام ابی سریز لکھا ہے یہہ راجہ ملک کشمیر اور پہاڑی
بستیون کا حاکم تہا - دوسرا اٹیکسائیلز دوآبہ سندہ ساگر کا راجہ تہا یعنے وہ ملک
جو دریاے سندہ اور جہیلم کے بیچ مین واقع ہے تیسرا راجہ پورستنا پور کا راجہ تہا یہہ

राजा महानन्द

सिकन्दर बादशाह का

पुरु

دونون پچھلے راجہ چندر بنسی خاندان کے تھے ؛

ابی سیر نے یہہ دانائی کی کہ اپنے بھائی کے ہمراہ تحفجات کرکے سکندر کے حضور مین
اُسکو جلد تر روانہ کر دیا اور ٹیکسائیلز خود باشتیاق ملاقات سکندر اعظم کے دربار
مین حاضر ہوا اور سکندر کی مع اُسکی فوج کے اپنی دارالریاست ٹیکسلا مین بڑی
دھوم دھام سے ضیافت کی جہان سکندر نے اپنے ہارے تہکے سپاہیونکو آرام لینے کیواسطے
چھوڑ دیا اور کچھہ سپاہ اُنکی محافظت کے واسطے متعین کرکے خود مع چیدہ جوانان تنومند
اور جنگ آزمودہ کے دریائے جہیلم کیطرف کوچ کیا پر موسم برسات شروع ہو گیا تھا
اور جہیلم کا پہانٹ ایک میل تک پہیلا ہوا تہا پانی بڑے زور وشور سے بہتا تھا اور
راجہ پورس کا لشکر واسطے مقابلہ کے دوسرے کنارہ جہیلم پر سدرہ فوج سکندر کا ہوا کھڑا تہا
اور جسطرف سے اُترنا چاہتا تھا اُسی طرف سے مقابلہ راجہ پورس کرتا تہا اس لئے
اس دریا سے پار اُترنا سکندر کو مشکل معلوم ہوا کیونکہ راجہ پورس نے ہاتھیون
کی قطار دریاء جہیلم کے کنارہ پر آراستہ کرکے عبور دریا کی راہ سب جگہہ سے بند
کر دی تھی ؛

سکندر نے اپنے جاسوسون سے دریافت کر لیا کہ دس کوس کے فاصلہ پر اس دریا
مین ایک جزیرہ ہے اسلئے جبکہ رات اندہیری ہوئی اور ہوا کا سناٹا اور مینہ کے زور
اور بادل کی گرج مین سپاہ کا کچھہ شور و غل سنائی نہ دے سکتا تہا موقع پاکر گیارہ
ہزار پرلے سپاہی ہمراہ لیکر راتون رات دریا پار ہو گیا ہندؤن نے یہہ خیال

کیا کہ تھوڑے سے سپاہی شاید آنکلے ہون گے اس لئے راجہ پورس نے اپنے بیٹے کو تھوڑے سے آدمی دیکر اُنکے ہٹانے کے لئے روانہ کیا راجہ پورس کا لڑکا تو جلتے ہی کام آیا اور فوج نے شکست پائی تب تو پورس کے کان کھڑے ہوئے اور سمجھا کہ خود سکندر عبور کر آیا ہے فوراً چار ہزار سوار اور تیس ہزار پیادے اور بہت سے رتھ اور ہاتھی ہمراہ لیکر سکندر کے مقابلہ پر صف آرا ہوا راجہ پورس کی سپاہ نے بڑی بہادری دکھلائی پر سکندر کے سواروں کے آگے کچھہ پیشرفت نہ گئی دوپہر دو بجے کے بعد ہندو بھاگنے لگے پر صرف راجہ پورس ایک ہاتھی پر سوار ہو کر خود لڑتا رہا سکندر نے اُسکی بہادری دیکھہ کر رحم کھا کر چاہا کہ اُس کی جان بچا وے اسواسطے اسنے راجہ پورس سے کہلا بھیجا کہ اگر ہمارے پاس چلا آویگا تو اُس کی عزت اور حرمت مین کچھہ فرق نہ ہوگا ۔ راجہ پورس راضی ہو گیا سکندر کے پاس بخوف چلا گیا اُسوقت سکندر نے اُسسے پوچھا کہ اب کیا سلوک تمسے کرنا چاہئے اُسنے جواب دیا کہ جو سلوک بادشاہ لوگ کیا کرتے ہین وہ کرنا چاہئے سکندر بہت خوش ہوا اور اُسکو پھر اُسکا ملک بخشکر اپنی طرف سے اور ملک بھی اُسکو دیا راجہ پورس یہہ فیاضی اُسکی دیکھکر مدت تک اُسکا وفادار خیرخواہ بنا رہا ؛

سکندر نے بخیال اسکے کہ اس دریا کی راہ میرے قبضہ مین رہے حکم دیا کہ دونو طرف اس دریا کے ایک ایک شہر تعمیر کیا جاوے اور دوآبہ چج یعنے وہ قطعہ ملک کا جو درمیان جہلم اور چناب کے واقع ہے راجہ پورس کو عطا کیا اور خود چناب پار

پار ہوکر آگے کو روانہ ہوا جب دریاے مرادی سے عبور کیا تو سکندر کو خبر پہنچی کہ ایک بڑا گروہ مفسدین کا برسر پرخاش مستعد ہے شاید یہ لوگ قوم تاتار سے ہونگے جو ہندوستان میں آبسے تہے مقام سنگلا پر اسنے لڑائی ہوئی سولہ ہزار آدمی اُن میں سے سکندر نے قتل کئے اور ستر ہزار مقید ہوئے باقیماندہ پہاڑ کی جانب بہاگ گئے

راجہ چندرگپت ولد راجہ مہانند جو نائن کے پیٹ سے تہا سکندر کے ملنے کو مگدہ دیس سے کوچ کرکے پنجاب میں آیا تہا اور ملاقات کے وقت شہر پاٹلی پوتر کی تعریف جو دار الریاست مگدہ دیس کا تہا شاہ سکندر کے روبرو بیان کی اس سبب سے سکندر نے ارادہ کیا کہ ایسے بڑے شہر پر اپنا جہنڈا قائم کرونگا پر افسوس کہ اُس کی فوج نے ذرا بہی قدم آگے ستلج کے نہ اُٹہایا سکندر نے فوج کو بہکایا اور کبہی خوشامد اُنکی کی اور کبہی طمع لوٹ اور بخشش کی دی پر ہرگز کسی نے اقرار آگے چلنے کا نہ کیا اسلئے عاجز ہوکر دل میں یہہ بات ٹہان لی کہ وطن میں پہنچکر پہر اور نئی فوج بہرتی کرکے ہندوستان پر پہر چڑہائی کرونگا اور صوبہ بہار کو ضرور فتح کرونگا افسوس کہ بابل کی دلدل کے پاس پہنچکر اُسکو بخار آیا اور بتیس برس کی عمر میں کہ عین عالم شباب تہا راہی ملک بقا ہوا

جب سکندر ہندوستان میں آیا تو راجہ مہانند مگدہ دیس کا حکم فرما بیس ہزار سوار اور دو لاکہہ پیادے اور ہاتہی وغیرہ بیشمار لیکر سکندر کے مقابلہ کو مستعد ہوا تہا مگر سکندر بسبب سرکشی اپنی فوج کے ستلج پار نہوسکا لاچار اسی جگہ سے اُسکو اُلٹا پہرنا پڑا بعد ازاں راجہ مہانند کو اُسکے وزیر چانکے نے مروا ڈالا اُس کے بعد اُسکے آٹہہ بیٹوں نے

باتفاق بارہ برس تک یعنی ۳۱۵ برس قبل سنہ عیسوی تک سلطنت کی انمین سے ایک
بیٹا جسے چندر گپت بہت لئیق تھا مگر اُسکے بہائی بسبب اُسکے کہ وہ نائن کے پیٹ
سے تہا اُسکو حقیر جانتے تہے یا بموجب قول بعضی مورخ کے اُسکو باٹلی پوتر سے
سوتیلے بہائیون نے نکلوا دیا تہا بہر تقدیر چندر گپت نے اپنے باپ کے وزیر مسمی چانک
سے سازش کر کے ان ساتون شہزادون کو قتل کروا ڈالا اور خود مستقل بہر دک
مگدہ دیس کا راجہ ہو کر چوبیس برس تک اُسنے راج کیا اور دوسو بانوے برس قبل
سنہ عیسوی کے اس دنیا سے کوچ کیا چندر گپت کے بعد جتنے راجہ لوگ تخت نشین ہوے
وے اچہے خاندان کے اور صاحب علم گزرے ہین انہون نے سڑکین بنائین سوداگری
کو رونق دی علم کی ترقی کروائی خصوصاً اُس زمانہ مین سنسکرت زبان کی بڑہی ترقی ہوئی
تخمیناً دوسو برس پیشتر سنہ عیسوی کے ایک اور خاندان نے ہندوستان پر حکومت
حاصل کی جسکو اگنی کل کہتے ہین اس قوم کے ہمراہ برہمن لوگ ہوگئے تہے اسلیواسطے برہمنون
کو وہ اقتدار حاصل ہوا کہ آجتک اُنکی قدر ہندوستان میں روزافزون ہے اس خاندان
کے راجاؤن نے بودہ کی پرستش ہندوستان سے اُٹھا دی اور جو لوگ کہ اس مذہب
کے تہے اُنکو جلاوطن کر دیا چنانچہ جزیرہ لنکا اور ملک برہما مین انہون نے
سکونت اختیار کی اور ہندوستان مین برہمنون نے نیا مذہب بنا کر پہلا دیا وید
کا ماننا بالکل چہوڑ دیا +

اس اگنی کل خاندان کے چار فرقے تہے جن مین سے پری مار فرقہ نے بڑی طاقت

اور ثروت حاصل کی اُن کی حکومت نربدا ندی کے اُس پار تک پھیلی ہوئی تھی اور میانہ ہند اور ممالک مغربیہ کے سب شہر اُنکے زیر حکومت تھے اس خاندان کی دار السلطنت شہر اوجین تھا جو کہ صوبہ مالوہ مین واقع ہے ✦

پری مارا خاندان مین راجہ بکرماجیت بڑا مشہور راجہ گزرا ہے جو چھپن برس قبل سنہ عیسوی کے تخت نشین ہوا تھا یہہ راجہ اپنے زمانہ مین بڑا نیک نام باب صلح اور جنگ دونون کے مشہور ہو گزرا ہے اسلیئے کہ اسی راجہ نے سنسکرت زبان کو ترقی بہت دی اور تمام ہندوستان سے اچھے اچھے پنڈت تلاش کرکے اپنی کچہری میں بھرتی کئے کالیداس شاعر کا اسی راجہ کے وقت میں فروغ ہوا یہہ راجہ بوڑھا ہوکر راجہ ستالباہن سے شکست کھاکر لڑائی مین مارا گیا ✦

جس زمانہ مین کہ پری مارا خاندان کے راجہ اوجین مین حکومت کرتے تھے تو اندرا کی اولاد مگدہ دیس پر قابض اور متصرف تھے اس خاندان کے راجاؤنکا بانی سدریکا ہے جسکو کارنا دیو یا پاٹہا کرنا کہتے ہین بعد اُسکی وفات کے چھہ راجہ ایک پیچھے دوسرے کے مگدہ کے تخت نشین ہوئے اُن سب کو لقب بانی سلطنت سنسکرت مین دیا ہے پر دونو خاندان پریمارا اور اندرا تھوڑے زمانہ مین برباد ہوگئے اور ہندوستان مین ایک بڑا تہلکہ مچ گیا کہ اس اثنا مین مسلمانون نے ہندوستان پر چڑھائی کی فقط

حصہ دوم

اس مین عملداری مسلمانوں کی شروع عملداری
انگریزی تک درج ہوگی بدین تفصیل

باب اول حکومت خلفا کی جو سنہ ۶۶۱ء مین ختم ہوگئی

باب دوم اسمین خاندان غزنی کا بیان ہے جو سنہ ۹۹۹ء مین شروع ہوا اور سنہ ۱۱۸۶ء مین ختم ہوا

باب سوم سلطنت غوریان ابتدائے سنہ ۱۱۸۶ء سے سنہ ۱۲۰۶ء تک

باب چہارم سلطنت غلامان سنہ ۱۲۰۶ء سے لیکر سنہ ۱۲۹۰ء تک

باب پنجم سلطنت خلجیان سنہ ۱۲۹۰ء سے سنہ ۱۳۲۰ء تک

باب ششم سلطنت خاندان تغلق سنہ ۱۳۲۰ء سے سنہ ۱۴۱۲ء تک

باب ہفتم سلطنت سادات سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۵۰ء تک

باب ہشتم سلطنت خاندان لودہی سنہ ۱۴۵۰ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک

باب نہم سلطنت مغلیہ خاندان تیموری سنہ ۱۵۲۶ء سے اس مین خاندان سوری وغیرہ کا بھی بیان ہے خاندان سوری نے سنہ ۱۵۴۰ء سے سنہ ۱۵۵۶ء تک حکومت کی پہر خاندان مغلیہ سنہ ۱۵۵۶ء سے سنہ ۱۸۵۷ء تک

باب اول حکومت خلفاء جو ۶۱۸ھ مین ختم ہوئی

سب سے اول ہندوستان پر مسلمانون مین سے خلیفہ ولید ابن عبد الملک کے لشکر نے حملہ کیا اور سندہ سے لیکر دریاء گنگا تک اُسکے سپہ سالار محمد بن قاسم نے فتوحات کین ۹۳ھ مین وہ ہندوستان پر چڑہ کر آیا حال اسکا یون ہے کہ محمد ابن قاسم برادرزادہ حجاج ابن یوسف ثقفی حاکم بصرہ کا بیس برس کی عمر مین (۶۰۰۰) چھہ ہزار آدمی لیکر سندہ پر آیا اور راجہ داہر سے جو اسوقت مین حاکم گجرات کا تھا کئی لڑائیان لڑا راجہ ہند کو شکست پاکر مارا گیا تب محمد ابن قاسم نے چتور پر لشکر کشی کی اُسوقت دہلی کے تخت پر خاندان توار کا ایک راجہ پانڈو کی اولاد سے حکومت کرتا تھا اُسکی نسل سے اکیس راجہ دہلی کے تخت پر انند پال کے عہد تک جلوس فرما ہوئے پھر انند پال نے اپنے نواسے پرتھی راج کو جو کہ دہلی کے ہندو راجاؤن مین سب سے پچھلا راجہ تھا گود لیا جسکے مرنے کے بعد اہل اسلام کا جھنڈا دہلی مین پانسو برس تک بڑی مضبوطی سے قائم رہا۔

خلیفہ ولید کی فوج جب ہندوستان پر چڑہ کر آئی تہی اُسوقت ہندوستان

مین بڑی کہلبلی پڑی ہوئی تھی کیونکہ پرمرا خاندان کے راجہ لوگ ضعیف ہوگئے تہے تووار کا خاندان دہلی پر قابض ہوگیا تہا گجرات خودمختار ہوگئے تہے جنوب مین قبضہ گہلوٹونکا ہوگیا تہا اور شہر قنوج تہوڑے زمانہ کے بعد کورونکے قبضہ مین آگیا تہا - شمالی ہندوستان کی صورت اور ہی بدل گئی تھی اجین کا راج مفقود ہوگیا تہا نئی سلطنتین بن گئی تہیں مسلمانون کی فتوحات سے کچہہ اور ہی طرحکا انتظام اس ملک کا ہوگیا تھا اکثر راجہ باج گزار خلیفہ ولید کے ہوگئے تھے اسوقت دریاء ابرو کے کنارہ سے لیکر جو درمیان یورپ کے ملک ہسپانیہ کی ایک ندی ہے دریا ہگنگ تک جو ہندوستان کا مشہور دریا ہے مسلمانون کے زیرحکم یہہ سب ملک واقع تہا اور خلیفہ ولید تک حکومت مسلمانون کی بڑہی اوج پر رہی خلیفہ ولید کے انتقال کے بعد خلیفہ مامون ابن ہارون رشید نے ہندوستان پر چڑھائی کی پر راجپوتون نے اسکو شکست دی اِسوقت سے حکومت خلیفون کی سست اور ضعیف ہونے لگی یہان تک کہ ڈیڑہ سو برس تک مسلمانون نے ہندوستان پر کوئی اور حملہ نہ کیا خلیفہ ہارون رشید جو پانچوان خلیفہ خلفاء عباسیہ سے گزرا ہے اُس کی وفات کے بعد طاقت خلفاء کی ایسی گھٹ گئی کہ ہر ایک صوبہ منحرف ہوکر مستقل بادشاہ بن گیا اور خلیفہ کے ماتحت صرف شہر بغداد مع اُسکے مضافات کے رہ گیا تھا ؛

اسماعیل سامانی

اُن صوبوں مین سے جو خلیفہ بغداد سے منحرف ہو کر بجائے خود مستقل حاکم ہوگئے
تہے ایک شخص اسماعیل سامانی ماوراء النہر اور خراسان کا صوبہ تہا یہہ
شخص ۲۷۹ ہجری مین مطابق ۸۹۲ء بادشاہ سے باغی ہو کر خود بادشاہ بخارا کا ہو گیا
اُسکے ماتحت کابل قندہار زابلستان کے صوبے تہے اُسنے بخارا کو اپنا دار الخلافت مقرر
کیا چار بادشاہ اُسکے خاندان کے نوے برس تک تخت بخارا پر حکمران رہے چوتہے بادشاہ
نے بروقت اپنی وفات کے اپنے بیٹے مسمے منصور کو اپنا ولی عہد مقرر کیا مگر اس
بادشاہ کے مرنے کے بعد اراکین سلطنت مین اسبات پر تنازع ہوا کہ آیا اس لڑکے
کمسن کو بادشاہ بناوین یا بادشاہ متوفی کے چچا کو آخرش بالاتفاق سب نے اِسبات کا فیصلہ
البتگین حاکم خراسان کی رائے دریافت کرنے پر منحصر رکھا جسکی دار الحکومت غزنی
تھی البتگین حاکم غزنی نے بھی یہی رائے دی کہ شاہ مرحوم کا چچا بادشاہ مقرر کیا جاوے
پر قبل پہونچنے اس رائے کے بخارا مین امرائے سلطنت نے متفق الرائے ہو کر منصور کو
بادشاہ بنالیا تھا جب منصور نے البتگین کی یہہ رائے برخلاف اپنی سنی خفا ہو کر اُسکی
طلبی بخارا مین کی وہ بخوف جان وہان نہ گیا اور چونکہ اب سوائے خودسر ہونیکے اور کوئی
پناہ اُسکو دکھلائی نہ دیتی تہی اس لئے دم استقلال کا بہر کر خودسر بادشاہ غزنی کا ہو گیا
اور کابل قندہار کو اپنے ماتحت کرکے غزنی کو دار السلطنت مقرر کیا اگرچہ شاہ منصور نے

کئی سپہ سالار الپتگین پر چڑھا کر باری باری روانہ کئے پر وہ اُسکے قریب میں
نہ آیا پندرہ برس تک یہہ شخص غزنی مین حکومت کرتا رہا اور ۳۶۵ سنہ ہجری میں
مطابق ۹۷۵ سنہ ء مین فوت ہوا +

اسحاق ابن الپتگین

بعد وفات الپتگین کے اُسکا بیٹا اسحاق ابن الپتگین اپنے باپکے تخت پر ۳۶۵ سنہ
ہجری مطابق ۹۷۵ سنہ ء مین اجلاس فرما ہوا اگرچہ اُسکو ہمیشہ بادشاہ منصور کی طرفکا
خدشہ لگا رہتا تھا کس لئے کہ منصور اُسکے باپکو باغی اور غاصب سمجھتا تھا اسواسطے
اسحاق نے اپنے سپہ سالار شجاع سبکتگین کو اپنے ہمراہ لیکر شاہ منصور پر حملہ کیا اور
فتح پائی اور شاہ منصور سے اسبات کا نوشتہ لکھوا لیا کہ اسحاق مستقل بادشاہ خراسان
کا بلا شبہ ہے تا کہ پھر کسی طرحکا دعوے منصور کا خراسان پر نرہے اور پھر سلطنت
مستقل کرنے لگا بعد حکومت دو برس کے ۳۶۷ سنہ ہجری مطابق ۹۷۷ سنہ ء مین اسحاق اپنی ملک بقا ہوا

سبکتگین

بعد مرنے اسحاق کے سوے سبکتگین کے کوئی شخص لائق تخت نشینی نرہا تھا سبکتگین اصل
مین ایک شہزادہ ملک ایران کا تھا جو اتفاق زمانہ سے حالت افلاس مین الپتگین
بادشاہ سابق غزنی کی خدمتمین حاضر کیا گیا تھا اور الپتگین نے اُسکو ہونہار دیکھکر خرید لیا
تھا اور درجہ بدرجہ ترقی دیکر سپہ سالاری کے رتبہ تک اُسکو پہنچا دیا تھا اب اُسنے بادشاہ الپتگین
کی لڑکی سے اپنا نکاح کر کے داماد بادشاہ کا بنکر تخت پر جلوس فرمایا اور اپنے جلوس کے اول سالہی

مین یعنی سنہ [illegible]ء مین اُس نے ہندوستان پر چڑھائی کی اُسوقت مین راجہ جیپال لاہور کا
راجہ تہالاہور اور ملتان اُسنے فتح کئے اور اور کئی قلعہ فتح کرکے بہت سا مال
لوٹکر پھر اپنی دار الخلافہ غزنی کو مراجعت فرمائی جیپال نے یہہ تجویز دل مین ٹھہرکر
کہ مسلمان لوگ پھر میرے ملک پر حملہ آور نہون خود بذاتہ سندہ پار ہوکر مسلمانون کے
ملک پر حملہ کیا پر کامیاب نہوا بلکہ پکڑا گیا اور خود اُسکو مطیع ہونا پڑا اور ہر سال کا
خراج دینا منظور کرلیا شاہ سبکتگین نے حکم دیا کہ اس سال کا خراج اسیوقت ادا کرو مگر
چونکہ وہان کل خراج کا روپیہ سرانجام نہ کرسکا اسلئے اُسنے درخواست کی کہ بادشاہ
اپنے معتمدونکو بندہ کے ہمراہ کردیوے لاہور مین پہنچکر باقی روپیہ ادا کردونگا یہہ
درخواست منظور ہوئی جب لاہور مین آیا تو دربار کیا دہنی طرف تخت کے جو برہمن لوگ
کھڑے تہے اُنسے صلاح پوچھی برہمنون نے عرض کی کہ مہاراجہ اب غزنی کا کچھہ اندیشہ
حضور کو نہین رہا ہمارے نزدیک روپیہ دینا محض بیفایدہ ہے - بائین طرف چہتری لوگ
جو اُسکے سپہ سالار اور افسر فوج تہے اُنسے پوچھا تو اُنہون نے یہہ رائے دی کہ راجہ کو
لازم ہے جو اقرار روپیہ کے دینے کا کیا ہے اُسکو پورا کرے والا نہ مسلمان لوگ چڑھہ
آوینگے اور پھر لڑائی ہوگی جنگ مین رعایا برباد ہوگی اور صدہا آفات کا برداشت
کرنا ہوگا ان سب قباحتون کی نسبت زر کا دینا آسان بات ہے جو حضور نے وعدہ
کیا ہے بیشک اُسکو پورا کیجئے راجہ نے یہہ سنکر ناک چڑہائی اور ہرگز نہ مانا برہمنون کی رائے
مان لی اور معتمد شاہی کو قید کرلیا سبکتگین کو جب یہہ خبر بدعہدی کی پہونچی تو آگ بگولا

ہوکر مثل طوفان کی مغرب سے چڑہائی کی تمام راجہ شمالی ہندوستان کے اور راجہ دہلی راجہ اجمیر راجہ کالنجر اور راجہ قنوج ایک لاکہہ آدمی کی فوج لیکر راجہ جیپال کی مدد کو آئے اور ہندواور مسلمانون کا مقابلہ لمغان کے کنارہ پر ہوا یہ لڑائی سندہ دریا کے پچہم کی طرف ہوئی تہی اُس زمانہ مین ہندو لوگونکو دریائے اٹک کے پار جانے سے احتراز تہا آخر کو ہندؤن نے شکست کہائی اور نیلاب کے کنارہ تک اُنکا تعاقب ہوا اس لڑائی کے بعد ایام سلطنت سبکتگین مین جو کہ بیس برس تک رہی ہندؤن سے اور کوئی لڑائی نہین ہوئی سبکتگین نے ۲۰ برس سلطنت کرکے نوسوستانوین عیسوی مین وفات پائی اُسکے بعد اُسکا چہوٹا بیٹا اسماعیل بادشاہ ہوا مگر دوچار مہینے کے بعد اُسکے بڑے بہائی محمود نے جو حقیقت مین وارث تاج وتخت تہا سلطنت پر قبضہ پایا اور ۹۹۷ء مین تخت نشین ہوا

باب دوم اس مین حکومت خاندان غزنی کا بیان ہے جو ۹۹۷ء مین شروع ہوا اور ۱۱۸۶ء مین ختم ہوئی

سلطان محمود غزنوی

یہہ بادشاہ جملہ شاہان سابق سے عظیم الشان اور دیندار مشہور رہے اُسنے تخت پر بیٹہکر پہلے تو ماوراء النہر کو اپنی سلطنت مین شامل کیا جو ملک کہ بحیرہ خزر سے لیکر دریاے اٹک تک پہیلا ہوا تہا بعد ازان عنان توجہ ملک ہند کی طرف اُسنے پہیری جو ملک کہ

اتبک مسلمانون کی تاخت و تاراج سے بچا ہوا تہا اس ملک مین اُس نے بارہ حملے کیے
مین جن مین مظفر اور منصور ہوکر بہت دولت اور مال لیکر مراجعت کی ہے ٭

حملہ اوّل ۵۔ اگست سنہ ۱۰۰۱ء ایکہزار ایک عیسوی مین وہ راجہ جیپال والی لاہور سے
پشاور پر لڑا اُسکو شکست دیکر قید کرلیا اور پھر شہر بھٹنڈا تک جو ان ایام مین
راجہ پٹیالہ کی عملداری مین واقع ہے پہنچکر اُس شہر کو لوٹا اور سب مال و اسباب وہانکا
لیکر غزنی کو مراجعت کی جہان جاکر راجہ جیپال اور اُسکے ہمراہیون کو جو مقید
تہے بشرط ادائے زر فدیہ رہائی دی اور اُن افغانون کو جنہون نے اُنسے سازش
کی تھی قتل کیا جیپال نے قید سے رہائی پاکر اس بیعزتی کا جینا منظور نکیا اور حکومت
لاہور سے دست بردار ہوکر ایک چتا بنوائی اور اُس مین زندہ جلکر مرگیا اُسکی
جگہہ انند پال اُسکا بیٹا لاہور کی گدی پر غزنی کا باج گزار ہوکر متمکن ہوا

حملہ دوم سنہ ۱۰۰۴ء مین یہ حملہ بادشاہ نے اسواسطے کیا تہا کہ راجہ بہٹیا نے خراج
اپنے ملک کا سلطان محمود غزنوی کو ادا نہین کیا تہا اور یہہ ایک قلعہ بجانب شمال بیکانیر
کے اور جنوب ملتان کے واقع ہے جب سلطان آیا تو راجہ نے مورچون پر جسکے چار طرف
ایک مضبوط کھائی تھی شکست کھائی اور پہر قلعہ مین جا چہپا تین دن قلعہ کا محاصرہ رہا
آخرش محمود کی فتح ہوئی راجہ نے اپنے تئین آپ مار ڈالا اور سلطان محمود مظفر و
منصور ہوکر بہت سا مال لیکر غزنی کو چلا گیا ٭

حملہ سوم سنہ ۱۰۰۵ء ایکہزار پانچ عیسوی مین یہ حملہ اسواسطے ہوا کہ ابوالفتح لودہی

صوبہ ملتان نے باوجود مسلمان ہونے کے بسبب سازش انندپال کے سلطان کی اطاعت سے
انحراف کرکے بغاوت اختیار کی تھی اس لئے سلطان نے چڑھائی کی راہ میں پشاور کے
راجہ انندپال والی لاہور سے مقابلہ ہوا راجہ نے شکست کھائی اور بھاگ کر سودرہ
مین جو قریب وزیرآباد کے واقع ہے پناہ لی سلطان نے اُسکا تعاقب کیا یہانتک کہ
راجہ مذکور کشمیر کو بھاگ گیا سلطان محمود نے ملتان پر پہنچکر سات دن قلعہ کا محاصرہ
رکھا آخرش ابوالفتح لودہی نے اطاعت منظور کی اور جو خراج پہلے دیا کرتا تھا
اُس سے دوگنا خراج دینا منظور کیا بعد ازان سلطان مظفر ہوکر غزنی کو چلا گیا +

حملہ چہارم چونکہ سلطان محمود غزنوی ایلک خان والی تاتار سے لڑائی مین مشغول رہا
اسواسطے انندپال راجہ لاہور سے اُس کی شرارت کے انتقام لینے سے تھوڑے عرصہ تک
بیخبر رہا اب بعد فراغت مہم تاتار کے شاہ مذکور نے بڑی فوج جمع کی اور موسم بہار سنہ ۱۰۰۸ع
مطابق سنہ ۳۹۹ ہجری مین ہندوستان کی طرف کوچ کیا انندپال بھی بے فکر نہ تھا بلکہ
اُسکو خوب معلوم تھا کہ محمود پھر چڑھائی کریگا اسلئے راجہ مذکور نے اپنے قاصد
تمام ہندوستان کے راجاؤن کی خدمتمین روانہ کئے اور یہ بھی کہلا بھیجا کہ مسلمانون
کو جہان تک ہوسکے اس ہندوستان سے نکال دینا واجب ہے اگر ہم سب متفق
ہوکر محمود کا مقابلہ کرین تو مذہب اسلام ہندوستان مین نہ پھیلنے پاوے اور اُسکا روکنا
بہت ضرور ہے چونکہ سب راجاؤن کے دل مین مسلمانون کی طرف سے رنج تو پہلے ہی
سے تھا ان قاصدون کے جانے پر اور زیادہ اثر ہوگیا اسلئے راجہ اُجین گوالیار

کالنجر - دہلی اور راجہ اجمیر سب متفق ہوگئے اور اپنی اپنی فوجین لیکر پنجاب کو آئے ایسی فوج کثیر کبھی زمانہ سابق مین جمع نہ ہوئی تہی محمود نے جبکہ اتنی فوج کثیر دیکھی جسکی اُسکو کچھہ توقع نہ تہی گہبرا گیا اور برخلاف اپنی عادت مستمرہ کے غنیم کی فوج پر تاخت نہ لایا بلکہ قریب پشاور کے دشمن کی فوج کے سامنے فروکش ہوا اُسکے دیر کرنے مین یہہ ہوا کہ دشمن کا لشکر سب آکر جمع ہوگیا کہتے ہین اس لڑائی مین ہندؤن نے بڑا اتفاق کیا تہا یہان تک کہ ہندو عورتون نے جواہرات فروخت کر دئے اور اپنے زیور گلا کر چاندی اور سونا بنا کر اس کام کے واسطے روپیہ جمع کیا اور ہندؤن کے لشکر مین خرچ کے واسطے دور دور سے روانہ کیا تہا اور سب اجا بجان و دل لڑنے اور مرنے پر طیار تہے کہ مسلمانون کو ہرگز ایک قدم آگے نہ بڑہانے دینگے اور گکہڑ اور پہاڑی لڑاک قومین سب متفق ہوکر محمود کے چار طرف آپڑین اسلئے محمود نے اپنے لشکر کی چار طرف خندق کہدوائے باوجود اتنی کثیر فوج اور ایسے مصمم عزم دشمن کے اگرچہ کچھہ تہوڑی سی بی انتظامی ہوئے مگر محمود کی دلیری اور شجاعت مین ذرا فرق نہ آیا چالیس روز تک دونو فوجین مقابلہ پر پڑی رہیں محمود نے یہہ چاہا کہ سامنے سے حملہ ہو اس لئے ایک برجستہ فوج تیراندازون کے حملہ کرنے کے واسطے اُس نے روانہ کی تاکہ ہندو لوگ اُسپر چڑہ کر آوین پر اُسکا نتیجہ برعکس اُس کی توقع کے یہہ ہوا کہ گکہڑون نے محمود کی فوج کا تعاقب ننگے پیر اور ننگے سر بڑی طاقت اور زور سے کر کے لشکر پر تاخت لائے اور تلوار اور پیش قبض کہینچکر گھوڑے اور سوار

قتل کرنے شروع کئے یہانتک کہ قریب (۴۰۰۰) کے مسلمان مارے گئے لڑائی لحظہ
بلحظہ بڑہتی جاتی تہی اسی اثناء مین محمود کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ اسکا دشمن جس
ہاتہی پر سوار تہا اُس ہاتہی کے ماتہے پر ایک ایسا تیر لگا کہ وہ ہاتہی ڈر کر اُلٹا
پیچہے کو بہاگ گیا اور لڑائی کے خوف کے مارے میدان مین کہڑا نہ ہا ہندوؤن نے
جو دیکہا کہ سپہ سالار اُنکا میدان جنگ مین نہین ہے وے بہی ڈہیلے ہو گئے
آخر کو تتر بتر ہو کر بہاگے اور میدان محمود کے ہاتہہ آیا اُنکے تعاقب مین دس ہزار
منتخب فوج روانہ کی اور جس قدر کہ مسلمان مقتول ہوئے تہے اُنسے دوگنے
ہندو بہاگتے ہوئے قتل کئے گئے بعد اسکے سلطان محمود نے پہر کبہی ہندوؤن
کو فوج جمع کرنے کا موقع نہ دیا پنجاب تک اُس نے اُنکا تعاقب کیا اور یہان
آکر اُسکو معلوم ہوا کہ وے ایسے تتر بتر و پریشان حال ہو گئے ہین کہ جس شہر کو
اب مین بارونق پاؤنگا اُسکو بخوبی لوٹ سکونگا تب وہ نگرکوٹ کے لوٹنے
کو چلا یہہ معبد ہنود کا ہمالہ پہاڑ کے نیچے واقع تہا ہندو لوگ اسجگہہ بسبب نکلنے
کئی چشمہ جات کے زمین سے بزرگ اور پاک سمجہتے تہے اور تمام روپیہ خیرات وغیرہ
چڑہاوے کا اس جگہہ اکٹہا کرکے رکہا کرتے تہے اور اس مقام پر اس قدر
جواہرات اور چاندی اور سونا جمع تہا کہ کسی راجہ کے خزانہ مین نہ تہا کیونکہ
مقام متبرک اور محفوظ سمجہکر ہر ایک راجہ کا خزانہ وہان جمع رہتا تہا اور بسبب اسکے
سلطان محمود پر سب راجاؤن نے ملکر چڑہائی کی تہی اس سے وہان فوج نہ تہی

صرف پوجاری لوگ نگاہبان اُس خزانہ بیشمار کے تہے جنہون نے محمود کی شکل دیکھتی ہی اطاعت قبول کی اور دروازے کھولدئے بادشاہ نے ہمراہ اپنے چند امراء کے اُس مندر مین داخل ہوکر خزانہ دیکھتے ہی جلد قبضہ کرلیا ساٹھہ لاکھہ دینار طلائی اور سات سو من سونے اور چاندی کی اینٹین اور دو سو من سونا خالص اور دو ہزار من چاندی غیر خالص اور بیس من جواہرات جن مین موتی - مونگا - ہیرا - لعل ملے ہوئے تہے اور راجہ بہیم کے وقت کے جمع کئے ہوئے تہے یہہ سب مال سلطان محمود کے ہاتہہ لگ گیا اور سب دولت لیکر غزنی کو مراجعت کی دوسرے برس بڑا جشن کیا اور تمام رعایا غزنی کو ہندوستان کی لوٹ کا مال دکھلایا یہہ جشن جو ایک بڑے وسیع میدان مین کیا گیا تہا تین روز تک تہا اور کچہہ مال ملانون اور مستحقون کو بطرز انعام تصدق کیا *

پانچوان حملہ ۱۰۱۰ء مطابق ۴۰۱ ہجری مین وہ پہر کسی ضرورت کے باعث سے ہندوستان مین آیا اور ملتان کو فتح کرکے اُس جگہہ کے حاکم ابو الفتح لودے کو قید کرکے غزنی کو لیگیا +

چہٹا حملہ سال دوم مین سلطان محمود بادشاہ نے شہر تہانیسر پر جو پنجاب مین واقع ہے حملہ کیا اور اُس مندر کو جو ہندون کے نزدیک بہت پاک اور مقدس تہا لوٹ لیا اور شہر کو پہونک دیا اور بیشمار ہندو قید کرکے غزنی کو لے گیا اور یہہ سب کام ہندون کے جمع ہونے اور مقابلہ کو تیار ہونے سے پہلے ہی کر گزرا *

ساتوان اور آٹہوان حملہ تین برس کے بعد دو دفعہ اُس نے کشمیر پر

حملہ کیا بروقت بازگشت کے فوج راہ بھول گئی اور موسم جاڑے کا ہو گیا تھا اسلئے
بہت آدمی اس مین مرگئے اور کچھہ زیادہ نقصان نہیں ہوا ٭

نوان حملہ اس حملہ مین سلطان محمود میانہ ہند کا ارادہ کر کے گنگا تک گیا
تاریخ فرشتہ مین لکھا ہے کہ اس دفعہ محمود نے ایک لاکھہ سوار اور بیس ہزار پیادہ
ہمراہ لئے اور جو ملک نئے فتح کئے تہے وہان کی سپاہ اُن ملکون مین اسواسطے نہ چھوڑی
کہ شاید کچھہ فساد قایم کرے اور حکمت عملی سے لوٹ کی طمع پر اُنکو بہی ساتھہ لیکر ہندوستان
پر چڑہائی کی ۱۰۱۸ء مطابق ۴۰۹ ہجری مین تین مہینے تک اُسنے سفر کیا سات
دریا لانگکر ایسے ملک مین آیا جو اُسنے کبہی نہ دیکھا تہا پر اپنی واقفیت اور
عقل سے اُسنے یہہ سفر کیا پشاور سے چلکر کشمیر کے قریب جاکر پہاڑ کے نیچے نیچے
جہان سب دریا بے آب ہین گزرا اور جمنا پار ہو کر قنوج مین آپہنچا اُن ایام
مین شہر قنوج بڑی رونق پر تہا اور اگرچہ بہت بڑا بہ نسبت قرب وجوار
کے دارالسلطنتون سے نہ تہا مگر دولت مین بہت زیادہ تہا چونکہ وہانکا راجہ
اس مہم سے بیخبر تہا اپنے تئین بے مدد سمجھکر مع اپنے عیال و اطفال کے شہر کے
باہر نکلا اور سلطان محمود کو اپنے تئین سپرد کر دیا محمود نے یہہ حال دیکھہ کر رحم کیا اور
بعد تین روز کے شہر قنوج اُسکو دیدیا اور کچھہ اُسکا نقصان نکیا اور سلطان اور راجہ
سے یہہ عہد ہو گیا تہا کہ جب کوئی دشمن تمپر تاخت لاویگا تو مین تمہارے اور
تمہاری وارثون کی مدد دونگا بعد ازان محمود متھرا مین آیا جو کہ جائے ولادت

کرشن کی مشہور ہے اور ہندؤنکا بڑا معبد ہے یہہ شہر سلطان نے لوٹا اور بت توڑ ڈالے اور بت خانے منہدم کردئے اور ۵۳۰۰ اتیہ ہزار باشندے اس شہر کے قید کئے

دسوان حملہ ۱۰۲۱ء مطابق ۴۱۲ ہجری مین سلطان محمود نے راجہ نندا پر جو ایک راجہ شہر کالنجر ملک بندیل کہنڈ کا تہا چڑہائی کی وجہ اُسکی یہہ ہوئی تہی کہ چونکہ راجہ قنوج نے سلطان کی اطاعت قبول کرلی تہی اس بات سے راجہ نندا کالنجر کا گدی نشین خفا ہوگیا اور اپنے قرب وجوار کے راجاؤن کو ہمراہ لیکر قنوج پر اُسنے چڑہائی کی چونکہ محمود غزنوی اور راجہ قنوج مین نوین حملہ مین اتفاق ہوچکا تہا کہ جب کوئی تمپر چڑہائی کریگا تو سلطان اُسکی مدد دیگا اسلئے سلطان محمود یہہ خبر سنکر اُسکی مدد کو آیا مگر قبل پہنچنے محمود کے قنوج کا راجہ مارا گیا تھا پھر کالنجر کے راجہ پر چڑھائی کی مگر کچھہ تدارک اُسکا نکرسکا +

گیارہوان حملہ ۱۰۲۳ء مطابق ۴۱۴ ہجری کے سلطان محمود نے راجہ جیپال دوم کے مقابلہ پر چڑہائی کی تہی یہہ راجہ گدی نشین راجہ انندپال کا تہا اُس نے سلطان محمود سے بغاوت کی تہی اس حملہ مین لاہور ممالک مفتوحہ غزنے سے شمار کیا گیا اور یہہ پہلی مثال ہے کہ ہندوستان مین مسلمانون کی چہاونی ہمیشہ کو ابہی سے قائم ہوئی اس سے پہلے اہل اسلام کی فوج بدوام کو قائم ہوکر نرہی تہی +

بارہوان حملہ سب سے پچہلا اور سب سے بڑا حملہ سلطان محمود کا سومنات پر تہا
یہہ مندر بڑا مقدس ہندؤن کا جنوبی حد جزیرہ نما گجرات مین ایک ٹیلہ پر واقع تہا
ماہ ستمبر سنہ ۱۰۲۴ء ایکہزار چوبیس عیسوی مین مطابق سنہ ۴۱۵ھ ہجری کے لشکر لیکر وہ غزنی
سے چلا اور ماہ اکتوبر مین ملتان کو پہنچا اور بیس ہزار اونٹ پر زاد راہ وخوراک کا
اسباب لادکر اُس نے براہ ریگستان سومنات کی طرف کوچ کیا اثناء راہ مین اجمیر کو لوٹا
اور رسیدہا سومنات پر جا کر پہنچا وہان جا کر اُسنے دیکہا کہ یہہ مندر ایک جزیرہ نما
پر واقع اور اثناء راہ مین جو خاکنائے اُسکو بحر اعظم سے ملاتی ہے وہانپر سپاہ
اور فوج اُسکے عبور کی مانع ہے ہر ایک کونہ پر سپاہ جنگی متعین ہے اسی اثناء مین
ایک ہرکارہ ہندؤن نے اُسکے پاس بہیجا وہ یہہ پیغام لایا کہ اب بہی اپنی جان بچانی
ہے تو اس بے ادبی سے باز آ نہین تو ہمارا دیوتا تجکو تباہ کردیگا محمود نے تیراندازونکو
حکم دیا کہ آگے بڑہین اور تیر برسانا شروع کرین چنانچہ تہوڑی دیر مین ہندو کی فوج
جو دیوارون پر محافظ تہی ماری گئی یہہ حال دیکہکر ہندو لوگ بہت ہی بیجو اس
ہوگئی اور بتون کے آگے بڑی گریہ و زاری سے روکر سجدے کرنے لگے پر جب
مسلمانون نے سیڑہی لگا کر اُس مندر کی دیوار پر چڑہائی شروع کی اُسوقت ہندؤن
نے ایسی بہادری سے اُنکا مقابلہ کیا کہ حملہ آوران شاہی بڑا نقصان اُٹہاکر
پس پا ہوئے دوسرے روز پہر حملہ کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا تیسرے روز قرب وجوار
کے راجہ لوگ سومنات کا مندر بچانے کو آئے بڑی بہاری لڑائی ہوئی اور فتح کسی کی

بھی نہ معلوم ہوئی اور ہندؤن کی مدد کو سردار بیرام دیو اور سردار ذابشلیم جو کہ مشہور امیر گجرات کے تہے آکر پہنچ گئے اُسوقت سلطان محمود نے خیال کیا کہ ہندوستان مین صرف ابکی ہی دفع مین قریب شکست کھانے کے پہنچ گیا ہون اس لئے وہ اپنی فوج کے مذہبی سرگرمی کو اسطور پر جوش مین لایا کہ زمین پر اُسنے خدا کے سامنے سجدہ کیا اور مدد اپنی کا خواہان ہوا اور اپنی فوج کے سردارون کو بلا کر کہا کہ اب یا تو فتح ہوگئی یا شہادت کا تاج سر پر رکہا جائیگا تمام فوج یہ بات سنکر جان دینے کو طیار ہوگئی اور ایسے جوش مین آکر لڑی کہ اُس نے فتح پائی یہہ حال دیکھہ وہ سپاہ جو محافظ مندر کی تہی مارے خوف کے مندر کو خالی کرکے بہاگ گئے سلطان محمود مندر مین داخل ہوا اُسکے اندر سونے کے بت رکھے تہے اُن سب مین سومنات کی مورت پانچ گز اونچی تہی جسمین دو گز زمین مین گڑی ہوئی اور تین گز اوپر تھی ❊

سلطان محمود نے اپنے ہاتھہ سے ایک تیر مارکر اُسکی ناک توڑ دی اور حکم دیا کہ اس بت کو توڑکر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالین برہمنون نے جمع ہوکر محمود کے روبرو اپنے تئین زمین پر ڈالدیا اور التجا کی کہ ہمارا دیوتا نہ توڑا جاوے ہمسے اسکے عوض بہت سا روپیہ بادشاہ لے لے مگر محمود نے ہرگز نہ مانا اگرچہ اُسکا وزیر مایل ہوگیا تہا کہ اسقدر زر کثیر لے لیا جاوے پر محمود نے فرمایا کہ قیامت کے روز مین بت فروش اپنا نام رکھوانا نہین چاہتا ہون بلکہ بت شکن اپنا نام چاہتا ہون کہتے ہین کہ جسوقت وہ بت توڑا گیا تو اسقدر جواہرات اور موتی اور ہیرا اور

لعل اُسکے پیٹ مین سے نکلے کہ جسقدر روپیہ دیتے تھے اُس سے کئی چند قیمت مین زیادہ کا مال تھا یہہ سب مال لیکر وہ جب غزنی کو چلا تو راہ مین درمیان ریگستان کے ملتان کے قریب جاٹون نے کئی حملہ اُسپر کئے جسکے سبب اُسنے دوسرے سال ۱۰۲۵ء مین ایک اور مہم کرکے جاٹون کو خوب گوشمالی دی کر قریب اسکے پہنچا تھا کہ اُنکو نیست و نابود کردے ؛

بعد ازان تھوڑے عرصہ کے بعد اُسنے خراسان کو مفتوح کیا اور غزنی مین جاکر بیمار ہوا چنانچہ ۲۹ اپریل ۱۰۳۰ء اکتیسوین عیسوی مین تریسٹھ برس کا ہوکر راہی بقا ہوا اُس کی تاریخ رحلت کی ایک شاعر نے یہہ لکھی ہے ؛

تاریخ وفات محمود غزنوی

آنکہ محمود غزنوی بودہ — واقف سر معنوی بودہ

سال شنقار آن خدیو زمان — ہاتفم گفت شاہباز جہان

محمود کے خصایل مین مورخین کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ لیئق بادشاہ اور بڑا منصف عادل اور خداپرست اپنے زمانہ کا تھا بعضے مورخ کہتے ہین کہ وہ بڑا ظالم و حریص اور لوٹیرا تھا حاصل یہہ ہے کہ اُسکی طبیعت مین عجیب خصلت پائی جاتی تھی جو باخذا وصاف متضادکی ہوسکتی ہے اُسکے وقت مین ممالک شرقیہ مین شہر غزنین علم و فضل کا مدار ہوگیا تھا اُسکے عہد مین یہہ لوگ بہت بڑے

مشہور مصنف ہوئے ہین ایک فردوسی جسنے شاہنامہ تصنیف کیا ۲ دوسرا عنصری جو مشہور فلسفی اور شاعر ہے ۳ ابوریحان منجم جسکو بغداد سے مامون رشید نے اُسکے پاس بہیجدیا تہا اور وہ اس بادشاہ کی رفاقت مین رہتا تہا +

سلطان مسعود

سلطان محمود غزنوی کے بعد اُسکے دو لڑکے رہے جو کہ توام تہے بڑے بیٹے کا نام سلطان محمد تہا جو کہ رحم دل اور مخلص شمار کیا جاتا ہے اُسکو بادشاہ پیار زیادہ کرتا تھا - دوسرا اُسکا بہائی مسعود تہا یہہ لڑکا مثل اپنے باپ کے غصہ اور عزم مین ہمسر اپنے باپ کے تہا چونکہ محمود نے پہلے ہی سے معلوم کرلیا تہا کہ میرے بعد ان دونون بہائیون مین تخت کیواسطے جہگڑا برپا ہوگا اسلئے اُسنے اپنی حین حیات مین ماوراءالنہر کی حکومت جسکی دارالخلافت جرجان تہی سلطان محمد کو دیدی تہی اور مسعود کو اپنی قلمرو کی حد مشرقی پر حاکم کردیا تہا

بعد وفات سلطان محمود کے سلطان محمد اسکا بڑا بیٹا تخت پر بیٹہا اسکے تخت پر بیٹہتے ہی مسعود نے اُسکو لکہا کہ مجہکو سلطنت کی خواہش نہین ہے پر مجہکو صرف یہہ آرزو ہے کہ تین صوبے جنکو مینے بزور شمشیر فتح کیا ہے میرے ہی قبضے مین رہین اور میرے نام کا خطبہ اُن مین پڑہا جاوے اس بات کو محمد نے منظور نہ کیا اسلئے مسعود نے ایک فوج فراہم کی اور غزنی پر چڑہائی کرکے فتح پائی اور محمد کو پکڑکر اُسکی آنکہین نکلوا ڈالین یہہ سب معرکہ اُسی سال مین ہوا جس سنہ مین سلطان محمود نے وفات

پائی تھی اور مسعود بھی اُسی سال مین تخت نشین ہوا پر جو اُسکو توقع تھی وہ ظہور مین آئی بلکہ اُس کی سلطنت روز بروز تنزل پانے لگی قوم سلجوق نے پچھم کے صوبون پر زور پکڑا اور وے لوگ ہمیشہ حملہ آور رہے تا وقتیکہ اُنکو تھوڑا سا ملک غزنی سے نہ دیا گیا ۱۰۳۳ء ایکہزار تینتیس مین شاہ مسعود ہندوستان پر حملہ آور ہوا اور کشمیر کو اس نے مطیع کیا اور دوسرے سال مین قوم سلجوق کو پچھم کی طرف ہٹانے مین مصروف ہوا اور اُنکی سرکوبی کے واسطے جیسنگہ کو جو ہندوستانی فوج کا سپہ سالار تھا روانہ کیا اس سے ظاہر ہے کہ ہندو لوگ اُسوقت مین دریائے اٹک کے پار ہونے کو بُرا نہ جانتے تھے اور ہندوُنکو مسلمان بادشاہ اپنی فوج مین بڑے عہدہ پر نوکر رکھتے تھے ؛

سن ایکہزار چھتیس مین مسعود نے ہندوستان پر پھر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اور ہانسی کے قلعہ کو محاصرہ کرکے فتح کیا اور وہان کے سب مندر ڈھا کر تمام مال ضبط کیا یہان سے پھرتے وقت اُسنے اپنے بیٹے کو صوبہ دار ملتان کا مقرر کیا جس زمانہ مین کہ مسعود ہندوستان مین تھا اُسکے دشمنون نے طاقت پاکر ماورا النہر مین بڑی شورش مچا رکھی تھی اسواسطے جب وہ غزنی کو گیا تو عین موسم سرما مین اون دشمنون کا مقابلہ کرنے کے واسطے ماورالنہر کو اُسے جانا پڑا جہان کئی لڑائی لڑا اور آخر کو شکست کھائی طغرل بیگ ترکمان نے اُسکا تعاقب غزنی تک کیا چنانچہ طغرل نے غزنے مین پہنچکر بادشاہی اصطبل تاراج کیا اور تھوڑا سا شہر بھی غارت کیا اور اُس شہر پر قابض ہو گیا اسلئے مسعود شاہ نے اُن ترکمانون کے حملات سے بچنے کے واسطے ایک مقام اُسکے رہنے کو اپنے ملک مین دینا

قبول کیا جسپر وے ترکمان لوگ بہی راضی ہوگئے پر قابو پاکر پہر اُنہون نے مسعود پر
حملہ شروع کیا مسعود نے اپنے تئین اُنکے مقابلہ کے لایق نہ پاکر ارادہ کیا کہ ہندوستان
مین جاکر فوج جمع کرے بدنیجیال اُسنے سب روپیہ اور دولت قلعہ سے نکالکر اونٹون
پر لادے اور لاہور کی جانب روانہ ہوا اس تباہی کے وقت اپنے اندہے بہائی مسمے محمد
کو بہی ساتھ لیا جسکو نو برس پیشتر اُسنے خود اندہا کردیا تہا جبکہ دریاے سندہ کے کنارے
پر پہنچا تب اُسکی فوج ہی باغی ہوگئی اور تمام مال و دولت جو اونٹون پر لدا تہا لوٹنا
شروع کردیا اور بخوف اُسکے کہ بادشاہ غصہ مین آکر ہمکو سزاے سخت نہ دے اُسکے بہائی
محمد شاہ اندہے کو بادشاہ بنالیا چنانچہ محمد شاہ قیدخانہ سے نکلکر تخت پر بیٹھا اور مسعود شاہ
کو تخت سے اُتار کر قید کیا اور وہ اُسی قید مین سنہ ۱۰۴۱ء ایکہزار چالیس مین دس برس
کی سلطنت کے بعد مقتول ہوا ؁

سلطان مودود ابن مسعود

جبکہ مودود ابن مسعود نے جو کہ صوبہ دار بلخ کا تہا اپنے باپ کی قتل ہونیکی خبر سنی فوراً
غزنی کو کوچ کرکے آیا اور وہانکے لوگون نے اُسکو تخت پر بٹہا دیا اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی
محمد شاہ اندہے کے بیٹون سے لڑائی شروع کی جسمین وہ فتحیاب ہوا اب صرف ایک دشمن اُسکا
بہائی رہ گیا تہا جو کہ تلوار کے زور سے دعوے بادشاہ بننے کا رکہتا تھا اُس سے
بہی لڑا اور فتح پائی اور اُسکا بہائی بعد چند روز کے اپنی خوابگاہ سے مرا ہوا برآمد
ہوا ان خانگی جہگڑون اور پچہم مین ترکمانون کی سرکشی سے ہندوون کے دل مین پہر اولوالعز

پیدا ہوئی چنانچہ دہلی کے راجہ نے بڑی فوج جمع کرکے تہانیسر اور ہانسی اور نگرکوٹ اور
اور کئی شہر اپنے قبضے مین کر لئے۔ مندر پہر کر تعمیر کئے گئے اور مسلمانون نے جو مورتین
توڑ ڈالی تہین اُنکے عوض اور مورتین رکہی گئین اور اسیطرح اُن بتون کی پوجا پہر جاری
ہوئی ہر ایک طرف سے ہزارون آدمی پوجا کے واسطے جمع ہوئے راجاؤن نے نذرین
چڑہائین اور مندرون مین پہر اُسی قدر دولت جمع ہو گئی جتنی کہ مسلمانون کی لوٹ
سے پہلے رہا کرتی تہی اور اسقدر ہمت ہندؤن کی بڑہی کہ لاہور کو جو دارالخلافہ
مسلمانون کا تہا گہیر لیا اگرچہ مسلمانون نے نکلکر ہندؤنکو بہگا دیا پر وے ملک جو
ہندؤن نے لے لئے تہے سلطان مودود کے عہد مین اُنہین کے قبضے اور تصرف مین رہے
سلطان مودود کی سلطنت نو برس تک رہی اور ایکہزار اُنچاس عیسوی مین ختم ہوئی
بعد مرنے مودود کے نو برس کے عرصہ مین چار بادشاہ متواتر ۱۰۵۸ء تک تخت غزنی
پر جلوس فرما ہوئے جنکا ذکر کرنا لاطائل ہے +

سلطان ابراہیم

۱۰۵۸ء مین سلطان ابراہیم تخت غزنی پر متمکن ہوا کہتے ہین کہ وہ بڑا پرہیزگار اور
صاحب علم اور متشرع بادشاہ تہا اُسنے کئی قرآن شریف کامل اپنے ہاتہہ سے لکہے اور
مکہ اور مدینہ مین رکہوائے ترکمانون نے اُسکے عہد مین بہی سخت حملے کئے پر اُسنے
وے تمام ملک جو کہ ترکمانون نے فتح کئے تہے اس شرط پر علے الدوام کے واسطے
اُنہین لکہدیے کہ وے لوگ آئندہ کو دست درازی نکرین چنانچہ اُنہون

نے یہہ شرط مان لی اور اُسپر قائم رہے اسطرح پر مغربی دشمنوں سے اُسنے رہائی پاکر ہندوؤنکے عزم کے روکنے کے واسطے پورب کو فوج کشی کرنے کی طیاری کی کہتے ہین کہ وہ ہندوستان مین اتنی دور تک گیا کہ اُسوقت تک اُسکے بزرگون مین سے کوئی بادشاہ نہ گیا تہا اور ایک لاکہہ ہندو قید کرکے غزنی کو لیگیا چالیس برس تک اسن بادشاہ نے سلطنت کی اور ۱۰۹۸ء مین اُسکی سلطنت ختم ہوئی ؁

سلطان مسعود ابن ابراہیم

ابراہیم کے بعد اُسکا بیٹا مسعود جو کہ بہت رحم دل اور نیک سیرت تہا بادشاہ ہوا اسکے ایام سلطنت مین بڑا امن اور چین رہا نہ تو کوئی خانگی جہگڑا برپا ہوا اور نہ کوئی باہر کا حملہ نمودار ہوا سولہ برس سلطنت کرکے وہ راہی ملک بقا ہوا

سلطان ارسلان

مسعود کے بعد اُسکا بیٹا ارسلان تخت پر بیٹہا جس نے بادشاہ ہوتے ہی اپنے بہائیونکو قید کرنا شروع کیا مگر بہرام اپنے ماموں سنجر ترکمان کے پاس بہاگ گیا اور اُسکی حمایت چاہی جسنے اُسکی مدد کی چنانچہ ترکمانون کی ایک فوج غزنی پر چڑہ آئی اور وہان پہنچکر ارسلان کو نکالدیا مگر ارسلان پہر آکر لڑا اور پہر اُسنے تخت لے لیا آخر کار تین برس سلطنت کرکے مقتول ہوا

سلطان بہرام

بہرام بے تنازعہ وارث تاج ٹہرا اُس نے بڑی دانائی اور ملائمت سے سلطنت

کی اور اہل علم کی اُسنے بہت قدر کی پینتیس برس تک اُسنے بادشاہت کی اور آخر ایام سلطنت مین خاندان غوری کے جھگڑون مین گرفتار رہا جس خاندان نے تھوڑی مدت کے بعد خاندان غزنی کا چراغ بجھا کر اپنی بادشاہت کو فروغ دیا ؛

باب سوم سلطنت خاندان غور

ابتداء ۱۱۵۲ء سے ۱۲۰۶ء تک

محمد قطب الدین غوری

محمد قطب الدین غوری نے سلطان بہرام کی بیٹی سے شادی کر لی تھی مگر بسبب کسی خطائے بزرگ کے محمد قطب الدین برملا قتل کیا گیا ؛

سیف الدین

سیف الدین اُسکا بھائی اُسکے خون کا بدلا لینے کو چلا اور اُس نے بہرام کو نکالکر غزنی پر قبضہ کر لیا مگر رعایا اُس سے راضی نہ رہی رعیت چاہتی تھی کہ بہرام ہی پھر کر بادشاہ ہو یہہ حال دیکھکر بہرام یکایک غزنی پر آیا اور سیف الدین کو گرفتار کر کے اُسکا مونہہ کالا کر کے تمام شہر کے گرداگرد پھرایا اور پھر اُسکا سر کاٹ ڈالا ؛

علاؤ الدین

سیف الدین کے بھائی علاؤ الدین نے یہہ حال سنکر ایک بڑی فوج طیار کی اور اپنے بھائی کے خون کا عوض لینے کو غزنے پر چڑھائی کی بڑی بھاری لڑائی ہوئی بہرام نے شکست پائی اور ہندوستان کی طرف بھاگا اور وہان بہت

مصائب اٹھا کر ۱۱۵۲ء مین فوت ہوا ۔

اسطرح پر خاندان غزنی کی حکومت دریاے سندہ کے ممالک مغربیہ سے خارج ہوئی

خسرو شاہ

بہرام کا بیٹا خسرو لاہور مین آیا اور اس شہر کو اُسنے اپنی دار الخلافت بنایا سلطان محمود غزنوی مرحوم کے ملکون مین سے اُسکی اولاد کے پاس صرف ہندوستان کے صوبون مین سے لاہور ہی باقی رہا تہا اسی اثناء مین سلطان علاؤ الدین غزنی مین داخل ہوا اور اس شہر کو سات روز تک اُسنے لوٹا اور بڑے بڑے بزرگ اور صاحب علم وہان سے پکڑ کر فیروز کوہ پر جو غوریون کا وطن اصلی تہا لے گیا اور وہان جا کر اُن لوگون کو قتل کیا اس بادشاہ نے اس قدر قتل اور غارتگری کی تہی کہ اسکو مورخون نے جہانسوز خطاب دیا ہے خسرو سات برس تک سلطنت کر کے لاہور مین مر گیا بعد اُسکے اُسکا بیٹا

خسرو ملک

تخت لاہور پر بیٹہا اور اُسنے ہندوستان کے تمام اُن صوبون پر قبضہ کیا جو کسی زمانہ مین اُسکے بزرگون کے قبضے مین آ گئے تہے مگر غزنی والون کا اقبال تنزل پر تہا علاؤ الدین کو اُسکے بہائی محمد غوری دوم نے مدد دی جو کہ ملک غزنی پر قناعت نکر کے ہندوستان کے صوبون کو فتح کرنیکا ارادہ رکہتا تہا۔ اسلئے ۱۱۷۶ء مین وہ لاہور کی طرف روانہ ہوا مگر لاہور کو فتح نکر سکا اور خسرو ملک سے اُسکو صلح کرنی

پڑی چار برس کے بعد یہہ عہد ٹوٹ گیا اور محمد غوری دوم نے مدد دی جو کہ ملک غزنی پر قناعت نکرکے ہندوستان کے صوبون کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس لئے سنہ ۱۱۸۰ء مین وہ لاہور کیطرف روانہ ہوا مگر لاہور کو فتح نکرسکا اور خسرو ملک سے اسکو صلح کرنی پڑی چار برس کے بعد یہہ عہد ٹوٹ گیا اور محمد غوری نے دوسری بار لاہور کو گھیرا پر اس دفعہ بھی مایوس رہا تھوڑے عرصہ کے بعد اسنے تیسرا حملہ کیا اور فتح پائی مگر یہہ فتح بڑے فریب سے حاصل ہوئی کیونکہ پہلے اُسنے خسرو ملک کے پاس صلح کا پیغام بھیجا اور اپنی راستی جتانے کے واسطے خسرو کے بیٹے کو جسکو کہ اُسنے بطریق یرغمال یعنے اول کے صلح کے ہونے پر لیا تھا اُسکے پاس بھیجدیا وہ عمر رسیدہ بادشاہ اپنے بیٹے سے ملنے کو شہر سے باہر چلا اور محمد غوری نے بیس ہزار سوار لیکر یکایک خسرو ملک کے ڈیرے کو گھیر لیا خسرو ملک نے بچنے کی کوئی صورت نہ دیکھکر اپنے دشمن سے التجا کی اور محمد غوری نے لاہور کو فوراً اپنے حوالہ کردینے کا سوال کیا جسکو کہ خسرو نے جلد خالی کردیا اسطرح جبکہ ۱۱۸۶ء گیارہ سو نواسی مین سلطنت خاندان غزنی سے خاندان غوری کو پہنچی ❊

سلطان محمد غوری

شہاب الدین محمد غوری بانی خاندان دوم اہل اسلام کا ہے جسنے ایکدوسرے خاندان مسلمانون کی بنیاد وسط ہند مین قائم کی ابتدا محمد غوری کی یہہ ہے کہ اعزالدین حسین جو کہ ایک بزرگ غوریون کے فرقے کا اور اس خاندان غوری کا بانی تھا وہ

وہ ایک بڑا منظور نظر نوکر سلطان مسعود شاہ ابن محمود غزنوی کا تہا مسعود شاہ نے اِس شخص کو ایسا معزز کیا کہ اپنی بیٹی سے اوسکی شادی کر کی علاقہ غور کا اوسکو حاکم بنایا اوس سے سات لڑکے پیدا ہوئے جنکو سبعہ سیارہ کا خطاب دیا گیا تہا اون مین سے دو لڑکے بادشاہی خاندان کی بانی ہوئے چنانچہ اون مین سی ایک کا نام قطب الدین غوری تہا وہ بہرام شاہ بادشاہ غزنی کی لڑکی سی شادی کر کی بادشاہ ہوا تہا اور اوسنی فیروز کوہ کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا تہا اوسیکو بہرام نے قتل کروادیا تہا اسی سبب سے غور اور غزنی کی خاندان مین فساد برپا ہوا جسکے سبب خاندان غزنی بالکل پامال ہو گیا اعز الدین باپ قطب الدین کا جس نے کہ غزنی اور غور دونون تخت پر قبضہ پایا اور اپنی چہوٹے بہائی محمد غوری کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا محمد غوری اگرچہ ہر ایک ملک پر فتحیاب اور منصور و مظفر رہا پر انتیس برس تک تادم زیست اپنی بہائی کی سرتابی اوس نے نکی اوسیکا تابعدار بنا رہا محمد غوری نے سلطان خسرو ملک کو جو کہ غزنوی خاندان کا اخیر بادشاہ لاہور مین تہا گرفتار کر کے سنہ ۱۱۹۱ع مین ہندوستان پر چلنی کی طیاری کی اور اب ایسا ایک بلا کا جہوکا شروع ہوا کہ ہندوستانی راجاؤنکو اونکے تختون سے اُڑا لیگیا اور مسلمانی خاندان کے بادشاہ تخت دہلی پر مسلط ہوئے

سلطان محمود غزنوی کیوقت سے لیکر ابتک کوئی بادشاہ تخت دہلی پر قائم ہو کر نہ بیٹہا تہا بلکہ صرف ملتان اور لاہور غزنیونکے تصرف مین رہا کئی جب کبھی فوج شاہی آ گئے کو بڑہا کرتی ہندو لوگ روپیہ دیکر ٹالدیا کرتے تہے اور ہندو راجہ لوگ بدستور اپنی اپنی راج

دہانہمین براجا کرتے تہے اور جسقدر کہ خاندان غزنی کی طاقت کم ہوتی جاتی تھی ہندو راجاؤن کی طاقت بڑہتی جاتی تہی

سنہ ۱۱۹۱ع مین جبکہ محمد غوری نے شہر ٹہہنڈا کو فتح کرکے اپنے ملک موروثی کو مراجعت کی تب راجہ پرتہی راج نے تمام اپنی فوج اور مددگار جو قریب دو لاکہہ آدمی کے تہی جمع کر شہر ٹہہنڈا کے چہوڑانے کیواسطے کوچ کیا محمد غوری نے جب یہہ خبر پائی وہ اوس شہر کے بچانیکو چلا بمقام نراوڑی جو کہ تہانیسر سے چودہ میل کے فاصلہ پر واقع ہے دونون کا مقابلہ ہوا لڑائی ہونے لگی محمد غوری نے بہت شجاعت ظاہر کی پر آخر کو اوسکی فوج بہاگ نکلی لاچار بیس ہوکر غور مین آیا اور سب سرداروںکو جنکی نامردی سے وہ لڑائی ہارا تہا سزا سخت دی اور برخاست کردے ٹہہنڈا ہندؤن نے پہر لے لیا۔

اس فتح کے سبب راجہ پرتہی راج کو بڑا فخر حاصل ہوا مگر پہر اوس نے اپنے تئین ایسا کاہل بنایا کہ رات دن عورتون مین پڑا رہتا اور عیش منایا کرتا اور محمد غوری کو ایسی شرمندگی حاصل ہوئی تہی کہ اوسکو رات دن یہی فکر لگا ہوا تہا کہ ایکبیر پہر ہندوستان مین جاکے فتح نمایان کرون چنانچہ خواب و خور اسپر حرام ہوگیا آخر کو بیس ہزار سوار تاتاری منتخب لیکر سندہ دریا کی پار اُترا اول اوس نے پرتہی راج کو کہلا بہیجا کہ مذہب اسلام قبول کر نہین تو انکار کا انجام اچہا نہوگا پرتہی راج عیش مین مشغول تہا اوس نے غرور سے یہہ جواب دیا کہ اپنا بہلا چاہتا ہے تو واپس چلا جا دہلی کے راجہ کی ہمراہ ڈیڑہ سو سردار جمع تہے اور تین لاکہہ سوار پیادے اس سے بہی زیادہ تہے اور تین ہزار

ہاتہی ڈل بادل فوج محمد غوری کے مقابلہ پر آئے دونون لشکرون کے درمیان گہاگرا دریا
واقع تہا ایکطرف راجہ پرتہی راج پڑا تہا اور ایکطرف مسلمانونکا لشکر محمد غوری نے جب یہ مغرورانہ
جواب سنا تو کہلا بہیجا کہ مین اپنے بہائی کا تابعدار ہون اونسے دریافت کرونگا ہندؤون نے
یہہ جواب سنکر معلوم کیا کہ ڈر گیا رات کو سب عیش و عشرت مین بے اندیشہ مصروف ہوئے محمد غوری
نے اونکو غافل پاکر راتون رات دریا پار اتر کر علی الصباح اونپر حملہ کیا دوپہر دن چڑہے تک
اونسے خوب لڑائی کی ہندو شکست پاکر بہاگے چتور کا راجہ راجپوتونکو لیکر خوب لڑا
اوسی لڑائی مین مارا گیا پرتہی راج کو مسلمانون نے پکڑ لیا اور بہت دولت مسلمانون کے
ہاتہہ آئی اس شکست کی خبر سنکر بڑے شہرونکے راجہ مسلمانونکے تابعدار ہوگئے محمد غوری
نے چتور پر لشکرکشی کرکے اوسکو فتح کیا اور وہانکے ہزارہا باشندونکو مار ڈالا بعدازان دہلی پر
آیا راجہ پرتہی راجکا بیٹا جو بجائے اپنے باپ کے تخت پر بیٹہہ گیا تہا اوسنے فوراً تابعداری
اختیار کی اس سبب سے شہر دہلی لوٹ سے بچ گیا اور قطب الدین غوری کو جو اوسکا بڑا پیارا غلام تہا
شائستہ فوج دیکر دہلی کے متصل چہوڑ کر غزنی کو مراجعت کی قطب الدین نے جو کہ
مثل محمد غوری کے اولو العزم اور ذی لیاقت تہا جلد میرٹہہ کو فتح کرکے دہلی کو اپنے
قبضہ مین لاکر اوسکو اپنا دارالسلطنت بنایا اوسیدن سے سلطنت ہندؤنکی نیست و نابود ہوگئی
محمد غوری تہوڑے عرصہ کے بعد پہر غزنی سے پہر کر آیا اور نئی فوج بہرتی کرکے وہان سے
لایا اور جے چند راجہ والی قنوج پہ چڑہائی کی قنوج کا راجہ قطب الدین کے تیر سے مارا گیا
اور بہت ہندو مقتول ہوئے سات سو ہاتہیون سے جو مسلمانونکے مقابل لڑائی کرنے

آئے تھے نوسے ہاتھی مسلمانوںکے ہاتھ آئے ایک دن مین سپید ہاتھی تھا بعد ازان بنارس کو
گیا اور ایکہزار مندر مسمار کئے اور پہر غزنی کو مراجعت کی دوسرے سال مین گجرات پر قطب الدین
نے حملہ کیا اور سب مال و دولت لوٹ کر اوسکو مسخر کیا تہوڑے عرصہ کے بعد محمد غوری نے
اپنے بہائی کے مرنے کی خبر سنی اس لئے وہ غزنی کو گیا چنانچہ حسب دستور محمد غوری کے سر پر تاج
شاہی کہا گیا پر ایکدفعہ پہر وہ ہندوستان مین آیا تہا دہلی سے لوٹ کر غزنی کو جاتے ہوئے
قریب لاہور کے کہکرونکے ہاتھ سے اسطور پر مارا گیا کہ رات کو چند آدمی خنجر لیکر اوسکے خیمہ کے
اندر گہس گئے سوتا ہوا پاکر ۲ شعبان ۶۰۲ ہجری مطابق ۱۲۰۶ع کے خنجرون سے مار ڈالا
قطب الدین بہی اوسوقت ہمراہ تہا اسی شخص کے باعث خاندان غوری کی ترقی ہوئی
تہی اور اسی پر ختم ہوئی اس نے سب ۹ حملہ ہندوستان پر مثل محمود غزنوی کے کئے تہے
بعد اوسکے اوسکے دو نائب ایک قطب الدین اور دوسرا ایلڈگس باقی رہے سو ایلڈگس
نے تو کوہستانی ملک کو اپنے قبضہ مین کیا اور قطب الدین نے ہندوستانکو محمد غوری نے
بتیس برس سلطنت کی از انجملہ انتیس برس تک اپنی بہائی کی نیابت مین رہا اور تین برس
تک مستقل بادشاہ ہو کر اپنی سلطنت کی اسی بادشاہ کی سلطنت مین چنگیز خان نے سلطنت
مغلیہ کی بنیاد قائم کی تہی جسکی وسعت بحیرہ خزر یا کیسپین سے چین اور سبیریا تک تہی ؛

باب چہارم سلطنت غلامان

سنہ ۱۲۰۶ع سے ۱۲۹۰ع تک کا حال

قطب الدین ایبک

سلطنت غلامان مین اول بادشاہ اہل اسلام کا ہندوستان مین قطب الدین ایبک ہوا ہے
یہہ شخص سلطان محمد غوری کا غلام تہا جسوقت کہ محمد غوری نے ۱۲۰۶ع مین انتقال کیا تو وہ
بی اولاد تہا اس لیئے اوسکی جگہہ بادشاہ ہونے کا جہگڑا برپا ہوا قطب الدین حاکم دہلی
اوسکی سلطنت مین بہ نسبت اور حکام کے بڑا طاقت ور تہا اس لیئے محمد غوری کے
بعد اوسکی سلطنت کا انتظام اسطور پر ہوا کہ محمود شاہ جو کہ بہتیجا محمد غوری کا تہا اوس نے تو
ملک غور کو اپنے قبضے مین کر لیا اور ایلدز صوبہ دار نے کابل او رقندہار پر قبضہ کیا او قطب الدین
نے ہندوستان کی سلطنت کا دعوے کیا لیکن الدز نے قطب الدین سے مقابلہ کر کے
شکست پائی اور قطب الدین نے غزنی مین جا کر تاج شاہی پایا مگر مستقل بادشاہ ہونے
کے بعد قطب الدین نے عیاشی اور آرام اختیار کیا اسواسطے الدز نے اوسکو سست پا کر
غزنی کی سلطنت اوس سے چہین لی اور ہندوستان کیطرف اوسکو بہگا دیا جہان آکر
اوس نے چار برس تک بادشاہت کی اور ۱۲۱۰ع مین مرگیا اس بادشاہ کو مورخون
نے عادل اور بہادر اور لایق اور فیاض لکہا ہے

شمس الدین التمش

قطب الدین کی وفات کے بعد آرام ابن قطب الدین تخت پر بیٹھا مگر چونکہ ابہی تک اوس کے

باپنے اپنی سلطنت ایسی مستحکم نہ کی تھی کہ اوسکا بیٹا آرام بے کھٹکے حکومت کرسکتا اس لیے ایک
برس کے عرصہ مین شمس الدین التمش نے آرام کو ناقابل بادشاہت کے پاکر تخت سے اُتار
دیا التمش اگرچہ عمدہ خاندان سے تہا پر بچپن مین وہ قطب الدین کے ہاتہہ فروخت کیا گیا تہا
بادشاہ نے اوسکو ہونہار دیکہکر تربیت دی اور اپنے بیٹی سے اوسکی شادی کرکے
بڑے رتبہ پر اوسکو جلد پہنچا دیا تہا سنہ ۱۲۱۱ عیسوی مین وہ بادشاہ ہوا اوس نے پچیس برس
تک سلطنت کی دسوین سال جلوس التمش مین جلال الدین شاہ خوارزم ہندوستان مین آیا
التمش کی فوج نے اوس سے مقابلہ کیا التمش اکثر ان مسلمان صوبہ دارونکے
زیر کرنے مین مصروف رہتا تہا جو ارادہ خود سر ہونیکا رکہتے تہے اور چونکہ صوبہ دار
بنگالہ کا ایسا خودسر ہو گیا تہا کہ مدت سے اوس نے خراج ہی ادا نہ کیا تہا تو وہان التمش نے
خود چڑہائی کی اور اپنے بیٹے کو وہانکا صوبہ دار بنا کر آیا اوس بادشاہ نے ہندؤن کی کئی
دفعہ فوج کشی کرکے اونکو مطیع کیا ایک برس کے حصار مین گوالیار اوس نے فتح کیا اور
پہر مالوہ کیطرف گیا اور اجین فتح کی وہان جاکر مندر مہاکال کو جو بارہ سو برس پیشتر کا
بنایا ہوا بکرماجیت کا تہا لوٹا اور غارت کیا بکرماجیت کی مورت معہ دیبی کی مورت
کے دہلی مین لایا اور جامع مسجد کے دروازہ پر دونون مورتین کہوا کر توڑ ڈالین فقط
اسی بادشاہ نے ایلدیکز شاہ غزنی کو شکست دی اور اوسکو قید کر لیا اور اپنی سلطنت کو بہت
دور تک پہیلایا صوبہ بنگال صوبہ بہار گوالیار مالوہ یہہ صوبے فتح کئے
غرضکہ یہہ بادشاہ عقلمند اور نیک نیت تہا اس بادشاہ نے ۱۲۱۱ع سے لیکر ۱۲۳۶ع تک حکومت کی

رضیّہ بیگم

التمش کے بعد اوسکا بیٹا تخت پر بیٹھا مگر عیاشی اور حرام کاری کے سبب سے چھہ مہینے کے
بعد امرانے اوسکو تخت سے اُتار دیا اور بادشاہزادی رضیہ بیگم اوسکی بہن کو تخت پر بٹھایا
یہہ اول بادشاہزادی سلمانون مین ہے جس نے تخت پر بیٹھہ کر حکومت کی ہے یہہ عورت بہت
ذی لیاقت اور بڑی عقلمند تہی اپنے باپ کیوقت مین بہی کاروبار ملک مین مصروف
رہا کرتی تہی اسکو حکومت کا طور خوب آتا تہا مگر چونکہ ایک حبشی غلام پر عاشق ہوکر
بڑی مہربانی اوسپر کرنے لگی تہی اس لئے امرا اوس سے ناراض ہوئے اور ایک
مشورت سب نے کرکے اوسکو تخت سی اُتارنے کے لئے فوج جمع کی آخر کو پکڑی گئے
اور بٹھنڈے کے قلعے مین قید ہوئی پہر وہان بہی اوس نے قلعۂ بٹھنڈا کے حاکم سے موافقت
کرکے اوسکے ساتہہ شادی کرلی اور اوسکی زیر حکم فوج جمع کرکے تخت کیواسطے دو
لڑائیان سخت لڑے مگر کامیاب نہوئے بلکہ اوس پچھلی لڑائی مین معہ اپنے شوہر کے
دشمنون کے ہاتہہ آئی اور اونہون نے اوسکو قتل کیا کل تین برس چہہ مہینے سنہ ۱۲۳۶ء
سے سنہ ۱۲۳۹ء تک اس بادشاہزادی نے سلطنت کی بعد مارے جانے اس بادشاہزادی
کے معزالدین بہرام اور علاؤالدین مسعود جو اوسکے بعد بادشاہ ہوئے تہے اونہون
نے کل چہہ برس تک سلطنت کی یعنے سنہ ۱۲۳۹ء سے سنہ ۱۲۴۶ء تک

نصیر الدین محمود ابن التمش

یہہ شخص ۱۲۴۶ء مین دہلی کا بادشاہ ہوا پہلے یہہ شخص صوبہ دار بنگالہ تہا اور چونکہ اوسکی
سوتیلی ما نے بچپن سے اوسکو بڑی تکلیف مین رکہا تہا بلکہ ایک قید خانہ مین ڈالدیا
تہا جہان وہ اپنے ہاتہہ سے لکہہ کر صرف اوسیکی مزدوری پر گزارا کیا کرتا تہا
اس سبب سے اوسکے مزاج مین بہت ملائمت اور اعتدال آگئی تہی جب وہ تخت نشین
ہوا تو اوس نے اہل علم اور شعرا اور فاضلونکی بڑی قدر کی اور اپنے بہنوئی بلبن کو
اوس نے وزیر بنایا بلبن بڑا دانا اور عقلمند شخص تہا اس نے انتظام سلطنت کا خوب
طرح پر کیا اور جو راجہ لوگ خود سر ہوگئے تہے سبکو اوس نے دبایا مگر چونکہ مغلون نے غزنی
اور قندہار اور کابل اور بلخ اور ہرات مین زور پکڑا تہا اور اونکا خوف بہت لگا رہتا تہا
تو اسمطلب کیواسطے شیر خان برادر زادہ بلبن کا مقرر کیا گیا اس شخص نے پنجاب اور ملتان
کو مغلون سے بچا لیا بلکہ سوار تربیت یافتہ اور بہادر بہرتی کرکے غزنی سے مغلونکو نکالدیا
اور غزنی کو سلطنت دہلی مین شامل کر لیا اس بادشاہ کیوقت مین ۱۲۵۹ء مین ہلاکو شاہ
پوتے چنگیز خان کیطرف سے ایک ایلچی دہلی مین آیا تہا لیکن یا تو اس سلطنت کی شوکت اور
عظمت نے مغلونکے دلون مین کچہہ رعب پیدا کر دیا تہا یا آنکہ اونہون نے موقع حملہ
کرنیکا نہ پایا ہوگا غرضکہ دہلی پر حملہ کرنیکا قصد انہون نے اوسوقت باز رکہا بیس
برس تک اوس نے نہایت عدل و انصاف سے سلطنت کی اور رعایا کو بہت خوش

رکہا اوسکے عہد مین کسی نے کسی پر تعدی نہ کی یہہ بادشاہ بڑا خوش نصیب تہا جو لڑائی
لڑا اوسمین اُسنے فتح پائی پر جسقدر کہ اوسکا دربار تجمل شاہانہ سے بہرا ہوا تہا اوسیقدر
اُسکا خلوتکدہ تکلف سے خالی تہا کہانا بے آب و نمک کہایا کرتا اور باوجود بادشاہ ہونے
کے کتابت پر گذران کرتا تہا اس بادشاہ کی صرف ایک بیوی تہی دوسری عورت اوسنے
ہرگز نہ کی تمام امورات خانہ داریکے وہ بیوی انصرام کیا کرتی ایک روز اوس نے
عرض کی کہ اے شاہ والاجاہ مین کہانا پکانے سے تنگ آئی ہون اور میری اُنگلیون مین
پہپولے پڑگئے ہین اگر ایک کنیز واسطے کہانا پکانے کے عنایت ہو تو عین کرم ہے بادشاہ
یہہ بات سنکر رنجیدہ ہوا اور بولا کہ یہہ ملک خداتعالے کی ودیعت ہے عیش و عشرت کے
واسطے نہین ہے اگر اسمین تصرف بیجا کرون تو قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دونگا
تمکو چاہیے کہ بدستور اپنے کاروبار مین مصروف رہو نقل ہے کہ ایک روز ایک امیر اس
بادشاہ کی ملازمت کو آیا اور اسکے ہاتہہ کے لکہے ہوئے قرآن کو دیکہنے لگا اس مین ایک
لفظ سنفے مکرر لکہا ہوا تہا دیکہکر شاہ کیطرف اشارہ کیا کہ یہہ غلط ہے شاہ نے فورًا
اوسیوقت ایک حلقہ سیاہی کا اوسکے گرد کہینچ دیا حالانکہ وہ لفظ غلط نہ تہا جب وہ
امیر رخصت ہوکر چلا گیا اوس دائرہ کو وہانسے چہیل ڈالا کسی امیر گستاخ نے عرض کی کہ حضور
نے پہلے اسکے گرد حلقہ کہینچا اور اب چہیل ڈالا اسکا کیا باعث ہے شاہ نے جواب دیا کہ مین
جانتا تہا کہ حقیقت مین یہہ لفظ صحیح ہے لیکن اوسکے روبرو جو ایسا نہ کرتا تو وہ رنجیدہ خاطر
ہوتا اس بادشاہ نے سنہ ۱۲۶۶ع مین ایک مدت سلطنت کے بعد کسی عارضہ سے وفات پائی اور

اس حادثہ عظیم سے سب نوکر اور اراکین سلطنت نہایت مغموم ہوئے اور نیکی اور بھلائی اس بادشاہ کی ہندوستان مین یادگار رہی ❊

غیاث الدین بلبن

شاہ نصیر الدین محمود کے انتقال کے بعد اوسکا وزیر بلبن بادشاہ ہوا جسکی منصفی اور دانائی کی شہرت نے ایران اور تاتار کے بادشاہون کے دلون مین بہی آرزو وفاق پیدا کی مگر یہہ الزام مؤرخون کا اسیر ہے کہ باوجود اس فہم و کیاست کے اس نے اپنے بہتیجے شیر خان بہادر کو جو ریاست کا بڑا رکن تہا کسی فطرت سے مروا ڈالا تہا اس بادشاہ نے سب روسا اور سرداروں کے مزاج سے جلد واقفیت پیدا کر کے جنکو چالاک اور مستعد کار پایا صرف انہون کو ہی بڑے بڑے عہدے دئے اور اوس نے یہہ قاعدہ مقرر کیا تہا کہ بڑا عہدہ کسی ہندو کو نہ دیتا تہا اسوقت مین سلطنت دہلی کی بڑی عزت اور شوکت تہی اور بڑے بڑے فاضل اسجگہ جمع تہے جسقدر کہ غیاث الدین بلبن کی سواری مین جلو او رشان ہوتی سابق مین کسی بادشاہ کی سواری اسطور سے نہ نکلتی تہی اور نہ ایسی کثرت اور عظمت سی مکانات تعمیر ہوتے تہے جیسے اسکی عملداری مین ہوئی اور تعمیل آئین مین وہ بہت احتیاط رکہتا تہا اور اپنے حکام ماتحت کی تعمیل قانون کا نگران رہتا تہا ❊

۱۲۷۹ع مین طغرل خان نے جسکو بنگالہ کی حکومت سپرد کی گئی تہی سرکشی کی بادشاہ نے اوسپر دوبارہ فوج بہیجی دونو دفعہ شکست کہائی آخر کو خود معرکہ آرائی کا ارادہ کیا طغرل خان اپنی فوج لیکر اوڑیسہ مین گیا اور اگرچہ وہان فوج شاہی نے اوسکا تعاقب کیا پر طغرل خان کا کچہہ پتہ نہ ملا

ایک روز کا ذکر ہے کہ ملک محی الدین نامی ایک سردار شاہی ہمراہی چالیس سوارون کے چلا جاتا تہا اتفاقاً اس نے طغرل خان کی فوج دیکھی اوسنے چالیس آدمیون کو لیکر قلب لشکر مین جاکر طغرل کی عین دیرے کے مقابل جاکر للکارا کہ شاہ بلبن کی فتح اور جو شخص سامنی آیا اوسکو قتل کرنی لگا طغرل نے خیال کیا کہ شاید تمام فوج شاہی مجہہ پر آپہنچی تن تنہا حواس باختہ ہوکر ایک گہوڑے پر چڑہ کر دہاندی کیطرف بہاگا تاکہ گرفتار ہونے سے اول ہی ندی کے پار ہوکر جانبر ہوجاوے ملک محی الدین نے اوسکا تعاقب کیا اور دریا مین تیرتے ہوئے اوسکے ایک تیر مارا اور پانی مین کود کر اوسکا سر کاٹ لایا بلبن نے اوسکو ایسی بے احتیاطی سے دہاوا کرنے کی بابت بہت سرزنش کی پر انعام بہادریکا بہی بہت خوب دیا اور طغرل خان مفسد کی خاندان سے ایک ایک آدمی کو قتل کیا یہانتک کہ بیگناہ عورتون اور بچونکو بہی باقی نہ چہوڑا اور اپنے بیٹے قران خان کے نام صوبہ داری بنگالہ کی مقرر کی اور تین برس گئے بعد دہلی کو آیا ✤ اس اثنا مین مغلون نے سندہ سے اُترکر ملتان پر قبضہ کر لیا بادشاہ بلبن کے بیٹے محمد ابن بلبن نے مغلون کو بہر نکالدیا پر بسبب اسکے کہ دشمنونکا تعاقب اُس نے حد سے زیادہ کیا تہا اس لیئے وہ ایک بن مین جاکر دو ہزار سوار مین گہر گیا جو کہ پہلے سے اوسکی کمین مین بیٹہے تہے پر بسبب زیادتی لشکر اعدا کے مارا گیا شاہ بلبن کی عمر اوسوقت اسی ۸۰ برس کی تہی ایسے لیئق اور فائق بیٹے کے مارے جانے کی خبر سنکر بہت مضمحل ہوگیا یہانتک اسی غم سے پژمردہ ہوکر ۱۲۸۶ء مین مرگیا ✤

کیقباد

شاہ بلبن کے مرنیکے بعد ۶۸۶ھ مین وسار دہلی نے کیقباد ابن قرا خان کو تخت پر بٹہادیا
کیقباد نے بادشاہ ہوتے ہی عیاشی پر کمر باندہی اور کاروبار سلطنت کو نظام الدین وزیر
کے سپرد کیا یہہ وزیر نمک حرام دلمین یہہ منصوبہ کئے ہوئے تہا کہ اس بے شعور اور نو عمر بادشاہ کو
عوام الناس مین متنفر کرواوے اور آپ بادشاہ ہو جاوے قرا خان ابن بلبن نے یہہ سب
خبر دربار شاہی کی پاکر اپنی اس بے تمیز بیٹے کو کئی بار لکہا پر اوسکا اثر کچہہ نہوا تب لاچار
ہوکر اوسنے فوج ہمراہ لی اور دہلی کو کوچ کیا اس ناعاقبت اندیش کیقباد ابن قرا خان نے
باپ سے لڑنے کیواسطے بھی حسب فہمایش اپنے وزیر کے فوج جمع کی اور بارادہ جنگ دونو
فوجونکا مقابلہ گہاگہرا دریا پر ہوا قرا خان نے معلوم کیا کہ لڑائی ضرور ہوگی اس لئے ایک محبت
آمیز خط اس بیٹے ناخلف کے نام لکہا اور اسمین یہہ مضمون درج کیا لڑائی سے پہلے ایکدفعہ
ملاقات کا ہونا ضرور ہے وہ خط پڑہکر کیقباد کے دلپر اثر ہوا اور چاہا کہ باپ سے ملون پر اوس
وزیر کی شرارت سے یہہ پیغام بہیجا کہ مجکو بادشاہ ہند سمجہکر اول ملاقات مین میرا باپ
خود آکر حاضر ہو باپ نے یہہ سمجہکر کہ موقع ملاقات کا ہاتہہ سے نہ جاوے منظور کیا چنانچہ کیقباد
تخت پر بیٹہا اور حکم ہوا کہ قرا خان تین دفعہ آداب شاہی بجالاوے اور نقیب نے باآواز بلند پکار
کر کہا کہ قرا خان جہان پناہ کے حضور التجا لیکر حاضر ہوا ہے یہہ بیعزتی دیکہکر قرا خان
آنسو بہر لایا کیقباد بہی یہہ حالت دیکہہ سکا تخت سے اترکر باپ سے بغلگیر ہوکر ملا اور باپ کو

تخت پر بٹھا کر اوسکے سامنے مجرا کیا پہر باپ اور بیٹے مین صفائی ہو گئی ہیں وزتک متواتر
بخوشی ملاقات رہی قراخان نے اپنے اس فرزند ارجمند کو بوقت رخصت بہت نصیحت کی
پر وہ عقل کا دشمن جب دہلی مین آیا پہر تو نصیحت باپ کی بہول گیا اور عیش و عشرت مین مصروف
ہوا اور انجام کار اوسکو فالج ہو گیا اسوقت دربار مین کئی فریق ہو گئے مغل تو طرفدار کیقباد
کے تھے اور قوم خلجی اپنی قوم سے کسی آدمی کو بادشاہ بنانے کا ارادہ رکہتے تہے اس لیئے
دونو فرقونکی فوج بہم آئی خلجیون نے مغلونکو ہٹا کر جلال الدین فیروز کو بادشاہ بنا لیا اور
چند آدمیونکو محل مین بہیجدیا جنہون نے وہان جا کر کیقباد بادشاہ کو سونٹون سے مار کر اوسکا بہیجا
نکال ڈالا اور اوسکی لاش کہڑکی کی راہ دریا جمنا مین ڈالدی اور اوسکو مرنے پر خاندان
غوری تمام ہوا یہہ بادشاہ سنہ ۱۲۸۹ع مین مارا گیا تہا ۰

باب پنجم سلطنت خلجیان

سنہ ۱۲۸۸ع سے سنہ ۱۳۲۱ع تک

جلال الدین فیروز — علاؤالدین — مبارک

ستر برس کی عمر مین جلال الدین فیروز خلجی تخت ہند پر سنہ ۱۲۸۸ع مین متمکن ہوا یہہ شخص خاندان
خلجی کا اول بادشاہ ہے جبکہ وہ تخت سلطنت پر مستقل ہو گیا اوسیوقت اوس نے کیقباد کے
بیٹے کو جو ابہی تک صغیر سن تہا قتل کروا ڈالا صرف یہی ایک خون ناحق اس نے اپنی زندگی
مین کیا تہا پہر کیسکو نہین مارا اور نہایت رحم اور انصاف او شفقت سے رعایا کے ساتھہ اوس

نے سلوک کیا سنہ ۱۲۹۱ع میں کہن کو فتح کیا اور علاء الدین نے جو کہ اس بادشاہ کا بھتیجا تھا
اجازت شاہی حاصل کرکے جنوب کے راجاؤں پر چڑھائی کی اور قریں پہنچکر فوج پیستہ طیار کی
اور دریائے نربدا کے پار ہوکر دولتاباد یا دیوگڈہ کے راجہ سے مقابلہ کیا راجہ نے دو میل شہر کے
باہر آکر لڑائی کی علاؤالدین کی فتح ہوئی راجہ نے شکست پائی شہر میں علاؤالدین کی فوج نے
گہس کر تمام شہر کو لوٹ لیا کہتے ہیں کہ بارہ من سے زیادہ موتی الماس لعل زمرد اور یاقوت اور چاندی
سونا۔ علاؤالدین کے ہاتھ لگا یہہ سب دولت لیکر اوس نے اپنے گہر کو مراجعت کی جلال الدین
فیروز کو جب یہہ خبر پہنچی کہ اوسکے بھتیجے علاؤالدین نے دیوگڈہ فتح کر لیا اور وہان سے
اسقدر مال و دولت لایا ہے کہ کسی بادشاہ سابق کے پاس بہی اسقدر دولت نہی طمع نے
اسباب پر اوسکو آمادہ کیا کہ علاؤالدین سے وہ دولت لے لیوے بعد مشورہ مشیران شاہی کے
یہہ صلاح ٹہری کہ جب تک علاؤالدین سرکشی نکرے تب تک خاموش رہنا مناسب ہے علاؤالدین کو
خوب طرح سے معلوم تہا کہ اوسکے دشمن دربار میں بہت ہیں اسلیئے اوس نے ارادہ کیا کہ کسیطرح
بادشاہ کو قید کرون اس لئے اپنے بہائی الماس بیگ کو بادشاہ کیخدمت مین بہیجا کہ وہ جاکر
بادشاہ کو فریب دے اور مقام قرا پر کسیطرح لے آوے چنانچہ اوس نے جاکر عرض کی کہ
اگر حضور وہ دولت جو علاؤالدین لوٹ کر لایا ہے لینا چاہتے ہیں تو مقام قرا پر اوس سے ملاقات
کریں جب بادشاہ مع فوج شاہی مقام مقرر پر پہنچا تو علاؤالدین اوسکے استقبال کیواسطے شہر
سے نکلا اور بہائی سے کہا کہ بادشاہ کو سمجھا دیوے کہ ملاقات کیوقت اسقدر ہجوم اور بہیڑ
بہاڑ آدمیوں کی اپنی ہمراہ نہ لاوین چنانچہ بادشاہ نے ایسا ہی کیا علاؤالدین کے لشکر نے بادشاہ

کو فوراً گہیر کر قتل کر ڈالا اور اسکا سر کاٹ کر ایک برچہی پر رکہکر ساری فوج مین پہرایا سنہ ۱۲۹۵ع
مین یہہ واقعہ ہوا اور کل سات برس اوسنے بادشاہت کی ✤

علاؤالدین

علاؤالدین اپنے چچا فیروز کو قتل کرکے دہلی کیطرف گیا اور مقتول کے لڑکے کو خارج
کرکے سنہ ۱۲۹۶ع مین تخت سلطنت پر جلوس فرما ہوا امرا اور رعایا کے دستے اس گناہ کے بہلانے شروع کیا
کیواسطے رعایا کو تماشے اور سیرون مین بہلایا اور امرا کے درجے بڑہائے یہہ شخص اپنے وقت
مین مغرب کیطرف مغلونسے اور دکہن کیطرف راجاؤنسے ہمیشہ لڑتا رہا گجرات فتح کی جسپر کو لوٹا
سومنات کے برابر ایک مسجد بنائی بدہ کی مورت پہنکوادی اور اصلی باشندونکی کتابین
جلا ڈالین ونکے راجہ رانی کملا دیوی جو کہ اوسوقت حسن مین بے نظیر تہی اور ایک غلام خوبصورت
مسمی کافور دونو علاؤالدین کے ہاتہہ آئے کملا دیوی کو گہر مین داخل کیا اور کافور کو بڑا
عہدہ دیا اس بادشاہ کے عہد مین مغلون سے ایک بڑی بہاری لڑائی ہوئی تہی جنہون نے
سندہ سے لیکر دہلی تک کے ملک غارت کرکے دہلی کو آکر محاصرہ کرلیا تہا اس لڑائی مین
اوسنے فتح پائی اگرچہ علاؤالدین ایک ناخواندہ بادشاہ تہا اور اوسکو لکہنا پڑہنا نہ آتا تہا مگر
باوجود اس جہالت کے اوسنے ارادہ کیا تہا کہ ایک نیا مذہب ہندوستان مین ایسا قائم کرے جسمین ہندو
اور مسلمان دونو شریک ہوکر عبادت کرسکین لیکن اس ارادہ سے اوسکے وزیرون اور قاضی شہر
نے اوسکو باز رکہا دوسرے یہہ خیال اوسکے دماغ مین سمایا تہا کہ ہندوستان مین ایک نائب سلطنت
مقرر کرکے آپ دنیا کے اور ملکونکو فتح کرنے کو جاوے یہہ بات بھی اوسکے دل سے اسطور پر رفع

کی گئی کہ ابہی تک سلطنت ہند مین فتور برپا ہے تمام قطعات ہند کے مفتوح نہین ہوسکے ہین
اور اونکو ہتہ لبو مین کہنا بہت ہے غرضکہ اوس نے تہوڑی ہی مدت مین استعداد علمی بہی پیدا
کی اور لکہنا پڑہنا خوب سیکہا یہانتک کہ مشکل کتابین پڑہ لیتا تہا اور معنی خوب طرح بیان
کر سکتا تہا ایک وزا اوس نے وزرا کو جمع کر کے اوس بے انتظامی کا جو اوس کے ملک مین ہو
رہی تہی باعث دریافت کیا انہون نے عرض کی کہ بادشاہ کی شراب خواری اور امرا کی آپسمین
شادی ہونی اور فوج کو تنخواہ زیادہ ملنی اور نرخ غلہ کا یکسان نہونے کے سبب سے فتور برپا ہو رہا
ہین اوس روز سے اوس نے شراب کا پینا چہوڑ دیا اور حکم دیا کہ کوئی امیر شراب نہ پیوے چنانچہ سب نے
شراب کی بوتلین گلیون مین پہینکدین ہر ایک گلی سے ندی شراب کی بہنے لگی اور حکم دیا
کہ بدون حکم شاہی کے امیر لوگ آپسمین شادی نکرنے پاوین اور مال برابر کرنے کے فکر مین اوس نے
ارادہ کیا کہ تمام رعیت کو مفلس کر دے اور غلہ کا نرخ اپنی مرضی کے موافق مقرر کر دیا اوس وقت
اوسکی فوج مین چار لاکہہ پچہتر ہزار سوار تہے ٭

سنہ ١٣٠٣ع مین اوس نے براہ بنگالہ تلنگانہ پر فوج کشی کی مگر چتور پر خود حملہ آور ہوا اور یہہ دوسرا حملہ
مقام چتور پر تہا اور پہلی دفعہ ایک حملہ پدمنی کیواسطے کیا تہا جو کہ بہیم راجہ چتور کی بی بی نہایت حسین
اور صاحب جمال تہی چنانچہ اوس نے شہر کا محاصرہ کیا اور راجہ کو پیغام دیا کہ اگر اپنی بی بی کو دیدے
تو محاصرہ اٹہہ جاوے پر اس نے یہہ درخوست منظور نہ کی تب اوس نے یہہ درخوست کی کہ صرف ایکدفعہ
اوسکا جمال مجکو دکہلا دیا جاوے اسکو راجہ نے تسلیم کیا چنانچہ ایسا ہوا کہ علاء الدین
نے معہ چند آدمیون کے شہر مین گہس کر ایک آئینہ کے عکس مین اوسکی صورت دیکہی اور راجہ

کو اپنی ہمراہ لیتا آیا اور دغا کرکے راجہ کو پکڑ لیا اور حکم دیا کہ اگر وہ پدمنی نہ دیگا تو رہائی
نہو گی اوسکی بی بی نے یہہ خبر پاکر بادشاہ کو لکہا کہ مین اس شرط سے تمہارے پاس آتی ہون کہ
سات سو ڈولی میرے ہمراہ میری سہیلیونکی آوینگی اوس نا عاقبت اندیش عاشق نے منظور
کیا اوسنے سپاہی ڈولیون مین بٹہلا کر شاہی لشکر مین بہیجے جنہون نے اگر راجہ کو
ایک ڈولی مین بہ بہانہ ملاقات بی بی کے بٹہلا کر لشکر سے باہر نکال دیا اور تیز رو گہوڑے
پر سوار کرکے بہگا دیا راجہ چتور مین جا پہنچا یہان سپاہیون نے کشت و خون کیا علاء الدین
نے پہر چتور کو گہیر لیا پر فتح نکر سکا اور ناکام پہر آیا*
سنہ ۱۳۰۳ع مین پہر محاصرہ چتور کا بادشاہ نے کیا اس حملہ مین تمام بیٹے راجہ کے کام آئے
صرف ایک بیٹا جسکو راجہ نے خود حکم دیا تہا کہ وہ بہاگ جاوے تاکہ اوس سے نسل
اوسکی قائم رہے بچا تہا جب کوئی صورت بچنے کی نرہی تب شہر کے عمدہ خاندان کی
مستورات نے لکڑیان جمع کرکے آگ لگا دی اور اوسمین گر کر جل گئین راجہ معہ چند بہادرونکے
کے باہر دروازہ کے نکلکر لڑا اور داد مردانگی دیکر مارا گیا بادشاہ نے شہر مین گہسکر
وہ چتیا دیکہکر جسمین پدمنی جلکر مری تہی اپنی تسلی کی اور عمارات بلند اور مندر سب
منہدم کراکے مسمار کر دیے اسی اثنا مین خبر آئی کہ مغلون نے ملک پنجاب کو لوٹ
کر دہلی تک تاخت و تاراج کا بازار گرم کر رکہا ہے واسطے اکر سنہ ۱۳۰۶ع مین مغلونکو
شکست دیکر دریاے سندہ کے پار گیا اور جسقدر قیدی پکڑے تہے اون کے سر کاٹ
کر اونکے کہوپریون کے مینار دہلی مین بنائے اور عورتون اور لڑکیون کو فروخت کر دیا

اور چونکہ دیوگڈہ یا دولت آباد کے راجہ نے خراج کے دینے مین دیر کی تہی اسواسطے
اوسپر فوج روانہ کی جسکا سردار ملک کافور تہا اوس نے دیول دیوی کو جو کملا دیوی
کی بیٹی اول خاوند ہندوستے تہی پکڑ لیا یہہ لڑکی اب جوان ہوگئی تہی اور خوبصورتی مین
اپنی ما کے برابر تہی جب وہ دہلی مین آئی بادشاہ کے بیٹے نے اوس سے شادی
کی کافور راجہ کو پکڑ لایا اور باقرار اطاعت اوسکو ملک عطا ہوا کافور نے تلنگانہ بہی فتح
کیا اور لوٹ کا بہت سا مال لیکر دہلی کو مراجعت کی بادشاہ نے کافور کو پہر دکہن کیطرف
روانہ کیا تاکہ سلطنت مسلمانی کو پہیلادی چنانچہ سمندر کے کنارے تک وہ گیا اور راہ
مین کرناٹک کے ملک کو غارت کیا اور مندرون مین سے تمام سونے کی مورتین لوٹ لین
سمندر کے کنارے پر اوس نے ایک مسجد بنائی اور بہت خزانہ لوٹ کر دہلی مین لایا
بادشاہ نے یہہ روپیہ عالمون و سردارون اور مساکین کو تقسیم کر دیا اور پچاس
ہزار سے زیادہ مغلونکو جو مسلمان تہے قتل کرایا باوجود ایسی تعدی و ظلم کے اس بادشاہ
کے وقت مین ملک ایسا آباد تہا کہ پہلے کبہی نہ ہوا تہا اور اور کئی صوبون مین بہی انتظام
اور انصاف جاری تہا اور تمام قلمرو خصوصاً دہلی مین نہایت عالیشان محل مسجدین
حمام قلعہ اور مدرسے طلسمات کے طور پر بنتے چلے جاتے تہے *
جبکہ علاؤالدین کو اوج حاصل ہوا تو عیاش ہوگیا اور ملک کافور کی نیت بادشاہت
لینے کیطرف بگڑی وہ سب سردارون مین ممتاز سردار تہا جبکہ بادشاہ کمزور ہوا ملک مین
جا بجا سرکشی ہوئی اس فکر سے اوسکی بیماری بڑہتی گئی چنانچہ سنہ ۱۳۱۶ء مین

بیس برس کی سلطنت کے بعد مر گیا بعضے یہہ کہتے ہین کہ کافور نے اوسکو زہر دیکر مارا تہا یہہ بادشاہ سب مسلمان بادشاہون مین جو اوس سے پہلے گذری بڑا زورآور اور ہمت اور صاحب ارادہ تہا سکندر ثانی جو اوس نے اپنا لقب سکہ مین ڈالا تہا بیوجہ نہ تہا

مبارک

کافور نے سلطان علاؤالدین کے انتقال کے بعد اوسکے دو بڑے بیٹونکی آنکہین نکلوا ڈالین اور سب سے چہوٹے بیٹے سے عمر کو جو صغیر سن تہا اس خیال سے تخت پر بٹہایا کہ وہ لڑکا برائے نام بادشاہ رہے اور کافور خود حکومت کرے مگر پینتیس دن کے اندر ہی امیرون نے اوسکو قتل کر ڈالا اور مبارک خلجی کو جو کہ علاؤالدین ہی کا ایک بیٹا تہا ۱۳۱۷ع مین تخت پر بٹہایا اس مبارک بادشاہ نے تخت پر بیٹھتے ہی وہین سردارون کو جنہون نے اوسکو تخت پر بٹہایا تہا قتل کرنا شروع کیا اور نہایت نالائق اور کمینون کو عہدے اور درجے دینے لگا اور بعضے سخت قانون جو اوسکے باپ کے مقرر کئے ہوئے تہے اونکو منسوخ کیا اور بعضے اچہی آئین بہی رد کر دئے گجرات کو دوبارہ اوس نے تابع کیا اور دکہن مین حملے کئے اور فتح پائی ملیبار کو اوس نے فتح کیا کم بختی جو آئی تو اوس نے ملک خسرو کو جو دلمین ارادہ خود بادشاہ ہونیکا رکہتا تہا اپنا مصاحب اور مشیر بنایا اوس نے بادشاہ کو لہو ولعب اور عیاشی اور حرامکاری مین بہت مشغول کیا یہانتک کہ وہ بدنام ہو گیا اوسوقت ملک خسرو نے بادشاہ کو مروا ڈالا اور خاندان خلجیکا خاتمہ کر دیا ۱۳۲۱ع مین مبارک مارا گیا کل تین برس اوس نے بادشاہت کی ✽

اب خلجیونکا خاندان تمام ہوا اور اس خاندان سنے صرف تینتیس برس سلطنت کی

باب ششم خاندان تغلق

سنہ ۱۳۲۱ء سے سنہ ۱۴۱۳ء تک

غیاث الدین تغلق سلطان محمد فیروز شاہ

سلطان محمد تغلق ثانی ابوبکر محمد تغلق ثالث سلطان محمود

غیاث الدین تغلق

ملک خسرو جب شاہ مبارک کو مار کر تخت پر بیٹھ گیا تو امرا اور رعیتا وسکے ظلم سے ناراض تھے ابھی اوسکو ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ غازی بیگ تغلق جو کہ صوبہ دار ملتان کا تھا ایک بڑی فوج لیکر دہلی پر آیا اور خسرو کو قتل کرکے تخت دہلی پر امرا کی رضامندی سے جلوس فرما ہوا تغلق اصلمین بلبن کا ایک غلام تھا ترقی پاکر ملتان کا صوبہ دار ہو گیا تھا اس نے سلطنت کی کاروبار کو بہت عقل و انتظام سے انجام کیا سنہ ۱۳۲۱ء مین وہ بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب غیاث الدین تغلق مقرر کیا اور اپنے بیٹے الف خان کو اپنا ولیعہد ٹھہرایا اس بادشاہ نے سوداگری کو تقویت دی اہلعلم کو اپنے دربار مین جمع کیا الف خان نے اوسکے حکم سے تلنگانہ پر فوج کشی کی اور ورنگول کو فتح کیا اور ہزار ہا ہندوؤن کو قتل کیا اور وہان کے راجہ کو معہ اوسکے قبیلہ کے پکڑ کر دہلی کو روانہ کیا اور غیاث الدین نے بنگالہ کے صوبہ کو زیر کیا مگر بروقت بازگشت کے

افغان پور مین اپنے فرزند الف خان سے ملا اوس نے اپنے باپ کی ملاقات کیواسطے تین دن کے عرصہ مین ایک چوبی محل طیار کیا تہا باپ بیٹے اوس محل مین ملے اور ضیافت کہائی جسوقت اوس محل سے بیٹا رخصت ہوگیا وہ محل فورًا بادشاہ پر گر پڑا اور بادشاہ معہ اپنے رفقا کے دبکر ۱۳۲۵ع مین مرگیا اس واردات سے بعضے مورخ گمان کرتے ہین کہ الف خان نے اس فریب سے اپنے والد کو آپ مارا تہا اوس نے صرف چار برس بادشاہت کی

سلطان محمد عرف الف خان

غیاث الدین تغلق کے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا سلطان محمد ۱۳۲۵ع مین تخت نشین ہوا اسمین مختلف صفتین جمع تہین پر اون سب پر دیوانہ پن غالب تہا اور علم بہی پڑہا ہوا تہا علم کی ترقی بہت چاہتا تہا اور شجاعت مین بہی حد سے زیادہ تہا ماسوا اسکے اپنے بزرگونسے زیادہ وہمی او ظالم و بیرحم بہی تہا اسکے وقت مین ہر ایک ہفتہ مین ایک دو میلے رسے جاتے تہے اکثر صوبون پر جو اوسکی بے انتظامی و ظلم سے منحرف ہوگئے تہے فتحیاب ہوا مگر طمع کے سبب سے اوسکی قلمرو سرسبز نہو سکی جبکہ نربدا اور کرشنا کا ملک فتح کر چکا لاکہہ سوار کوہ ہمالہ کے راستے چین پر ہوس سے اوس نے روانہ کیئے کہ وہان دولت بہت ہے پر اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ چند آدمی پہر کر آئے اور باقی سب پہاڑ مین مارے گئے اور جو لوگ پہر کر آئے تہے اونکو بادشاہ نے مار ڈالا جب ایسی بیہودہ مہمون مین زرخطیر صرف ہوگیا تب خراج کی توفیر مین کوشش کی اس سبب سے تمام رعایا تنگ آئی اور سب راجا اور صوبے بگڑ گئے دیوگڈہ جسکا نام اوس نے دولت آباد رکہا تہا اوسکو پسند آیا اور اوس نے چاہا کہ دہلی کو ویران کرکے اوسکو بساوے اسلیئے اوس نے

حکم دیا کہ سکنا سے دہلی دولت آباد مین جا کر بسین چنانچہ لوگ جبراً وہان بسائے گئی اور دہلی ویران کی گئی ہزارون آدمی قحط اور مفلسی کے باعث اوسکی عہد مین ہلاک ہوے اوس نے حکم دیا کہ بڑی بڑی درخت جڑ سمیت اُٹہا کر دولت آباد کی سڑک پر لگائے جاوین ایکدفعہ اوس نے قنوج پر حملہ کیا اور شہر کے آس پاس کے لوگونکو بیقصور قتل کر ڈالا ایکدفعہ اوسکا ایک دانت ٹوٹ گیا تہا اوسکو بہ تجمل شاہانہ ایک جگہہ دفن کروایا اور ایک عمدہ قبر اوس دانت کی بنوادی ملتان اور تلنگانہ اور بنگالہ اور صوبہ اودہ کو جو پہرے ہوئے تہے اور پنجاب کی قوم گکہڑن کو اوس نے مغلوب کیا مگر ملک مین غدر اور بے ہنی ور بے انتظامی بکثرت تہی ایسی اثنا مین کسی عارضہ مین مبتلا ہو کر ۱۳۵۱ع مین ستائیس برس سلطنت کرکے مرگیا ٭

فیروز شاہ

سلطان محمد شاہ کے انتقال کے بعد اوسکا بہتیجا فیروز شاہ ۱۳۵۱ع مین بادشاہ ہوا اگرچہ یہہ بادشاہ عاقل اور عادل تہا لیکن اسقدر قابلیت اوسمین نہ تہی کہ محمد شاہ کے عہد مین جو پریشانی اور ابتری ہو گئی تہی اوسکا انتظام کرتا اور سلطنت کو مستحکم کرکے رونق دیتا اور ملکون کو جو اوسکے قبضہ سے نکل گئے تہی پہر از سر نو مطیع کر لیتا چنانچہ ملک دکن مین ایک شخص حسن نامی خود سر ہو کر بادشاہ بن گیا اور کئی سو برس تک اوسکے خاندان مین علے الاتصال سلطنت قایم رہی اور ملک بنگالہ بہی فیروز شاہ کے ہاتہہ سے نکل گیا مگر جسقدر صوبجات اوسکے ماتحت رہے اونکا انتظام اوس نے خوب کیا اور اتنے ہی ملک کو اوس نے رونق بخشی بہت قسم کے محصول جو خالی از ظلم نہ تہے اوس نے معاف کئے اور خراج مین بہی تخفیف کی

علاوہ ازین ترقی زراعت اور فائدہ عوام کیواسطے ۳۰ نہرین اور ایک سو پل اور ۴۰ مسجدین اور ۳۰ مدرسے وغیرہ تعمیر کیئے یہہ بادشاہ دہلی کے بڑے نیکنام بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے آخر سنہ ۱۳۸۹ء مین عمر رسیدہ ہوکر اپنی قضا سے اوس نے انتقال کیا اور ۳۸ برس سلطنت کی ❊

سلطان محمود

شاہ فیروز کے انتقال کے بعد بابت تخت ہند کے بڑا فساد قائم ہوا چار بادشاہ پے در پے تخت پر بیٹھے چنانچہ سلطان محمد غیاث الدین تغلق ثانی سنہ ۱۳۸۹ء مین اور ابوبکر بہی سنہ ۱۳۸۹ء مین اور ناصر الدین محمد تغلق ثالث بہی سنہ ۱۳۸۹ء مین ہمایون سنہ ۱۳۹۴ء مین چونکہ ان سب کے ایام سلطنت مین سوائے فساد ملکی اور تنازع سلطنت اور بے انتظامی عایا کی اور کوئی بڑا حادثہ یاد رکہنے کے لائق نہین ہے اسلیئے ان سکو چہوڑکر سلطان محمود کا ذکر لکھتا ہون جو کہ ان سب کے بعد سنہ ۱۳۹۴ء مین تخت پر بیٹھا یہہ شخص پڑپوتا فیروز شاہ کا تہا اس بادشاہ کے سن جلوس سے تیس برس پیشتر اقلیم فارس مین ایسی ابتری واقع ہوئی تہی کہ وہانکا ہر ایک صوبہ منحرف ہوگیا تہا اور سمرقند اور ماورالنہر اور خراسان اور کابل اور قندہار کے اکثر حاکم باہم نزاع کرتے چلے آتے تہے اوسوقت مین ملک تاتار اور چین کی بادشاہت بہی ضعیف ہوگئی تہی اور قریب تہا کہ سلطنت ہند بہی تباہ ہوجاوے غرضکہ ایشیا کے تمام ملکون مین غدر مچا ہوا تہا کہ تیمور نے ہندوستان پر چڑہائی کی ❊

تیمور

تیمور جو ایشیا مین بڑا نامی مظفر و منصور ہوا ہے اگرچہ کسیطرحکا حق یا دعوے ہندوستان کے

لینے کا ذکر کہتا تہا اس باعث سے کہ اس ملک کی فتح کرنے کی اوسکو خواہش تہی اور اُس
بے انتظامی کے سبب سے جو ہندوستان مین ہو رہی تہی اوسکو یقین تہا کہ مین کامیاب ہون گا
سنہ ۱۳۹۸ع مین سمرقند سے کوچ کرکے دریاے سندہ پر آیا اور جسجگہ سے سکندر اُترا تہا اوسی
جگہہ سے وہ بہی دریاے مذکور پر پایاب اوتر کر ملتان کو جہان اوسکا بہتیجا پیر محمد قابض و
متصرف تہا گیا اور وہان سے اوسکی فوج ہمراہ لیکر بڑا غلبہ پایا تیمور بجمعیت دس ہزار سوار
آزمودہ کار کے بہٹنیر کیطرف جو بیابان کے کنارہ پر واقع ہے روانہ ہوا چونکہ فوج شہر نے
دیکہا کہ تیمور کے پاس تہوڑی فوج ہے اس لیئے دلیرانہ شہر کے باہر نکلکر لڑے لیکن تاب
حملہ مغلیہ کی نہ لاکر پس پا شہر کو بہاگے تیمور کی فوج نے بہی برابر دہاوا کرکے شہر مین گہس کر
اپنا دخل کر لیا مگر قلعہ پر ابہی تک قبضہ نہوا تہا تیمور نے حکم دیا کہ وے پانسو آدمی جو
اوسکے بہتیجے پیر محمد سے عناد رکہتے ہین قتل کیئے جائین یہہ حال دیکہہ وے ہندو جو قلعہ
بہٹنیر پر قابض تہے آپسی باہر ہوگئے اونہون نے شہر کو آگ لگا دی اور اپنے زن و فرزند
کو اپنے ہاتہہ سے آپ قتل کرکے مغلیہ فوج پر آن پڑے اگرچہ اونہون نے تیمور کے کئی
ہزار آدمی قتل کیئے پر اونمین سے بہی ایک نہ بچا اس نقصان کو دیکہہ کر تیمور کا غضب
بہڑک گیا حکم دیا کہ تمام شہر مین قتل عام کیا جاوے بعد ازان تیمور تمام ملک کو ویران
کرتا ہوا سنہ ۱۳۹۹ع مین دہلی کو آیا چونکہ اوسکی ہمراہ قیدی بہت تہے اوسکو خوف ہوا کہ فوج
پر حملہ نکرین اس لیئے اونکو قتل کروا دیا چنانچہ ایک لاکہہ قیدی اسجگہہ مقتول ہوئے
سلطان محمود بادشاہ دہلی نے چالیس ہزار پیادہ اور دس ہزار سوار ہمراہ لیکر دروازے

شہر کے بند کر لیئے اور محصور ہو بیٹھا امیر تیمور نے خیال کیا کہ اگر اس مستحکم الاساس شہر کا
محاصرہ کروں تو بہت عرصہ ہوگا اسلیئے وہ ایک یہہ فریب کی چال چلا کہ اوس نے
حکم دیا کہ تہوڑے تہوڑے سپاہی شہر کے مقابل ہین اور سوائے اسکے اور علامتین اپنے
کمزوری کی دانستہ محمود کو دکہلائین چنانچہ وہ فریب مین آگیا اور یکبارگی تمام فوج لیکر
اور ہتہیار ہاتہیونکی صف باندہ کر شہر کے باہر لڑنے کو آکر طیار ہوا چونکہ امیر تیمور کی فوج
کار آزمودہ تہی اس لیئے اوس نے فتح پائی اور ناتجربہ کار غل مچانے والی جماعت کو
ایک لمحہ مین پراگندہ کر دیا شاہ محمود مایوس ہو کر گجرات کیطرف اپنی اہل وعیال لیکر بہاگ
گیا اور شہر والون نے تیمور کی اطاعت قبول کی تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ تیمور کی
سپاہ سے کسی نے شہر کے باشندون پر دست درازی کی تہی اسلیئے باشندون نے جمع
ہو کر چند سپاہی قتل کر ڈالے اسپر امیر تیمور نے اس شہر کے لوٹنے کا حکم دیا اور نصف سے
زیادہ پہونک دیا ہندوون نے دیوانہ پن کے باعث سے اپنے ہاتہہ سے اپنی بیویونکو قتل
کر کے دشمنو نپر حملہ کیا پر مغلوں سے کچہہ پیشرفت نہ گئی تمام کوچون مین خون بہتا تہا اور تہوڑے
عرصے کے بعد صدہا باشندے شہر کے اسیر کر کے جلاوطن کیئے گیے تیمور نے تخت دہلی پر
جلوس فرمایا اور لپنے تئین بادشاہ ہند مشہور کر کے پندرہ روز دہلی مین رہ کر گنگا
کیطرف کوچ کیا اور ہردوار پر پہنچا اور وہان سے ہمالیہ پہاڑ کے نیچے ہی نیچے وہانکے باشندون
سے لڑتا ہوا لاہور مین آیا یہان جو سرکشی ہو رہی تہی اوسکو فرو کر کے سندہ پار ہو کر سلطنت
روم پر چڑہائی کی اور بخارا کو فتح کیا مدت تک وہ ملک اوس کا حلقہ بگوش

بنا رہا لیکن ہندوستان سے تیمور کے جانے کے بعد اوسکی حکومت ہندوستان مین کچھہ یون ہی
برائے نام رہ گئی تہی سکہ اوسکے نام کا بیشک جاری تہا را جا لوگ برائے نام اوس کے
مطیع تہے ہر ایک صوبہ چند روز کے بعد خود سر ہو گیا شہر دہلی جو ویران ہو گیا تہا پہر آباد
ہونے لگا اور دست بدست ایک کے قبضہ سے دوسرے کے قبضے مین آتا رہا محمود شاہ
کا یہہ حال تہا کہ کبہی ہوس بادشاہت سے دست کش ہو کر تارک الدنیا بنتا تہا کبہی لقب شاہی
بحال رکہنے کو ساعی اور سرگرم حکومت ہوتا تہا یہانتک کہ ۱۴۱۳ع مین بیس برس
برائے نام سلطنت کر کے وفات پائی اور خضر خان والی ملتان نے تخت دہلی بطور
نیابت تیمور کے حاصل کیا اور اوسوقت دہلی مین آسایش کی صورت دکہلائی دی *

باب ہفتم خاندان سیدون کا

خضر خان

سیدون کے خاندان نے دہلی کے تخت پر صرف چہتیس برس یعنے ۱۴۱۴ع سے ۱۴۵۰ع
تک سلطنت کی ہے اس خاندان مین دہلی کا پہلا بادشاہ سید خضر خان والی تہا اوس نے
بعد وفات محمود شاہ تغلق کے جسپر تغلقی خاندان تمام ہوا شاہرخ ابن امیر تیمور کے
وقت مین ساٹہہ ہزار سوار لیکر دہلی پر حملہ کیا اور اوسکو قبضے مین لا کر ۱۴۱۴ع مین تخت
دہلی پر جلوس کیا اس حاکم نے بتمام استقلال و روانائی حکومت اور سلطنت کی اوس
نے بادشاہ اپنا لقب نہین مقرر کیا بلکہ نائب تیمور کہلائے جانے پر قناعت کی اور

شاہرخ کا سکہ اور خطبہ جاری رکہا اور اُس ہاہن کے چہوٹے چہوٹے سردار وزیر جنہون نے کہ تابعداری چہوڑ دی تہی مہمین کرکے بعضونکو مطیع کیا مگر بڑے بڑے باغی بدستور خود مختار رہے اگرچہ اوسکی زمانہ مین حوصلہ تسخیر بنگالہ اور گجرات اور دکہن کا نہین رہا تہا مگر دہلی اگرہ ملتان لاہور اوسکی زیر حکم تہی یہہ بادشاہ ۱۴۲۱ء مین سات برس بادشاہت کرکے فوت ہوا۔

سید مبارک شاہ

مبارک اوسکا بیٹا ۱۴۲۱ء مین تخت پر بیٹہا اوس نے چودہ برس سلطنت کی مگر مثل اپنے والد کے دشمنون کی لڑائیون مین رہا یہہ شخص تدبیر جنگ اور انتظام مملکت مین ہوشیار تہا اس سبب سے باغی صوبونکو اوسنی زیر کیا اور اوسکے عدل سے رعیت نے آرام پایا ۱۴۳۵ء مین اپنے نمکحرام وزیر سرور الملک کی سازش سے ناگہان ایک مسجد مین نماز پڑہتا ہوا ہندون کے ہاتہہ سے جنکو اوس نے کبہی کچہہ ایذا بہی نہ دی تہی مقتول ہوا

سید محمد شاہ

سرور الملک وزیر اعظم نمکحرام نے بادشاہ مبارک کے بیٹے محمد کو تخت پر بٹہایا اور آپ اوسکا وزیر اعظم ہوا اور ہندو لوگ جو اوسکے دوست تہے اونکو اس وزیر نے بڑی بڑی خدمتین بخشین اور کالی خان کو اپنا نائب مقرر کیا جبکہ سرکشون نے زور پکڑا اور کالیخان اونکی تنبیہ کیواسطے مامور ہوکر اونکے مطیع کرنیکو گیا تو وہ خود اُنسے ملکر دہلی پر معہ باغیان کے چڑہ آیا باغیون نے وزیر اعظم کے مروا ڈالنے کی درخوست کی چنانچہ وزیر اعظم

سعد و ر الملک حسب الحکم محمد شاہ کے مارا گیا بادشاہ نے گویا اپنے باپ مبارک کا قصاص
لیا اور سرکشوں نے اپنی عناد کی آتش بجھائی اور کالیخان کی بن آئی کہ وہ وزیر اعظم
مقرر کیا گیا مگر بادشاہ نے اپنے تئین ایسی عیش او آرام مین ڈالدیا تہا کہ روز بروز سلطنت
مین ضعف آتا گیا یہانتک کہ ایک شخص مسمی بہلول لودہی نے جو کہ سرہند کا
باشندہ تہا اور بادشاہ کیطرف سے ملتان کا صوبہ ہوگیا تہا سلطنت کا دعوے کیا اور
اس کا بیان یہہ ہے کہ جب مالوہ کا بادشاہ فوج لیکر دہلی سے دو میل کے فاصلے پر
آپہنچا تو بادشاہ بہلول لودہی سے اعانت چاہی اور بروقت آنی بہلول کے اوس حملہ آور
سے صلح ہوگئی مگر بہلول نے صلح نہ مانی اور برخلاف مرضی بادشاہ کے مالوے کی
فوج پر چڑہائی کی اور اوسکو شکست دی بادشاہ نے اس امر نمایان کی باعث سے
بہلول لودہی کو نیا خطاب دیکر ملتان کی حکومت پر مستقل مقرر کیا اوس نے اس بہانہ
سے کہ مین حسرت خان پنجابی لوٹیرے پر حملہ کرونگا ملتان مین فوج جمع کرکے دہلی پر
کوچ کیا اور چار مہینے تک دہلی کا محاصرہ کئے پڑا رہا مگر فتح نکر سکا آخر کو ملتان کیطرف
مراجعت کی سید محمد شاہ دس برس تک سلطنت کرکے ۱۴۴۵ع مین فوت ہوا اور اوسکے
جگہہ علاؤ الدین اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا ۞

سید علاؤ الدین شاہ

سید علاؤ الدین ابن سید محمد شاہ اپنے والد کی وفات کی بعد ۱۴۴۵ع مین تخت دہلی
پر متمکن ہوا یہہ شخص ختم کنندہ خاندان سادات اور برباد کنندہ سلطنت دہلی اور

بڑا کم حوصلہ اور اپنے باپ سے بہی زیادہ عیاش تہا اسکے وقتمین سلطنت شاہی کو یہان تک زوال آیا کہ بادشاہ کا حکم صرف دہلی سے چندہی میل ارد گرد تک رہ گیا اور تمام صوبجات خودسر ہوگئے تیرہ آدمی اس سلطنت مین خود مختار ہوکر حکمران ہو بیٹہے تہے اور بادشاہ نے شہر بداون مین ایک باغ بنایا تہا اوسکی راستگی اور زیبائش مین مصروف رہتے تہے جب چار طرف سے غدر ہونے لگا اور بادشاہت کے کاروبار مین خلل پڑ گیا تب بادشاہ نے وزیرونکو جمع کرکے تدبیر پوچھی اونہون نے اپنی بدذاتی کے باعث یہہ صلاح دی کہ وزیر اعظم حمید کو حضور موقوف کردین ساری قباحت اوسکی ڈالی ہوی ہے بادشاہ نے یہہ فریب کہا کر حمید خان وزیر اعظم کو قید کیا اور اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ وزیر کو جلد مروا ڈالے مگر وزیر نے یہہ حیلا کی کہ بداونسے دہلی کو بہاگ گیا اور وہان جاکر تمام مال و اسباب شاہی پر قبضہ کرکے بادشاہ کے زنانونکو نکالدیا اور اونسے کہا کہ تم بداون چلے جاو اور آپ بہلول لودہی کو لکہہ بہیجا کہ میدان خالی ہے آپ جلد تشریف لائی بادشاہ دہلی کے پہنچایئے غنیم کہتی مین مصروف ہے یہہ اوسکا پہل کہائی اوس بڑی حوصلہ اور بلند نظر سردار نے فوراً کوچ کرکے دہلی مین پہنچکر تاج شاہی سر پر رکہا اور ۱۴۵۰ع مین تخت پر جلوس فرمایا اب سیدون کا خاتمہ ہوا اور افغانونکا خاندان قائم ہوا علاؤ الدین پست ہمت نے کچہہ تنخواہ اپنی مقرر کروالی اور اٹہائیس برس تک اپنی سیرگاہ اور باغ مین جو بداون مین بنوائی تہی مزے سے زندگی کرکے چودہ سو اٹہتر مین وفات پائی ❊

سادات جو دہلی کے بادشاہ ہوئے

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ تخت نشینی	سنہ وفات	تعداد سال حکومت
۱	سید خضر خان	سنہ ۱۴۱۴ع	سنہ ۱۴۲۱ع	۷ سال
۲	سید مبارک شاہ	سنہ ۱۴۲۱ع	سنہ ۱۴۳۵ع	۱۴ سال
۳	سید محمد شاہ	سنہ ۱۴۳۵ع	سنہ ۱۴۴۵ع	۱۰ سال
۴	سید علاؤ الدین	سنہ ۱۴۴۵ع	سنہ ۱۴۷۸ع مین فوت ہوا سنہ ۱۴۵۰ع مین تخت سے اتار گیا	۵ سال
				کل میعاد حکومت ۳۶ سال

باب ہشتم خاندان لودہی

شاہ بہلول خان لودہی

سنہ ۱۴۵۰ع مین بہلول خان صوبہ ملتان او رپنجاب نے بادشاہت کا تخت حاصل کیا اور بادشاہ سید علاؤ الدین کی کچھہ تنخواہ مقرر کر کے بداؤن مین اوسکو بٹھلا دیا اسی شخص سے افغان کے خاندان کی بادشاہت ہند مین شروع ہوئی یہہ لوگ باشندے دریاے اٹک کے پچھم کے کنارے کے ہین سابق مین ہند اور ایران مین سوداگری کیا کرتے تھے فیروز شاہ کی حکومت تک ان لوگونکی کچھہ قدر و منزلت نہ تھی مگر اوسکے زمانہ مین انکو کچھہ حوصلہ پیدا ہوا تھا کیونکہ اس بہلول کا دادا مسمی براہیم نے

فیروز شاہ کے دربار سے ایسا افتخار پایا تہا کہ حکومت ملتان کی اوسکو ملی تہی جو بحق
وراثت بہلول تک پہنچی تہی اور روز بروز اوسکو ترقی ہوتی گئی اور سلطنت دہلی کو زوال
آتا گیا یہانتک کہ حمید خان وزیر اعظم کے سبب بادشاہ ہوگیا مگر بہلول نے دیکہا کہ وزیر کے
طاقت اور اختیار بہت ہے اس سبب سے اوس نے مستقل بادشاہ ہوکر پہلے اوس وزیر ہی کو
برخاست کیا پہر اون صوبونکو جو سلطنت دہلی سے پہر گئی تہی مطیع کرنے پر کمر باندہی
چنانچہ چہوٹے چہوٹے صوبے سب مطیع کیے مگر جونپور کا صوبہ طاقت ور تہا اگرچہ اوس پر
سے دو دفعہ بہلول شاہ نے لڑائی کی پر کچہہ فائدہ نہوا تہوڑے عرصہ مین محمود شاہ والیے
جونپور نے وفات پائی اور اوسکی جگہہ بادشاہ ہونے کا تنازع ہوا بہلول نے پہر حملہ
کیا مگر حسین خان سے جو اوسکی جگہہ تخت نشین ہوچکا تہا چار برس کیواسطے صلح
ہوگئی اوسوقت مین بہلول لودہی پنجاب کی سرکشی فرو کرنے آیا تہا کہ حسین خان
نے یکایک دہلی پر فوج کشی کی بہلول بہت جلد وہان گیا اور کئی لڑائیان ہوئین
مگر کچہہ فائدہ نہوا پہر کچہہ مدت کیواسطے صلح ہوگئی ۲۶ برس جلوسی شاہ بہلول تک
جونپور کی طاقت قائم رہی آخرکار بعد چند لڑائیون اور فریب اور بدعہدیون کے
بہلول غالب آیا حسین شاہ اپنی دار السلطنت چہوڑکر بہاگ گیا اور بہلول اوسمین
داخل ہوا اوس نے اٹہی برس کے بعد اس صوبہ کو تخت دہلی کے تابع کیا بہلول نے عمر رسیدہ
ہوکر اپنی حین حیات مین تمام سلطنت اپنے بیٹونکو تقسیم کردی اور یہہ امر ایسا واقع
ہوا کہ گویا خود اُس نے بنیاد فساد کی ڈالدی سکندر لودہی کو جو اوسکا بڑا بیٹا تہا

ولیعہد دہلی کا مقرر کیا اور اپنے چھوٹے بیٹوں اور بہتیجونکو ایک ایک صوبہ حصے مین دیا آخرش ۱۴۸۸ء مین یہہ بادشاہ اٹہتیس برس سلطنت کرکے فوت ہوا کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ پرہیزگار اور ملکی تدابیر مین ہوشیار تہا اور اہل علم سے بہت محبت رکہتا تہا

شاہ سکندر لودہی

بہلول لودہی کے مرنے کیوقت امرا نے چاہا کہ سکندر لودہی کو تخت پر نہ بٹھاوین کیونکہ وہ ایک سنارن کے شکم سے تہا مگر برخلاف اونکے ارادہ کے وہی تخت پر بیٹھہ گیا اور انتیس برس تک اوس نے بادشاہت کی اوس نے تمام صوبجات اپنے بہائیون سے لیکر سلطنت دہلی مین داخل کرلیے مگر اپنے ایک بہائی باربک پر جسکو اُسکے باپ نے جونپور کا ملک دیا تہا فوج کشی کرکے لڑائی کی اور پہر اوسکا ملک دے دیا اس خوف سے کہ مبادا حسین شاہ والی سابق جونپور جسنے کہ صوبہ بہار پر اپنا قبضہ کرلیا ہے اور اپنا موروثی ملک لینے کا فکر کر رہا ہے اس ملک کو بہی لے لیوے حسین شاہ کا تعاقب سپاہ شاہی نے جو ایک لاکہہ تہی بہار پر کیا اور اوسکو بہگا کر بنگالہ کی سرحد تک پہنچا دیا وہان جاکر وہ گمنامی کی حالت مین مرگیا سکندر لودہی نے اگرچہ تمام عمر لشکر کشی مین صرف کی پر صرف چندیریکو فتح کیا اور کوئی صوبہ اوسکے قبضہ مین نہ آیا اوسکی لڑائیون سے ملک تباہ ہوا پر سلطنت کی ذرا حد بہی نہ بڑہی متہرا مین اوسنے مسجدین اور بازار تعمیر کیے ہندوؤنکو بت پرستی سے ممانعت کی ۱۵۱۷ء مین اوس نے وفات پائی اور اوسکے جگہہ اوسکا بڑا بیٹا ابراہیم لودہی بادشاہ ہوا *

ابراہیم شاہ لودہی

سنہ ۱۵۱۷ء مین ابراہیم شاہ لودہی بیٹا سکندر شاہ لودہی کا تخت سلطنت پر اجلاس فرما ہوا یہہ بادشاہ ایسا مغرور اور سرکش تہا کہ امرانے اوسکی نخوت اور غرور کے سبب سے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا بلکہ اوسکے خاندان کے تباہ کرنے کے فکر مین ہوئے چنانچہ اوسکے بہائی جلال خان کو جونپور کی حکومت کا دعوے دار مقرر کیا اور اس امر مین بڑا جہگڑا اور فساد برپا رہا یہانتک کہ جلال خان نے جونپور پر قبضہ کر لیا اور بادشاہ نے فوج کشی کر کے اوسکو بہگا دیا پہر جبکہ وہ گرفتار ہوکر آیا تو اوسکو ہانسی مین قید کرنیکا حکم دیا اور محافظون سے کہا کہ راہ مین اوسکو قتل کر ڈالنا پہر اس بادشاہ کو اپنے صوبونپر ایسا شک ہوگیا کہ کئی صوبے اوس سے خوف کر کے پہر گئے اسلام خان نے چالیس ہزار سوار جمعکر کے بادشاہ پر حملہ کیا جسمین اسلامخان مارا گیا اور اوسکی فوج نے شکست کہائی بادشاہ نے تب دربار کے امیرون پر زیادہ تر خفگی کرنی شروع کی اور بہادر خان حاکم بہار نے بادشاہی خطاب خودبخود اختیار کیا اور ایک لاکہہ فوج جمعکر کے کئی دفعہ بادشاہی فوج کو شکست دی اسی عرصہ مین دولت خان صوبہ دار ملتان نے جب یہہ دیکہا کہ اس بادشاہ کے وقت مین کسی صورت سے امن نہین ہوتا اور ہندوستان مین کہلبلی پڑ رہی ہے اور بچاو کی صورت نظر نہین آتی شاہ بابر کو جو کابل مین مغلونکا بادشاہ تہا یہہ لکہا کہ ہندوستان مین آکر اسملک کو اپنے قبضہ مین لاؤ اور ابراہیم لودہی کے پنجہ سے جو ظالم بادشاہ ہے دنیا کو چہڑا کر راحت پہنچاؤ چنانچہ اوسکی لکہنے کے موافق شاہ کابل ملک پنجاب کو لوٹتا اور تاراج کرتا ہوا دہلی کو روانہ ہوا جبکہ پانی پت پر پہنچا تو سلطان ابراہیم نے بذات خود مقابلہ کیا اور وہان ابراہیم لودہی

کے لشکر کو شکست ہوئی اور وہ خود مارا گیا سنہ ۱۵۲۶ء مین خاندان مغلیہ کے ہاتھ ہندوستان آیا اب خاندان لودہی کا خاتمہ ہوا اور اس خاندان مین تین بادشاہ ہوے جنہون نے چہتر برس تک سلطنت کی ❊

خاندان لودہی افغان

نمبر شمار	نام بادشاہ	سنہ جلوس	سنہ وفات	مدت سلطنت
۱	بہلول شاہ لودہی	سنہ ۱۴۵۰ء	سنہ ۱۴۸۸ء	۳۸
۲	شاہ سکندر لودہی	سنہ ۱۴۸۸ء	سنہ ۱۵۱۷ء	۲۹
۳	ابراہیم شاہ لودہی	سنہ ۱۵۱۷ء	سنہ ۱۵۲۶ء	۹
کل میعاد سلطنت				۷۶

باب نہم خاندان مغلیہ

بابر بادشاہ

محمد ظہیر الدین بابر پڑپوتا امیر تیمور کا ایک بڑا شجاع اور بہادر بادشاہ ملک ایشیا مین گذرا ہے یہہ بادشاہ سنہ ۱۴۸۳ء مین پیدا ہوا اور اسکا سلسلہ ماں کی طرف سے چنگیز خان تک اور باپ کیطرف سے امیر تیمور تک پہنچتا ہے اسکے باپ نے جو اندجان اور فرغانہ کا والی تہا اسکی لیاقت کو دیکھہ کر بارہ برس کی عمر مین اندجان کا ناظم کیا اور وہ اپنے باپ کے انتقال کے بعد تخت خلافت پر بیٹہا اس بادشاہ کی عجیب سرگذشت ہے کبہی تو وہ ایک شہنشاہ

عالی ہوجاتا تہا اور کبہی سو آدمی بہی اوسکی ہمراہ نہوتے تہے ابہی تو وہ مالک ایک بڑے
ملک کا تہا اور ایکدم مین ایک جہونپڑا بہی پناہ لینے کو اوسکے پاس نہتا تہا جبکہ وہ
اپنے ملک موروثی سے نکالا گیا تو اوسنے صرف دو سو چالیس آدمی جمع کرکے سمرقند
پر جہان ایک بڑی فوج موجود تہی حملہ کیا اور یہہ تدبیر کی کہ قریب آدہی رات کے شہر کے
نزدیک جاکر فصیل پر چڑہ کر شہر کے اندر داخل ہو گیا اور وہان کچہہ اوسکی طرفدار بہی
ساتہہ ہوئے پہر ایکدفعہ ہی فتح کا غل مچادیا یہہ شور سنکر سمرقند کا بادشاہ اپنے دار الخلافت
چہوڑ کر بہاگ گیا بابر فوراً وہانکا بادشاہ ہو گیا تہوڑے دنونکے بعد سمرقند معہ اوسکی
مضافات کے اوسکے ہاتہہ سے نکل گیا اوسنے کابل پر حملہ کیا وہانکی باشندون نے بے
انتظامی ملک کے باعث اوسکا آنا غنیمت جانا پہر قندہاریون نے بہی اوسکو بلایا وہان اکر اپنے
مخالفون سے ایسا لڑا کہ چند سپاہی اپنے ہاتہہ سے اوسنے قتل کئے اسلئے دشمن کی تمام
فوج اوسکی شجاعت دیکہہ کر متحیر ہو گئی اور سبنے اوسکی اطاعت قبول کر لی —
بعد ازان بابر نے اون ضلاع پر جو سندہ کے قریب جوار مین واقع ہین کئی مہمین کین اور
پہر ایک مدت کے بعد ہندوستان کا دعوے کیا چنانچہ تیرہ ہزار سوار لیکر دہلی کو آیا
اور ابراہیم شاہ ایک لاکہہ سوار اور ایک ہزار ہاتہی لیکر پانی پت پر آکر صف آرا ہوا
ابراہیم کو فن جنگ نہ آتا تہا تمام فوج ایک جگہہ صف باندہ کر کہڑی کر دی جسکو بابر کی
فوج نے ایک حملہ مین پراگندہ کر دیا مگر ابراہیم نے اسپر بہی دشمن کی فوج کے قلب پر
حملہ کیا وہان جو دونو بادشاہونمین لڑائی ہوئی ابراہیم مارا گیا اور اوسکی فوج بہاگ گئی

اور بابر نے سنہ ۱۵۲۶ء مین دہلی کے تخت پر اجلاس کیا ؛

بابر کیوقت سے پٹھانونکی سلطنت کو زوال آیا اول ہی اول بابر کی سلطنت کو استقلال نصیب ہوا کیونکہ پٹھانونکی سردار جو مختلف اضلاع مین حاکم تھے بابر کو غاصب سمجھتے تھے اور راجپوت لوگ جو قوم ہنود مین بڑے شجاع اور دل چلے تھے افغانونکے طرفدار تھے الغرض ایک لاکھہ آدمی بسرکردگی محمود کے جو شاہ متوفی کا بھائی تہا ہندوستان کے مغرب کیطرف جمع ہوئے اسوقت مین بابر چارون طرفسے دشمنونکے نرغہ مین آگیا مگر وہ ایسا شجاع تہا کہ اوس نے اس امر سے ذرا بہی نہ خوف کیا ہرچند اوسکے سرداروں نے صلاح دی کہ آپ دریائی سندہ پر تشریف لیجلین پر اوس عالی ہمت بادشاہ نے اتنی بڑی سلطنت کا چہوڑ دینا مناسب نہ جانا اور اونکو یہہ جواب دیا کہ مقتضائی عزت کا یہہ ہے کہ لڑائی کیجاوے دنیا مین ایکدفعہ مرنا ہے اس لیئے یہہ بات سب سے بہتر ہے کہ لڑکر مرین اور کتاب شاہنامہ کے مضمون بہادرانہ کے اشعار پڑہکر لوگونکو سنائے اور چونکہ اوسکے دشمنونمین اکثر ہندو لوگ تہی اسلئے اپنی فوج کے لوگونسے بیان کیا کہ یہہ لوگ کافر ہین انسے جہاد کرنا بہی ضرور ہے اوسکی فوج نے اس باعث سے کہ وہ شراب پیتا تہا اوسکو امام بنانے سے انکار کیا اسلئے اوس نے جہٹ پٹ توبہ کرلی اور شراب پینے سے پرہیز کیا اور جسقدر سونے کی پیالیان شراب خوری کیواسطے بنی ہوئی تہین سبکو گلاکر فقرا اور مساکین کو للہ دیدین یہہ دیکہہ کر تمام فوج نے قرآن شریف اُٹھا لیا کہ ہم تیرے ساتہہ خوب لڑینگے اور جان دینگے اس قرار سے بابر کو حوصلہ ہوا اور بڑا بہروسا اوسکا

بند وقچیون اور توپخانہ پر تہا کیونکہ بابر کے زمانہ سے پہلے توپخانہ اور فوج پیادونکی
ہندوستان مین کم لڑی تہی چنانچہ بروقت مقابلہ کے توپین آگے لگائی گئین اور توپون کے
پیچہے پیادہ تہے اور بائین طرف توپونکے سوار تہے علی الصباح فوج پٹہانونکی آگے بڑہی
اور یمین و یسار سے بابر کے لشکر کو گہیر لیا لیکن بمدد توپخانہ کے وہ اونکو ہٹاتا رہا جب بابر
نے دیکہا کہ غنیم کی فوج دو چار حملے کرکے اب تہک گئی اوسوقت دو دستہ فوج منتخب کے
لیکر دشمن پر دہاوا کیا مخالف تاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگا اور بہت سے نامور سردار مارے گئے
اگرچہ بابر کے مخالف جو بڑے قوی اور زور آور تہے تتر بتر ہوگئے مگر پہر بہی اس سبب سے
کہ سرکشان کابل و ہندوستان اوسکے عیش کو منغص کرتے رہتے تہے دلجمعی سے اوسکو
بادشاہت کرنی نصیب نہوئی آخر کو چار برس کی سلطنت کے بعد ۱۵۳۰ء مین وفات پائی

تاریخ وفات بابر بادشاہ

بادشاہ دہر بابر باکمال عدل بود واقف احسان عالم مصدر لطف اله سال جان
اوگزیدن جا بفردوسش بگو جای فردوس ابد بگزید بابر بادشاہ اس تاریخ
مین ہر مصرعہ سے ۹۳۷ ہجری نکلتے ہین گویا چار مادہ تاریخ کے یہہ ہوے اور اگر ہر
مصرعہ کے حروف منقوطہ دوسرے مصرعہ کے حروف معطلہ کے ساتہہ شامل کرو تو چار
مادے علحدہ نکلتے ہین بڑی صنعت کی یہہ تاریخ ہے آٹہہ مادے اسمین ہین

دوسری تاریخ

تاریخ وفات شاہ بابر سنہ نہصد و سی و ہفتا بودہ

بابر تمام بادشاہان ہند مین سے شجاعت اور اورچند کارنمایان مین نہایت بڑا بادشاہ ہوا جنکے سبب سے امیر تیمور سے بہی سبقت لیگیا جسقدر وہ فتحیاب ہوا اوسیقدر اوس نے شکست بہی کہائین اور جسقدر ملک اوس نے فتح کئے اوسیقدر ہاتہہ سے کہو دیئے پر آخر عہد مین باستقلال سلطنت کی لڑائی مین بڑا کامل سپہ سالار تہا اوسکی طاقت جسمانی لڑائی اور شکار مین حد بشریت سے زیادہ تہی علم موسیقی اور فن شاعری مین اوستاد کامل اور سخی اور صاف دل تہا کئی دفعہ اوس نے اپنے جانی دشمنوں پر رحم کیا ہے

ہمایون بادشاہ

ظہیر الدین بابر بادشاہ کی وفات کے بعد ۱۵۳۰ء مین ہمایون ابن بابر جو کہ ہر دل عزیز اور عقلمند تہا تخت نشین ہوا اس بادشاہ کو علم نجوم کے سیکہنے کا بڑا شوق تہا اور خود بہی خوب ماہر تہا اوس نے سات دیوانخانہ سات ستارونکے نام پر بنائے تہے چنانچہ سپہ سالار اور فوج کے سردار خانہ مریخ مین بلائے جاتے اور مفتی اور قاضی خانہ عطارد مین اور قاصد اور شاعر اور مسافر خانہ قمر مین طلب ہوا کرتے اور سازندے اور راگ ناچ والے خانہ زہرہ مین آیا کرتے تہے اور علی ہذا القیاس اوایل عمر مین وہ عیش و نشاط مین مصروف تہا کہ یکایک سلطنت کا بوجہہ اوسکے سر پر آ کر پڑا اور اوس امتحان مین وہ پورا نکلا چند روز کے بعد اوسکو اتفاق لڑائیکا بہادر شاہ حاکم گجرات سے ہوا ہمایون نے بلحاظ اتحاد مذہب کے سردار مذکور کو جبکہ وہ جے پور کے راجہ سے

لڑرہا تہا کچہہ ایذا نہ دی تہی مگر اب ایک فوج جرار لیکر اوس پر چڑہائی کی اور اوسکو
اسقدر تنگ کیا کہ وہ لاچار ہوکر گجرات کو بہاگ گیا اور وہان جاکر شہر چپانی مین اپنا
خزانہ رکہکر احمدآباد کو بہاگگیا اور بادشاہ نے گجرات کو فتح کرلیا یہہ مہم کچہہ اون مہمات
سے کم نہ تہی جو تیمور یا بابر نے سر کی تہین بعد ازان ہمایونکو اوسکے بہائیون یعنے ہندال
اور کامران نے جو بسبب عفو جرائم اور رحم دلی بادشاہ کے دلیر ہوگئے تہے
تنگ کرنا شروع کیا چونکہ فوج شاہی ان بادشاہزادونکے پاس پہلے سے منقسم ہوکر
زیر حکم رہتے تہے اسلیئے اونہون نے ایک دوسرے کے بعد سلطنت کا دعوے
کیا شیرخان افغان حاکم بنگال نے جب دیکہا کہ بادشاہ کے گہر مین جہگڑا ہو رہا ہے دلیری
کرکے فوج کثیر لیکر ہمایون پر چڑہائی کی چونکہ ہمایون ملک کی بے انتظامی کے باعث
سے فوج کافی جمع نہ کرسکا اسواسطے شکست کہاکر پریشان حال آگرہ کیطرف بہاگ گیا
جب ہمایون کے بہائیون نے دیکہا کہ آپس کے نفاق کے سبب سے ملک ہاتہہ سے جاتا
رہیگا ہمایون کی مدد کو آئے مگر آپسمین کچہہ دلی محبت نہ تہی ہمایون نے ایک اور
فوج جمعکرکے شیرخان پر پہر چڑہائی کی مگر آخر کو شکست کہائی اور لاچار ہوکر دارالخلافت
کو چہوڑکر چہوٹے چہوٹے حاکمون سے پناہ کا طالب ہوا مگر یہہ ایسا بدبخت بادشاہ
تہا کہ کسی نے اوسکو مدد نہ دی بڑی پریشانی اور حیرانی کے بعد راجہ مال دیو راجہ
اجمیر کے پاس پناہ لینے کو گیا اور اوس سے اعانت چاہی راجہ نے بظاہر اقبال
کیا اور باطن مین چاہا کہ کسی حیلہ سے ہمایونکو قید کرکے دشمن کے حوالہ کردن

مگر ایک راجپوت نے جو ہمایونکا نمک خوار قدیم تہا اس بہید سے بادشاہ کو اطلاع دی ہمایون معہ اپنے رفیقونکے آدہی رات کو وہانسے بہاگا اور سو کوس تک کہین بلجمعی سے دم نہ لیا اثنا راہ مین اوس تمام گروہ نے پانی کے نہ ملنے سے بہت تکلیفین اُٹہائین کیونکہ زمین ریگستانی تہی اور کوسون تک پانی نہ ملتا سیکڑون آدمی اور جانور مارے پیاس کے مرگئے ہمایونکی سواریکا گہوڑا مرگیا ایک سپاہی نے اپنے والدہ کی سواریکا گہوڑا بادشاہ کو دیا جب لوگون نے اپنے پیچہے غبار اُٹہا ہوا دیکہا تو یقین جانا کہ دشمن تعاقب کئے چلا آتا ہے اوسوقت سب کے ہوش زیادہ تر پریشان ہوگئے اور جہانتک بہاگا گیا بہاگے اتفاقات کی تاریکی مین ہمایون معہ ملکہ اور بیس سوارون کے راہ بہولکر لشکر سے جدا ہوگئے اور جب صبح ہوئی تو دشمن کے ایک گروہ نے آگہیرا ہمایون نے کوئی صورت رہائی کی نہ دیکہکر شجاعت کو کام فرمایا اور اونہین چند آدمیون کو ہمراہ لیکر ایسا لڑا کہ دشمنون کے ہوش بہلا دئے اوس لڑائی مین ناگہانی ایک تیر مخالفین کے سردار کے ایسا لگا کہ اوسکا کام تمام ہوا اس سبب سے وے لوگ تتر بتر ہوگئے ہمایون نے فتحیاب ہوکر وہانسے کوچ کیا لیکن تین رات اور دن راہ مین کہین پانی کی شکل نہ دیکہی آخر کو جب چند شخصون کے ساتہہ امرکوٹ مین جو سندہ کے قریب واقع ہے پہنچا تو وہانکا راجہ نہایت تواضع سے پیش آیا اور جو مدارج مہمان نوازی کے ہین بجالایا اسی جگہہ اکتوبر کی چودہوین تاریخ کو سنہ ۱۵۴۲ع مین اکبر متولد ہوا (یہہ وہی اکبر ہے جو بڑا نامور بادشاہ ہندوستان کا ہوا)

لیکن بادشاہ کو لاچاری سے بہاگنا مقدم تہا یہہ طفل ایک سردار بکہرام و بدذات کے
ہاتہہ آگیا جسنے اوس لڑکے کو لیکر مرزا کامران یعنے بادشاہ کے بہائی کو جو کابل و
قندہار کا بادشاہ اور ہمایون کا دشمن جانی تہا حوالہ کردیا سلطان طہماسپ شاہ فارس نے
جب سنا کہ ہمایون نے سکناے ہند سے بہت مصیبتین اوٹہائی ہین ایک نامہ بدین مضمون
ہمایون کو لکہا کہ تم یہان چلے آؤ مین ہر حال مین تمہارا معین و مددگار رہونگا اور جسقدر
مجہہ سے ہو سکے گا تمسے نیک سلوک کرونگا ہمایون تو جان سے تنگ تہا فوراً ایران
کو روانہ ہوا اور ایک سال تک اصفہان مین بادشاہ ایران نے ہمایون سے کچہہ عہد و پیمان
کئے اور اوسکو دس ہزار سوار دیکر کہا کہ اب تم اپنے ملک موروثی کو دوبارہ حاصل
کرو ہمایون نے یہہ مدد نعمت غیر مترقبہ سمجہے اور پہلے اوس نے کابل پر جہان اوسکا
بہائی کامران حکومت کرتا تہا اور جسکے پاس اوسکا بیٹا اکبر تہا چڑہائی کی جبکہ اوس
نے شہر کا محاصرہ کیا کامران نے اوسکے بیٹے اکبر کو لکڑیون مین باندہکر فصیل شہر سے لٹکاکر
دکہلایا اور اس سے اوسکا مطلب یہہ تہا کہ اگر تم حملہ کروگے تو مین تمہارے بیٹے
کو لکڑیون مین جلادونگا باوجود اس دردناک اور رحم انگیز حال کے دیکہنے کے
بادشاہ اپنے عزم پر مستقل رہا مگر بہت دہمکیان اس امر قبیح کے روکنے کیواسطے
دیتا رہا کامران نے اکبر کو تو کچہہ نہ ستایا مگر اپنے ہمراہی لوگ لیکر کابل سے نکل گیا
ہمایون نے شہر مین داخل ہوکر اپنے بیٹے اکبر کو چہاتی سے لگایا اور اپنے تئین از
سر نو بادشاہ بنایا نو برس تک ہمایون نے اس شہر مین سلطنت کی اگرچہ

اوسکا بہائی اس عرصہ مین اوسکو متواتر ستاتا رہا لیکن انجام کار متواتر شکستونکے سبب سے
مغلوب ہوا بعد ازان چہہ برسکے عرصہ مین اپنے تمام ممالک موروثی کو فتح کرلیا اِس
ہنگامہ مین اوسکا ایک بہائی عذر و معذرت کرکے اُس سے آملا اور ایسے ایسے
شجاعت کے کام کئے کہ ہمایون کی خاطر سے اگلا غبار ملال کا رفع ہوگیا اور نہایت
محظوظ ہوکر اپنے جلال الدین اکبر کو اوسکی بیٹی کے ساتہہ منسوب کیا یہہ بہائی
ہمایون کا کسی لڑائی مین مارا گیا اور دوسرے بہائی کامران کو جو نہایت مفسد اور
متمرد تہا اور اوسکی چشم پوشی کو خیال مین نہ لاتا تہا ناچار ہوکر ہمایون نے قید کیا
سب لوگون کو یقین تہا کہ ہمایون اوسکو زندہ نہ چھوڑیگا مگر اوس نے خدا کا
خوف کرکے اوسکے خون سے اپنا ہاتھ آلودہ نہ کیا صرف آنکھین اوسکی نکلوا ڈالین
ایک مدت کے بعد کامران مرزا باجازت ہمایون بادشاہ مکہ کو چلا گیا اور وہان تین
برسکے بعد اوسکا انتقال ہوا ✤

خاندان سوری

۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۶ء تک

جبتک کہ ہمایون ان حادثات مین مبتلا تہا شیر شاہ نے موقع پاکر تمام مملکت ہند
پر اپنی سلطنت بخوبی کرلی اور ایسا انتظام کیا کہ ہر ایک شخص اوس سے خوش
ہوگیا چنانچہ اوس نے گنگا سے لیکر دریاء سندہ تک جو تین ہزار انگریزی میل

کا فاصلہ ہے ایک سڑک بنوائی اور اوسکے دونو طرف میوہ دار درخت لگائے اور دو دو میل کے فاصلہ پر ایک ایک کنواکُہدوا دیا اور ہر ایک منزل پر ایک ایک سرا ے مسافروںنکے اوترنے کو بنوائی جنمین ہر ایک مسافر کو بادشاہ کیطرف سے مفت کہانا ملتا تہا انصاف رعایا بخوبی کرتا تہا کہ لوگ بڑے امن چین سے گزر کرتے تہے ✤

پانچ برس شیر شاہ سلطنت کرکے بدبختی ملک سے فوت ہوا اور اسکی جگہہ سلیم شاہ اوسکا بیٹا تخت ہند پر جلوس فرما ہوا اوس نے نو برس سلطنت کی مگر یہہ لڑکا دانائی اور لیاقت مین اپنے باپکے برابر نہ تہا اب چونکہ سلطنت کا وارث ایک لڑکا صغیر سن تہا اسلئے امیرون اور نوابون کے بسبب بے انتظامی کے بڑا فساد برپا ہوا ✤

یہہ حال ہندوستانکا دیکہکر ہمایون کے خیرخواہون نے اوسکے دل پر منقش کردیا کہ اگر وہ تہوڑی سی فوج بھی لیکر ہند کا قصد کرے تو یہہ بے انتظامی ملک جلد فتح ہوجاوے گا ہمایون نے پندرہ ہزار سوار اور کتنے ہی پنجابی لوگ نوکر رکہہ کر ہندوستان پر فوجکشی کی اور جس پر حملہ آور ہوا اوسے اپنی اطاعت مین لایا دریاء سندہ کے عبور کے بعد اول تاتار خان حاکم لاہور سے لڑائی ہوئی جسکو بہرام خان سپہ سالار شاہ ہمایون نے حالت غفلت مین حملہ کرکے شکست دی پٹہانون نے یہہ حال دیکہکر ایک شخص مسمے سکندر کو جو شیر شاہ کا بہتیجا اور فن سپاہگری مین بڑی دستگاہ رکہتا تہا تخت دہلی پر بٹہادیا اوس نے اسی ہزار آدمی کی فوج جمع کرکے ہمایون کے مقابلہ پر کوچ کیا بڑی بہاری لڑائی جانبین کی سرگرمی سے ہوئی اکبر ابن ہمایون نے جو اسوقت صرف تیرہ برس کا تہا اس لڑائی مین بڑی دادِ مردانگی کی

دی اور اوسکو دیکہکر سپاہ کو جانفشانی کا ایک عجیب شوق ہوگیا چنانچہ پٹھانون نے شکست کہائی اور اونکی فوج پریشان ہوگئی اور سکندر شاہ ایسے زرخیز ملک کو بسیر چہوڑکر کوہ شمال کیطرف بہاگ گیا +

ہمایون نے تیرہ برس کے بعد دوبارہ اپنے باپ کے تخت پر جلوس کیا پر ایک برس بہی اوسکے جلوس کو گزرنے نہ پایا تہا کہ ایک روز کسی تقریب سے کتبخانہ کی چہت پر چڑہا اور وہان دیر تک تفریحاً ٹہلا کیا بعد ازان تہک کر ہوا کہانے کو بیٹھ گیا اسمین اذان ہونی چاہتی تہی کہ عصا ٹیک کر اٹھے مگر چونکہ وہان سنگ مرمر کا فرش تہا اسواسطے لکڑی پہسل گئی اور وہ سنبہل نہ سکا اور چہت سے نیچے آپڑا چند روز بیمار رہکر ۹۶۳ھ میں جان بحق تسلیم ہوا اوسکی تاریخ وفات شاعر کاہی نے یہہ لکہی ہے +

تاریخ وفات ہمایون بادشاہ

زبام قصر خود افتاد ناگاہ — وزان عمر عزیزش رفت برباد

پئے تاریخ او کاہی رقم زد — ہمایون بادشاہ از بام افتاد

یہہ بادشاہ بہت شجاع اور رحمدل عزیز فاضل اور کم قسمت تہا جیسی مصیبتین اسپر گزری ہین کسی بادشاہ پر ایشیا مین نہین گذرین اور اوسکی یہہ وجہ ہے کہ وہ رحم دل بہت تہا چنانچہ تاریخ فرشتہ مین لکہا ہے کہ اگر یہہ بادشاہ سنگدل ہوتا تو نہایت بڑا بادشاہ اپنے وقت کا ہوتا اگر اس زمانہ مین یہہ قاعدہ قرار پاتا کہ سواے بڑے بیٹے کے اور کوئی

بیٹا وارث سلطنت نہو سکتا تو کبھی ایسی قباحتین پیش نہ آتین جو اُسوقت ظہور مین آئین

محمد جلال الدین اکبر ابن ہمایون بادشاہ

ہمایون بادشاہ کی وفات کے بعد ہندوستان کے تخت نے ایسے شہنشاہ کے جلوس سے
زینت پائی جسکا ثانی اسکے بعد تو کیا کسی مملکت مین نہوا ہو گا یہہ بادشاہ جلال الدین
محمد اکبر ابن ہمایون بادشاہ تہا جسکے نیر اقبال کے روبرو کسی بد اندیش اور مفسد کے
چراغ نے فروغ نہ پایا اور باوجودیکہ اپنے باپ کی وفات کیوقت تیرہ برس سے زیادہ
عمر کا نہ تہا لیکن کسیکا حوصلہ نہ پڑا جو اوسکے تخت نشینی کا مانع ہوتا ہنگام طفولیت مین
بجاے جو تربیت اوستاد کے اوسنے بڑی بڑی آفتین پیر فلک کے ہاتھ سے کہینچی
تہین اور بہت سی مصیبتین اپنے باپکے دشمنون سے اُٹھائی تہین باوجود اسکے اپنے
ذہن عالی کی صفائی اور عقل خداداد کی رسائی سے چندروز مین معاملات سیاست
اور ملک داری کے رموز کو خوب سمجھنے اور ہر امر کے نیک و بد کو اچھی طرح پہچاننے لگا طالع
کی خوبی سے بیرام خان اتالیق بھی اوسکو ایسا ملا جو ہمہ تن اوسکی خیر خواہی کا دم
بہرتا تھا اور سواے ایک ملک کے گستاخی اور ریا کی اوسکی مزاج مین تھی اور سب طرح سے
اپنے مالک کی وفاداری اور ترقی دولت مین ثابت قدم رہتا تہا اکبر بادشاہ کے جلوس
کے تہوڑے دنونکے بعد ہیمون بقال جو اصل کا رذیل مگر حوصلہ جلیل رکہتا تہا برسر
بغاوت آیا اور فوج کثیر جمع کرکے سلطان سے دولڑائیون مین فتحیاب ہوا یہانتک

که اکبر کو ستلج پار تک ہٹا لے گیا جسطرح پر بادشاہ نے ابتدا مین اپنی ترقی جاہ و حشمت کیواسطے
سعی کی تھی اگر اوسیطرح اپنے ارادہ مین قائم رہتا تو شبہ نہ تہا کہ خاندان تیموریہ کا نام و نشان
ہندوستان مین باقی نہ رکہتا مگر چونکہ تہوڑے پانیکا بلبلا تہا اس لئے جلد اتر آیا اور دہلی مین
قیام کرکے شان و شوکت کی نمود مین مصروف ہوا اس عرصہ مین مغلون نے لاہور مین جمعیت
بہم پہنچا کے دہلی کا پہر قصد کیا اور پانی پت مین دونون لشکرونکا مقابلہ ہوا ہیمون
نامیمون کی فوج پر شکست پڑی اور وہ خود گرفتار ہوکر بادشاہ کے روبرو لایا گیا اوسوقت
بیرامخان مشیر تدبیر سلطنت نے عرض کی کہ جہان پناہ اس کافر کو اپنے ہاتھ سے قتل کرین
اگرچہ دل بادشاہ کا نہ چاہتا تہا کہ اوسکے خون سے اپنے ہاتھ کو آلودہ کرے لیکن
بیرامخان کی خاطر شمشیر برہنہ ہاتھ مین لیکے ہیمون کے سر سے چہوا دی تب بیرامخان
نے اوسیوقت ایک ایسا ہاتھ مارا کہ سر ہیمون کا تن سے جدا ہوگیا اسوقت تک تو
بیرامخان بادشاہ کی خیرخواہی مین رہا لیکن آگے کو اپنی خدمتون پر مغرور ہوکر منت
اور احسان رکہنے اور نخوت کرنے لگا اکبر نے بھی اپنی قوت کو جانچ کر اُسسے ایسی بے
اعتنائی کی کہ بیرامخان کہلے بندون باغی ہوگیا مگر شکست کہا کر اس نوبت کو پہنچا کہ
پیغام بہیجکے بادشاہ سے ملتجی عفو قصورات کا ہوا اکبر کے دل پر میل تو بیٹہا ہی نہ تہا اوسنے
قصورونکو معاف کیا بلکہ بادشاہی جلو اوسکے لینے کیواسطے بہیجے بیرامخان نے
آستانہ دولت پر قدم رکہتے ہی دستار گردن مین ڈالی اور پاؤن سے دو ان آنکہونسے
گریان اپنے تئین زیر پائے پایہ سریر خلافت کے سرنگون کیا اکبر نے خیر خواہ

قدیمی سمجھکر دونو ہاتھون سے اوسکے سرکو اٹھالیا اور اگلے مرتبہ پر سب امیرون سے اوپر بٹھلا کے خلعت بیش بہا عنایت کیا اور زبان مبارک سے فرمایا کہ اگر بیرامخان کو کار سپہ گری خوش آوے تو حکومت کالپی اور چندیری کی اوسکے واسطے موجود ہے اور جو حضور مین رہنا پسند خاطر ہو تو بھی عاطفت اور مکرمت شہنشاہی بدستور قدیم بلا تفریق اوس خیرخواہی دیرینہ کی نسبت مرعی اور ملحوظ ہوگی اور اگر طبیعت اوسکی عبادت اور اپنے معبود کی بندگی کو چاہے تو مکہ کے حج کو روانہ ہو فوج شاہی اوسکی عزت اور منزلت کے موافق وہانتک پہنچانے کیواسطے ساتھ کردی جائے گی بیرامخان نے جواب دیا کہ بندہ جب ایک مرتبہ قصوروار ٹھہرا اب کس منہہ سے تمنا حضور مین رہنے کی کرے حضور سے قصور اوسکے معاف ہوے اسیکو دولت عقبی اور سعادت دارین سمجھتا ہے اور یہی بہترین انعام خدمات سابقہ کا اپنے حق مین جانتا ہے اوسکی تمنا دلی اب یہی ہے کہ فکر عاقبت مین مصروف ہو اور حضرت سلطان سے اجازت حج کی ملے بادشاہ اس امر مین متعرض نہوا اور بیرام خان نے بہت بہیر بہاڑ لیکر مکہ کا عزم کیا لیکن راہ مین کسی شخص کے ہاتھ سے جسکے باپ کو اوس نے ایک لڑائی مین مارا تھا مقتول ہوا +

اکبر نے بڑے عدل و داد کے ساتھہ بادشاہت کی اور باوجود مہمون متواتر کے بہت سا وقت انتظام ملک اور بندوبست امورات مالی مین مصروف کیا سائر ابواب جنگی اور ملکی اور مالی اور محصولون کیواسطے ضابطے معین فرمائے اوس نے

لتنے آئین اور قانون جاری کئے کہ اونکا بیان اس مختصر مین گنجائش نہین
رکہتا ابوالفضل کے اکبرنامہ کی چند سطرونکا مضمون جو یہان لکہا جاتا ہے اوسکے اوضاع
اور اوصاف کی کیفیت مین کافی ہے ہمیشہ ہمت اس بادشاہ کی اسی پر مصروف
رہے کہ سب آدمیونکے دلون کو ہاتہہ مین لاوے اور باوجود بسیار شغلون اور بیجا
فکرونکے جو شہنشاہ عادل اور رعیت نواز کو ضروری ہین اوسکے دل پر کبھی اضطراب
ظاہر نہین ہوتا بلکہ جب دیکھو شاد نظر آتا ہے کبھی مرضی الہی سے قدم باہر نہین رکہتا
ازبسکہ تشنہ علم وفضل کا ہے عالمون اور فاضلون کی صحبت سے استفادہ کرتا
ہے اور اپنے فہم رسا اور انتظام شائستہ پر نازان نہین ہوتا ہر ایک بات پر
کان دہرتا ہے اس خیال سے کہ دیکھئے کسی کے منہہ سے کیا بات سننے مین آوے
اور کس امر کی ہدایت اور عقدہ کشائی ہو باوجود اسقدر قدرت اور شوکت کے کبھی
غصہ اوسکے دل پر نہین آتا بلکہ ہمیشہ خیالات نیک اوسکی طبیعت کے گرد ہجوم رکہتے
ہین کسی ملت اور مذہب کی تحقیر وتضحیک کا کلمہ اوسکے منہہ سے نہین نکلتا اور وا
جب مین کبھی تکاسل وتغافل اوسے ظہور مین نہین آتا یہہ بادشاہ ہر بات پر
سجدہ شکر کا درگاہ ایزدی مین بجالاتا ہے اور ہمیشہ نگران اپنے حال اور افعال
کا رہتا ہے خصوص صبح وشام اور نصف روز اور نصف شب دلکو تمام امورات
دنیوی سے کہینچکر طرف معبود کے رجوع کرتا ہے گنہگارون کی تقصیر معاف
کرتا ہے رعایا کی رفاہ اور آسودگی پر نظر رکہتا ہے خواہش نفسانی کا

طالب نہین ہوتا اور شب و روز مین فقط ایک مرتبہ تناول طعام فرماتا ہے اور خواب بہت کم
کرتا ہے باقی تمام وقت امورات ضروری کے انصرام مین خرچ کرتا ہے شام کو تہوڑی دیر آرام کیکے بعد کام مین
مصروف ہوتا ہے بعد اوسکے خلوت مین مجلس حکما اور فضلا کے جمع کرکے دانائی اور عقلمندی کی باتین سنتا ہے علوم کے رموز
اور دقیقونکو اپنی عقل باریک بین سے دریافت کرتا ہے اور نئے آئین ایجاد فرماتا ہے
اسلاف کی غلطیون کو اصلاح دیتا ہے اور اخلاف کیواسطے ضوابط صحیح اور درست مقرر کرتا ہے
اوسکی مجلس مین فاضل تاریخ دان بھی حاضر رہتے ہین اور روایات پیشین کو بکم و کاست
بیان کرتے ہین بعد ازان بادشاہ کچھہ رات گئی تک عرضیان حُکّام اور عُمّال کی سنتا ہے
اور ہر ایک پر حکم مناسب چڑہاتا ہے قبل طلوع آفتاب کے اہالی موالی جمع ہوتے ہین اور
دن نکلتے ہی جلوہ شاہی سے بہرہ یاب ہو کر کورنش بجا لاتے ہین بعد اوسکے بہت سے
امورات متفرق انصرام پاتے ہین اور اوسوقت بادشاہ بیدار دل تہوڑی دیر تک
خواب استراحت فرماتا ہے اس بادشاہ نے لڑائیان بھی بہت کین کبھی کوئی صوبہ دار
بر سر مقابلہ آیا کبھی کسی ہندو راجہ سے جنگ ہوئی کبھی اون محمدی بادشاہون سے
جنکے مملکت کی حدین اوسکی سلطنت سے متصل تہین میدان پڑے مختصر یہ ہے کہ مالوہ
دو دفعہ اوسکے قبضہ سے نکل گیا اور دونو مرتبہ مفتوح ہوا اسیطرح صوبہ گجرات بھی بڑی
لڑائی سے ہاتھہ آیا کابل مین اوسکے بھائی نے سرکشی کی اور آخر مغلوب ہو کر عفو
جرائم سے جان بر ہوا صوبہ بنگالہ مین کئی دفعہ سرکشی ہوئی اور خطۂ بے نظیر کشمیر کہ اوسوقت
تک کسی سے مفتوح نہوا تہا اِس بادشاہ نے خود عزیمت کی اور دکن کی مہم پر اپنے

بیٹے کو بھیجا القصہ جہان اوسکے لشکر کا نشان جاتا تھا فتح و نصرت پیشوا ہوتی تھی خاندیس
بھی اُس نے فتح کیا برار کا صوبہ صلح سے ہاتھ آیا احمد آباد بھی بہت لڑکر مفتوح ہوا اس
بادشاہ کے یہہ سب سے پچھلی مہم تھی جسوقت کہ وہان سے آگرہ کیطرف مراجعت کرکے آیا اکاون
برس کی سلطنت کے بعد سنہ ۱۰۱۴ء درمیان اکبر آباد کے اِس عالم فانی سے مسافر عالم باقی کا ہوا
اوسی جگہہ اوسکی قبر درمیان سکندرہ کے ہے اور تمام عمر صفات ذاتی اور حسن انتظام امورات
ملکی و مالی مین نیکنام رہا اوسکی تاریخ وفات کی یہہ ہے

تاریخ وفات اکبر بادشاہ

سنہ ۱۰۱۴ ہجری

فوت اکبر شہ از قضای آلہ — گشت تاریخ فوت اکبر شاہ

اس بادشاہ کے مذہب مین اختلاف ہے بعضے لکھتے ہین کہ وہ شماس تہا اور بعضے کہتے ہین کہ ہنود
کے مذہب سے اوسکو بڑا اعتقاد تہا مگر اصل حال یہہ ہے کہ وہ کسی اور مذہب کا مقید نہ تھا
ہان اوسکو ہر ایک مذہب کی کتاب سننے اور اعتقادی باتین ہر ایک مذہب کی دریافت کرنیکا
شوق بہت تہا چنانچہ اسیواسطے پرتگیز کے بادشاہ کو نامہ لکھکر تین بار پادری لوگ
تحقیق مذہب عیسوی کیواسطے بلوائے اور انجیل سنی اور مباحثہ اون مین اور مسلمانونکے
عالمون مین ہوا چونکہ اکبر کسی مذہب کا تعصب نہ کہتا تہا اسیواسطے اتنے دنون تک اوسکی
سلطنت قایم رہی اور سب لوگ ہندو اور مسلمان وغیرہ اوسکے مداح ہین ❊

شاہزادہ سلیم ابو المظفر نور الدین عرف جہانگیر بادشاہ

شہنشاہ اکبر کی وفات کے بعد اوسکا اکلوتا بیٹا شاہزادہ سلیم درمیان ۱۶۰۵ء مطابق ۱۰۱۴
ہجری کے تخت ہندوستان پر قلعہ اکبرآباد مین جلوس فرما ہوا اور جہانگیر اپنا خطاب اختیار
کیا اگرچہ لوگون نے خسرو ابن جہانگیر سے سازش کرکے چاہا کہ جہانگیر کے اس بیٹے کو تخت پر
بٹھلادین مگر پیشرفت نگئی اور بسبب مہر پدری کے اس دفعہ جرم اپنے بیٹے خسرو کا معاف کیا
پر خسرو نے پھر بغاوت کی تب بادشاہ نے اوسکی فوج کی شکست کے بعد اوسکو حضور مین
بلواکر یہہ حال پوچھا تو اوس نے اپنے اس جرم کا اقرار کیا مگر اپنے ساتھ کے سرکشون کا نام ہرگز
زبان پر نہ لایا آخرکار تمام عمر اوسکی قید کا حکم ہوا اور اوسکے حمایتون کو تلاش کرکے ایک ایک
کو بہت تکلیف دیکر اوسکے سامنے پھانسی سے مارا دس برس کے بعد یہہ بادشاہزادہ قید سے
رہا ہوا اور اوسکو اوسکے حقیقی بھائی شاہجہان نے اپنے ہاتھ سے قتل کرڈالا۔ جہانگیر
کی تاریخ مین اوسکا عاشق ہونا ایک امیر کبیر کی منکوحہ پر اور پھر اوسکو اپنے قابو مین
لانا بعد قتل کرنے اوسکے شوہر کے سب سے بڑا ماجرا اور گناہ تصور کیا گیا ہے اسکا یہہ
قصہ ہے کہ ایک شخص مسمی خواجہ ایاز کسی عالی خاندان کا بگڑا ہوا قوم تاتار سے تھا جب
محتاج نان شبینہ کا ہوا تو اوس نے معہ اپنی بیوی کے ہندوستان کا سفر اختیار کیا
اون ایام مین اوسکی عورت حمل سے تھی جسوقت یہہ دونو اوس دشت سے گزرتے تھے جو
ہندوستان اور تاتار کے راہ مین واقع ہے رستہ مین ایک لڑکی پیدا ہوئی چونکہ
خواجہ ایاز اوسکا باپ اور بحالت افلاس مین مبتلا تھی یہہ سوچ کر کہ اس لڑکی کے
پرورش کیونکر کرینگے اور کہان اوسکو لیکر پھرینگے اور یہہ بھی خیال کرکے

کہ یہہ لڑکی بڑی منحوس طالع ہے جو ایسی مفلسی کے وقت پیدا ہوئی ہے اوسکو اوسی
جگہہ جنگل مین چھوڑ کر آگے قدم بڑہایا پر پیٹ کی آگ بُری ہوتی ہے محبت جوش کر آئی
دو دو قدم پیچھے مُڑ مُڑ کر دیکھتی تھی آخر کو ما کا قدم آگے نہ اٹھا ایک جا مثل سرو کے
کھڑی ہوکر زار زار رونے لگی روتے روتے وہین ریگستان کے میدان مین گر پڑی
اور مثل ماہی بے آب اوس بچہ کو یاد کرکے تڑپنے لگی مگر اتنی طاقت اوس مین نہ تھی جو
پہر کر جاوے اور اوس بچہ کو اٹھا لاوے خواجہ ایاز کا دل بھی یہہ حالت دیکھکر امڈ آیا کہنے
لگا کہ صبر کرو مین جاتا ہون اور بیٹی کو تمہارے پاس لئے آتا ہون خیر جو قسمت مین لکھا ہے
سو ہوگا غرض انہین قدمون پیچھے پہرا جب وہان پہنچا جسجگہہ اوسکو چھوڑا تھا کیا دیکھتا ہے
کہ ایک کالا سانپ اوس لڑکی سے لپٹا ہوا ہے یہہ بے اختیار محبت کے جوش مین آگے
بڑھا اور شور کیا وہ سانپ فوراً الگ ہوکر ایک درخت کی کہوہ مین جا چھپا ایاز نے بچہ کو صحیح
وسلامت پایا خدا کا شکر کیا جھپٹ کر گود مین اُٹھا لیا اور گلے لگا کر موُنہہ چومتا ہوا اوسکی ما کے
پاس لایا تہوڑی دور چلے تھے کہ ایک قافلہ مسافرونکا ملا اونہون نے اُن دونو کو
بے سروسامان دیکھکر بطور خیرات کے کچھہ خرچ جمعکر دیا زن وشوہر خدا کا شکر بجا لائے
قطع منازل کرتے ہوئے لاہور تک پہنچے ایاز مرد زیرک اور صاحب سلیقہ عاقبت اندیش
تہا جلد ترنوکر ہو گیا رفتہ رفتہ چند روز مین ایسا بڑہا کہ اکبر بادشاہ کی عدالت مین میر بخشی
کے عہدہ پر ممتاز ہوا اوس نے اس اپنے بیٹی نورجہان بیگم کی تعلیم مین بہت کوشش
کی چنانچہ وہ پڑہ لکھکر قابل ہوئے شاہزادہ سلیم کہ ابہی تک وہ بادشاہزادہ تہا اور

اوسکا باپ اکبر شاہ تہا اوسکے حسن اور علم اور عادات دیکہہ کر ہوش باختہ ہوگیا مگر چونکہ اوس
لڑکے کی نسبت شیر افگن خان ترکمان سے ہوچکی تہی اسواسطے اکبر بادشاہ نے شاہزادہ سلیم
کی خاطر نسبت کا توڑنا بعید از انصاف سمجہکے اوس امر مین دخل دینا مناسب نہ جانا یہانتک کہ
نورجہان کا نکاح شیر افگن خان سے ہوگیا شہزادہ سلیم بسبب عیالت باپکے سونہہ دیکہتا رہگیا لیکن
جبکہ جہانگیر تخت سلطنت پر بیٹھا تو اپنے مقصد کے حاصل کرنیکے فکر مین پڑا کئی دفعہ شیر افگن خان
کے مارڈالنے کی تجویز کی مگر وہ بہی ایسا شجاع اور بہادر تہا کہ بادشاہ کو علانیہ مرواڈالنے کا قابو
نہ ملا ایک دفعہ بادشاہ نے شیر کا مقابلہ شیر افگن خان سے کروایا اور ایک دفعہ ایک مست ہاتھی اوسکے
سامنے چھوڑ دیا پر شیر افگن خان اپنے قوت بازو سے جو انسان کی طاقت سے باہر تھی اون دونو بلاؤن سے
سلامت رہا آخرکار جہانگیر نے ایک امیر کو جسکا نام قطب تہا صوبہ دار بنگالہ کا اس شرط پر کیا کہ
وہ شیر افگن خان کو کسی لڑائی مین قتل کرڈالے اسپر بھی چالیس قاتل جو اس صوبہ دار نے
شیر افگن خان کے قتل کو روانہ کئے تھے اوس نے مار کر بہگا دیے آخر کو صوبہ دار بنگالہ کا فوج
لیکر اوسپر چڑہا اس دفعہ بہی شیر افگن خان نے بڑی داد شجاعت کی دی اور قطب کو جو ایک
ہاتھی پر سوار تھا معہ چند اور سرداروں کے اپنے ہاتھ سے اوس نے مارا پر جسوقت چار طرف سے
تیروں کی بوچھاڑ اوسپر ہونے لگی تب لاچار ہوکر مارا گیا +

نورجہان جسکے دل مین بادشاہ کی بیوی بننے کا شوق تھا اور حکومت کی تشنہ تھی چھٹے
سن جلوسی جہانگیر مین اپنے خاوند کے مرتے ہی بادشاہی محل مین جا داخل ہوئی مگر بادشاہ
کو اوسکے خاوند کے مرواڈالنے کی ایسی ندامت تھی کہ چار برس تک اوس عورت کی خبر بھی

نہ پوچھی جب چار برس کے بعد دفعتاً ایک روز بادشاہ کی نظر نورجہان پر پڑی تو فوراً
اوسکا عشق جوش کر آیا اور محبت پیدا ہوئی ایاز یعنے نورجہانکا باپ وزیر اعظم ہوا
اور اوسکے دونو بھائی بڑے بڑے عہدون پر سرافراز کئے گئے اور امورات سلطنت مین
اختیار کلی اونکو سونپا گیا مگر جبتک کہ ایاز جیتا رہا تب تک اوسکی نیک ذاتی سے کسیکو
اپنی حق تلفی کی شکایت نہوئی بلکہ اوسکی وزارت مین رعایا اپنے حق کو پہنچتی تھی مگر ایاز
کی وفات کے بعد بہت فتنہ برپا ہوئے جنکا تدارک بڑی دشواری سے ہوا چنانچہ شاہزادہ خرم
عرف شاہجہان نے باغی ہو کر پہلے اپنے بھائی خسرو کو قتل کیا پھر صوبہ دکن مین باپ پر
لشکر کشی کی اور شکست کھائی اور خود گرفتاری سے بچ کر کئی برس تک آوارہ و پریشان
پھرا کیا ؛

نورمحل یا نورجہان اپنے باپکے مرتے ہی سلطنت مین غدر مچانے لگی اکثر فرمان نورجہانکے
حکم ہوتے تھے آپ دربار کرتی تھی بادشاہ مثل دیوانون کے اوسکی صورت پر عاشق
و محو ہوا بیٹھا رہتا تھا جو فرمان کہ حسب الحکم نورجہان بیگم کے لکھے جاتے تھے اون پر یہہ
طغرا لکھا جاتا تھا حکمت علیہ عالیہ مہد علیا نورجہان بادشاہ
اور اوسکی مہر پر یہہ شعر تھا **شعر** نورجہان گشت بحکم الہ ہمدم و ہمراز جہانگیر شاہ
اگرچہ خطبہ بیگم کے نام کا نہین پڑھا جاتا تھا مگر روپیہ پر آخر کو سکہ نورجہان کا یہہ
مضروب ہونا شروع ہو گیا تھا **شعر** بحکم شاہ جہانگیر یافت صد زیور
بنام نورجہان بادشاہ بیگم زر ؛ اور جہانگیر کا سکہ ہر ایک شہر مین مختلف تھا چنانچہ

یہہ بات کسی تاریخ مین نہین لکھی ہے

محض جھوٹ اور افترا ہے

اکبرنگر مین سنہ ۱۰۱۴ ہجری مین یہہ سکہ رائج کیا **شعر**

روے زر را ساخت نورانی برنگ مہر و ماہ   شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور جب بعد وفات اکبر بادشاہ کے آگرہ مین تخت پر بیٹھا تو یہہ سکہ جاری ہوا **شعر**

سکہ زد با آگرہ شاہی بزر در مہر و ماہ   شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

ایضاً

سکہ زد در شہر آگرہ خسرو گیتی پناہ   شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور شہر لاہور مین درمیان سنہ ۱۰۱۸ ہجری کے یہہ سکہ مضروب ہوا

بدہر باد روان تا فلک بود و درو ور   بنام شاہ جہانگیر سکۂ لاہور

احمد آباد مین یہہ سکہ سنہ ۱۰۱۸ ہجری مین مطبوع ہوا **شعر**

سکہ زد در احمد آباد از عنایات الہ   شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

اور شہر برہانپور مین یہہ سکہ رائج کیا **شعر**

سکہ زد در شہر برہانپور شاہ دین پناہ   شاہ نورالدین جہانگیر ابن اکبر بادشاہ

یہہ سب روپیہ جہانگیر کے سکے کے مؤلف نے بچشم خود دیکھے ہین اور ایک روپیہ جو

برہانپور کا سکہ ہے اسطور پر لکھا ہوا دیکھا +

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ   برہانپور

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی   ضرب

شاہجہان جسوقت باغی ہو کر بادشاہ کے مخالف ہو کر لڑا تھا تو مہابتخان کی جوانمردی بہت

کام آئی تھی اور اس لئے جہانگیر نے اوسکو اپنی عنایت سے سرافراز کیا تھا مگر نور جہان
بیگم جو کسیکو نہ دیکھہ سکتی تھی اور بادشاہ کی مزاج پر بالکل قابض تھی اوس نے مہابتخان
جیسے خیر خواہونکو جدا کروا دیا - شاہجہان نے جو بغاوت کی تھی اوسکی وجہ صرف یہی
تھی کہ وہ بڑا بیٹا تھا اور سلطنت کا مستحق تھا اور نور جہان بیگم بدل چاہتی تھی کہ کسیطرح
مرزا شہریار جو اوسکے شکم سے تھا تخت پر بیٹھے مگر شاہجہان تمام بیٹون سے زیادہ لیاقت
رکھتا تھا اور دوسرے فتوحات دکہن کے جو اوسنے کی تھین اونکے سبب سے اوسکی شہرت
اور بڑا نام پیدا ہوا تھا اور بڑی قدرت اور قوت اوسکو حاصل ہو گئی تھی تخت کی لالچ مین
اس شاہزادہ شاہجہان نے اپنے بڑے بھائی خسرو کو جو ابتدا سلطنت جہانگیر مین خلل
انداز ہوا تھا اور اب بعد دس برس کے اوس نے رہائی پائی تھی اور بادشاہ کو اوسکے
عذر پذیر منظور تھی قتل کیا چنانچہ خسرو کی پیاری بیوی ایک روز صبح کو جو اوسکے
خیمہ مین گئی تو متاسفانہ کیا دیکھتی ہے کہ وہ خون مین پڑا ہوا لوٹ رہا ہے اس عورت نے
بڑے زور و شور سے واویلا کی تمام لشکر مین اوسکی آواز سنکر دھوم پڑ گئی کہ کیا ہوا شاہجہان
اوسنے کہا گیا اور بظاہر ایسا غمگین ہوا کہ اوسپر کسی نوع کا شک نہ پڑتا تھا مگر اوسکے باپ پر
تمام آدمیونکو ثابت ہوا کہ شاہجہان نے اوسکو قتل کیا ÷

جہانگیر کا اس نازک وقت مین صرف مہابتخان اوسکا سپہ سالار بڑا مددگار رہا تھا اس
لئے اوسکو نہایت استقلال سے سلطنت پر قائم رکھا اور بسبب شجاعت کے بادشاہ
کا طرفدار ہوکر شاہجہان کو بارہا شکستین دین بلکہ جسوقت شاہجہان فوج کے فراہم کرنے

نوٹ:- [illegible]

13.12.62

کیواسطے گجرات یا بنگالہ کو گیا تو اس بہادر آدمی نے شاہزادہ مذکور کا ایسا تعاقب کیا کہ
اوسکو ذرا فرصت نہ دی الغرض اس بادشاہ زادہ کو مہابت خان نے ہی پست ہمت کردیا
تھا مگر جب بتوقع انعام اور مرحمت سلطانی کے مہابتخان نے دار الخلافت کو رجوع کیا
نور جہان نے جو بادشاہ کے حق مین ایک بڑی کافرشتہ تہی مزاج جہانگیر کا مہابت خان سے
برگشتہ کردیا تہا اور یہہ سمجہا دیا تہا کہ مہابتخان شاہجہان سے ملگیا ہے اور حضور والا کو
تخت سے اتارنے کا ارادہ رکہتا ہے جب یہہ حال مہابت خانکو معلوم ہوا اپنی جان بچانے
کو لینے قلعہ رنتہم کو مرحمت کرکے چلا گیا بادشاہ کے دربار سے خفگی کے فرمان صادر
ہونے لگے آخر کو وہ قلعہ مستحکم کہ جسکی حکومت پر مہابتخان متعین تہا نور جہان بیگم کے
کسی آوردہ کو سونپا گیا اور مہابتخان کے نام حکم محکم پہنچا کہ جلد اپنے تیئن حضور سلطانی
مین حاضر کرے اگرچہ مافی الضمیر بادشاہ کا اس حکم سے ظاہر تہا لیکن مہابتخان اپنے
بیگناہی کے بہروسے بے اندیشہ حضور شاہی مین جانے کو مستعد ہوا اوسوقت پانچہزار
راجپوت اوسکی مدد پر تہے اور بادشاہی لشکر کابل کو جاتا تہا جب وہ جیلم پر پہنچا تو معلوم
ہوا کہ فوج شاہی جیلم دریا سے اوتر گئی اور نور جہان بیگم ہمراہ اپنے بہائی اصفہان کے
جو وزیر اعظم تہا دریا پار چلے گئی ہے صرف بادشاہ معہ چند امیرون کے بخطرہ پیچہے رہگئے
ہین اوسوقت مہابتخان نے یہہ دلیری کی کہ راجپوتونکو لیکر آگے بڑہا اور پل کا بندوبست
کرکے تہوڑے سے سوار لیکر بادشاہ کے خیمہ مین گہس گیا امرا نے کچہہ مقابلہ کیا پر دشمن
کو قوی دست دیکہہ کر سب دم بخود ہوگئی مہابت خان نے تہوڑی تلاش کے بعد بادشاہ کو

نہانے کے خیمہ مین بایا جس نے مہابتخان کو دیکھتے ہی کہا کہ مہابت خان تمہارا
کیا ارادہ ہے اوس نے جواب دیا کہ دشمنون کی سازش سے جو بندے کے خون کے
پیاسے ہین حضور کی حمایت مین آیا ہون بادشاہ نے پوچھا کہ یہہ فوج مسلح تمہارے
ساتہہ کسواسطے ہے اوس نے جواب دیا کہ میری جانکی حفاظت اور کینہ کا بدلا چاہنے
کیواسطے یہہ فوج ہے جہانگیر نے کہا کہ مجکو تیری جان مارنے کا خیال ہرگز نہین
تہا اور کلمات نوازش آمیز فرمانے لگے مہابتخان نے بادشاہ کو راجپوتونکے پہرہ مین
سپرد کردیا نورجہان بیگم نے جو پار اُتر گئی تہی جسوقت یہہ خبر سنی کیسی غصہ ہوئے
اور کیسی گبہرا گئی کہ بیان کرنا اوسکا بیفائدہ ہے غرضیکہ بعد مشورہ کے یہہ صلاح
ٹہری کہ مہابت خان پر بادشاہ کی رہائی کیواسطے حملہ کرنا چاہیئے اور اگرچہ دریا سے
اترنا مشکل تہا کیونکہ راجپوت لوگ مقابلہ پر تہے مگر پہر بہی نورجہان نے فوج کو
دلاوری دینے کیواسطے سب سے اول اپنا ہاتہی دریا مین ڈالدیا اور چار ترکش
تیرونکے خالی کئے اس بیگم کے چار فیلبان بہی مارے گئے اور اوسکے بیٹے کے
بہی بازو پر زخم آیا جبکہ فوج شاہی کنارے پر آگئی راجپوتون نے پے درپے حملہ
کرکے اونکو شکست دی پہر فوج کثیر بسرکردگی بہادر امیرونکے اطراف سے آگئی
اور مہابتخان کی پچہلی فوج پر حملہ کیا یہہ فوج اگرچہ قریب بادشاہ کے خیمہ کے پہنچ گئی
تہی اور تیر باران ہو رہا تہا مگر صرف بادشاہ نے ڈہالین ڈالدی تہین اسلئے وہ بچ
رہا تہا آخرکار مہابتخان نے فتح پائی نورجہان لاہور کیطرف بہاگ گئی مگر بادشاہ

نے اوسکو خط لکھکر لشکر مین بلوایا مہابت خان نے نورجہان کے قتل کرنے کا ارادہ
کیا اور بادشاہ سے بہی جبرًا اوسکے قتل نامہ پر دستخط کروائے پر اس عقلمند بیگم نے
یہہ کہا کہ اب تو مین ماری جاؤنگی مجکو میرے مالک سے صرف مل لینے دو مہابتخان
نے اجازت دی مگر اس شرط پر کہ میرے روبرو ملاقات ہووے چنانچہ بادشاہ کے
خیمہ مین وہ داخل ہوئی اور اپنے خاوند کے روبرو خاموش کہڑی ہوئی جہانگیر
بہی اوسکے حسن اور خوبصورتی اور غم کو دیکہکر رو پڑا اور لاچار ہوکر مہابت خان سے
منتین کرکے اپنی بیوی کی جان بخشی کروائی غرضکہ مہابت خان نے اوسکی جان بخشی
کی بعد ازان مہابتخان بادشاہ کو کابل مین لے گیا اور نہایت ادب سے پیش آیا اور
تمام جلوس شاہی قائم رکہا آخر کار بعد عفو کرلنے قصور کے اپنا اختیار سب چہوڑ دیا
بادشاہ کا مثل سابق اختیار ہوگیا پر اوس نے ایسی حرکت نہ کی تہی جو جین سے بیٹہنا
اوسکو نصیب ہوتا بادشاہ جہانگیر کا تو مزاج البتہ ایسا تہا کہ وہ اوسکے جرم کو معاف کردیتا
بلکہ بہول بہی جاتا لیکن نورجہان کے دل مین جو بغض تہا وہ بغیر مقتول ہونے
مہابتخان کے ہرگز رفع نہین ہوسکتا تہا تب مہابتخان بہاگا نورجہان نے فورًا اوسکا
مال ضبط کیا اور اشتہار دیا کہ جو کوئی شخص مہابتخان کا سر کاٹ کر لاوے گا
بہاری انعام سرکار سے پاویگا تمام اضلاع مین اوسکی تلاش ہوئی آصف خان
وزیر اعظم جو بجائے خود بادشاہ تہا اپنی بہن نورجہان کے ظلم اور اون حرکات
ناشائستہ سے جو وہ بادشاہ کو بہکاکر کرواتی تھی بہت ناپسند کرتا تہا پر لاچار تہا

ایکروز شام کیوقت جب اندہیرا ہوگیا آصف خان کو اوسکے نوکرون نے اطلاع
دی کہ ایک غریب آدمی کچھ عرض کرنا چاہتا ہے اوسکے دل مین رحم آیا سامنے بلوایا
جب اوس نے دیکہا کہ یہہ وہی شخص مہابتخان ہے جو ابہی مالک تمام ہندوستان کا
تہا اوسکو خلوت مین لے گیا اور آصف خان نے خود اپنی بہن کے ظلم اور جہانگیر کی بیوقوفی
کا اقرار کیا تب مہابتخان نے یہہ صلاح بتلائی کہ سب سے بہتر تدبیر انتظام ملک کیواسطے
یہہ ہے کہ شاہجہان تخت نشین کیا جاوے آصف خان نے تامل کے بعد اس رائے
کو پسند کیا اور اوسیوقت سے خط وکتابت شاہجہان سے شروع ہوی لیکن چند
موانع کے باعث سے اس تجویز کا ظہور نہو سکا اسی عرصہ مین بادشاہ کو دمی کی بیماری
بسبب ناستقامت ملک کشمیر کے بہت بڑہ گئی اور نوین تاریخ ماہ نومبر ۱۶۲۷ء کو مطابق
سنہ ۱۰۳۶ ہجری کے انتقال کیا اوسکی تاریخ وفات یہہ ہے +

تاریخ وفات جہانگیر بادشاہ

شہنشاہ جہان شاہ جہانگیر — کہ دست عدل او برآسمان رفت
چو نورالدین محمد بود نامش — ازان از رفتنش نور جہان رفت
ازین ماتم سراچون رخت بربست — جہان غمگین شدہ او از جہان رفت
چو تاریخ وفاتش جست کشفی
خرد گفتا جہانگیر از جہان رفت

شہر لاہور مین درمیان شاہدرہ کے مدفون ہوا اسی بادشاہ کے وقت مین سر ٹامس سفیر جیمس اول شاہ انگلند کا دربار شاہی مین حاضر ہوا اور اوسکو سورت مین کوٹھی بنانے کی اجازت ملی تہی یہہ بادشاہ نیک مزاج اور رحم دل تہا اور متلون المزاج اس کثرت سے تہا کہ اوس سے انتظام ایسی بڑی سلطنت کے امورات کا نہو سکتا تہا ٹامس صاحب لکہتا ہے کہ اگر یہہ بادشاہ بدمزاج ہوتا تو بہتر ہوتا بہ نسبت اور لوگونکے صوفیہ اور مست فقیرون سے بہت خوش ہوکر صحبت گرم رکہتا تہا ؛

شاہجہان بادشاہ

جہانگیر ابن اکبر کے دو لڑکے یعنی شاہجہان اور شہریار اوسکی وفات کے بعد باقی تھے اگرچہ بوقت وفات کے جہانگیر نے یہہ وصیت بسبب غلط نے نورجہان بیگم کے لکہہ دی تہی کہ شہریار جو نورجہان کے شکم سے تہا بعد اوسکے والی تخت و تاج کا ہو پر شاہجہان اور آصف خان وزیر اعظم نے اگرچہ وہ بہی بہائی نورجہان بیگم کا تہا شہریار کا حق [illegible] تدبیر واسطے تخت نشینی شاہجہان کے کی اور اوسکا بہائی شہریار قبل پہنچنے شاہجہان [illegible] کے وہ اون ایام مین درمیان دکہن کے تہا شکست کہا کر اسیر اور اندہا بہی ہو چکا تہا شاہجہان تخت سلطنت پر بیٹہا تو اوسے نہایت خراب تدبیرین انتظام سلطنت کی وقوع مین آئین وہ یہہ تہین کہ پہلے اپنے بہائی شہریار کو اور پہر اوسکی اولاد کو قتل کیا اور تیمور کی اولاد مین جو شخص مذکر تہا اگرچہ بچہ ہی کیون نہو وہ کیا سب کو ڈہونڈ کر قتل کیا ؛

باوجود اس احتیاط کے رقیب سلطنت ایک اور شخص ظاہر ہوا یعنے ایک شخص مسمے
لودہی جو اپنے تیئن افغانی خاندان سے بتلاتا تہا جسوقت کہ شاہجہان دکن مین برسر
فساد تہا اس امیر کو بادشاہ جہانگیر نے اوسکے مقابلہ کیواسطے روانہ کیا تہا وہ جہانگیر
کی وفات کی خبر سنکر شاہجہان کی تخت نشینی کا مانع ہوا شاہجہان نے اوسکو کہلا بہیجا
کہ اگر تو متابعت کرے گا تو تیرے حق مین اچھا ہوگا وہ راضی ہوگیا اور اوسکو صوبہ
مالوا عطا ہوا بعد ازان حسب الحکم شاہجہان کے دار الخلافت مین آیا پر دربار شاہی مین
اوس نے اپنی بیوقری سوچکر خیال کیا کہ شاید میرے گرفتار کرنے کی تجویز ہے
یہہ دیکھکر اوسکے بیٹے عظمت خان نے دربار مین تلوار کہینچ لی اور لودہی اپنے
مکان کو جلد بہاگ آیا ایکسو آدمی اوسکے ہمراہ تہے سب اوس مکان مین محصور ہوگئے
مگر چونکہ دشمنون مین گہر گیا تہا اور موت سامنے سے نظر آتی تھی اسلئے طرح طرحکے
خدشے اوسکے خیالمین گزرتے تہے۔ اسی عرصہ مین زنان خانہ سے آواز چیخنیکی
آئی لودہی فوراً اندر گیا دیکہا تو تمام عورتین خون مین لوٹ رہی ہین معلوم ہوا کہ ان
عورتون نے بپاس عفت اور ناموس کے بدین خیال کہ مبادا دشمنون کے ہاتہہ مین
اسیر اور قید ہوجاوین اپنے ہاتہہ سے اپنے شکم مین خنجر مار لئے تہے لودہی
یہہ حال دیکہکر قریب دیوانگی کے ہوگیا۔ الغرض دو نو بیٹونکو ہمراہ لیکر گہوڑونپر
سوار ہوا اور نقارے بجواتا ہوا مکان سے نکلا اور پکار کر کہتا جاتا تہا کہ ظالم بادشاہ
کو ان نقارون سے اطلاع دیتا ہون کہ مین جاتا ہون اور دوبارہ آنکر اوس کی

جا بجا مصیبت برپا کرونگا اگرچہ اوسکا تعاقب فوراً کیا گیا پر وہ لشکر کو اپنے پاس نہ آنے دیتا تھا افسوس کہ دریائے چنبل کہ موسم برسات کے باعث سے طغیانی پر تھا اوسکے سد راہ ہوا مگر پھر بھی اوس نے یہہ بہادری کی کہ فوج کے قریب آتے ہی گھوڑی دریا مین ڈالدی اور اگرچہ عظمت خان اوسکا پیارا بیٹا اور اور اوسکے ہمراہی مارے گئے مگر وہ پار ہوگیا اور دکن مین جاکر اوس نے جھنڈا سرکشی کا بلند کیا اور علاوہ جمع کرنے اپنے رفیقون کے بادشاہ گولکنڈہ اور دریا پور کو بھی بادشاہ سے باغی کردیا کیونکہ یہہ لوگ شاہجہان سے آزردہ خاطر بہت تھے - شاہجہان ایسا ڈر گیا کہ اوسکو بدون جنگ کرینکے اور کچھہ چارہ نہ سوجھا اور چونکہ تمام فوج پر اوسکو بھروسا نہ تھا اسلئے علیحدہ علیحدہ فوج بسرکردگی ارادت خان اور اور سردارونکے مختلف مقامونپر واسطے تنبیہ مفسدونکے روانہ کی مگر یہہ فوج لودہی پر ہرگز غالب نہوئی سب نے شکست پائی آخرکار شاہجہان نے آصف خان کو تمام فوج کا سپہ سالار مقرر کیا آصف خان کا نام سنتے ہی دشمن تتربتر ہوگئے پر لودہی قسمت آزمائی کے ارادہ پر اڑ تا رہا آخر کو شکست کھائی گولکنڈہ کا بادشاہ مطیع ہوگیا اور چونکہ لودہی کے پکڑوا دینے کی بھی شرط ہوگئی تھی اس لیئے وہ اپنے ملک سے نکل گیا اور اگرچہ بادشاہ نے تمام رستے بند کردئے تھے مگر وہ شجاع مع اپنے رفیقون کے مالوہ مین پہنچا - شاہجہان نے فوراً عبداللہ کو دس ہزار سوار سے لودہی کی تعاقب کیواسطے متعین کیا لودہی اس باعث سے کہ اوسکو اتفاق حملونکا اثناء راہ مین پڑتا تھا بہت شکستہ حال ہوگیا

تہا جب اوس نے دیکہا کہ فوج کثیر قریب آگئی اور اوسکا بڑا بیٹا بھی مارا گیا اور صرف
بیس آدمی ساتہہ رہ گئے ہین اور یہہ بھی گہر گئے ہین تب دشمن پر حملہ کیا ناگہان ایک
گولی اوسکی چہاتی مین ایسی لگی کہ وہ مارا گیا اور ہمراہی بھی اوسکے ساتہہ اوسی کہیت
مین رہے ۔ مہابتخان سپہ سالار اور آصف خان وزیر اعظم شاہجہان کے دربار مین ہے
اور اوس نے اون دونوں کی مشورت پر بعضی دفعہ ظلم اور ستم ہی سے نہین دست کشی
کی بلکہ اور بہتیرے اچہے کام کئے چنانچہ راجہ بندیل کہنڈ کی جان بخشی کی اور پہر اوسکو
اوسکے ملک پر بحال کر دیا اگرچہ یہہ بادشاہ مذہب اسلام مین متعصب تہا مگر اول
مین ہندوونکی بیہودہ باتین دیکہکر اوسنے بہت برہم ہوا اور انکو سخت ایذا دی
اور جب دیکہا کہ ہندو لوگ اپنے بتون کی پرستش اور واہیات رسمیات سے باز نہین
آتے لاچار ہوکر مسلمان اور ہندو دونوں کو یکسان سمجہنے لگا اور پہر کسیکو ایذا نہ دے
اسکے وقت مین ہند کی سلطنت بہت وسیع ہوگئی تھی قندہار اور بلخ پر بہی اوسنے
چڑہائی کی اگرچہ بسبب احکام شاہ عباس کے کامیاب نہو سکا ملک دکن کے راجا اور
نواب بہی بہ نسبت سابق سلطنت کے اوسکے زیادہ مطیع تہے ہندوستان مین شاہجہان
بادشاہ نے بڑے بڑے رونق دار مکانات بنائے چنانچہ دہلی نو کو شاہجہان آباد
خطاب دیکر اپنا مسکن اوسی جگہہ مقرر کیا اور قلعہ سنگ سرخ کا ایسا تحفہ بنوایا کہ پادری
ہی بر صاحب فرماتے ہین کہ مینے اپنی زندگی مین ایسا تحفہ قلعہ کہین نہین دیکہا
جامع مسجد جو اس شہر مین بنوائی نہایت عالیشان ہے اوسکے برابر تمام ہندوستان مین

کہین کوئی ایسی مسجد نہین ہے روضہ تاج محل جو آگرہ مین اس بادشاہ نے اپنی پیاری بیوی
کیواسطے بنایا تہا تمام عمارتون سے عمدہ ہے یہہ روضہ سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے اور ایکسو تو
گز مربع مین بنا ہے بڑے قیمتی پتہر اوس مین لگے ہوئے ہین قطر گنبد کا سو گز ہے اور گرد اوسکے
بڑا دلچسپ باغ بنا ہوا ہے اس روضہ کی تعمیر مین (٥٧) لاکہہ روپیہ خرچ ہوا ہے
بیس برس تک شاہجہان کی سلطنت امن سے رہی جب آصف خان اور مہابتخان جو رکن اعظم
اوسکی سلطنت کے تہے مرگئے تو بادشاہ کو امورات سلطنت مین زیادہ مصروف ہونا پڑا اور راوس
نے تمام خلق کو اپنے سے راضی کیا ۔ اس بادشاہ کے چار بیٹے بڑے خوش نصیب اور قابل حکمرانی
کے تہے ان لڑکون اور باپ مین بدرجہ کمال پیار تہا اونکو بڑے بڑے عہدون پر بادشاہ نے مقرر کر
رکہا تہا مگر جبکہ وے جوان ہوئے تو اون مین بڑی دشمنی ظاہر ہوئی کیونکہ اون مین سے ہر ایک
دعوی تخت کا رکہتا تہا ۔ داراشکوہ بڑا بیٹا بادشاہ کا بہت عزیز تہا ہمیشہ بادشاہ کے ساتہہ
رہتا تہا اوسکے واسطے ولی عہدی کی تجویز تہی یہہ لڑکا اگرچہ نیک اور علم دوست اور عیش و
عشرت سے نفرت کرنیوالا تہا پر عاقبت اندیش نہ تہا اور اوسکی مزاج مین جلدی بہت تہی +
دوسرا بیٹا شجاع عباس رحم دل دلاور تہا ملک بنگالہ پر حکومت کرتا تہا +
تیسرا مرزا مراد جلیل القدر اور دلیر اور جنگ جو تہا یہہ بادشاہ زادہ گجرات مین حکمرانی کرتا تہا
پر چوتہا بیٹا ان سب بہائیون بلکہ باپ سے بہی الگ ایک خصلت رکہتا تہا اس شاہزادہ کا
نام اورنگ زیب تہا وہ مزاجکا دہیما مگر سرد مہر تہا بیداری اور احتیاط کے ساتہہ پر فن تہا
اور توڑ جوڑ مین لگا رہتا تہا اس بات مین اوستاد تہا کہ باطن مین کچہہ ہو ظاہر جیسا چاہتا

تہا بنا دکہاتا تہا اگرچہ تیز ہوش اور زیرک تہا خیالات اوسکے فراخ نہ تہے ہمیشہ اس تاڑ
مین رہتا تہا کہ دشمن موافق بنین اور دوست پیدا ہون مگر ان سب باتون کے مقابلہ
مین شجاع تہا اور فن سپاہگری مین ہوشیار صورت مین وجیہہ اور حضور رسونکے ساتہہ
الطاف اور مہربانی سے پیش آتا تھا اوسکی تقریر دلاویز اور فصیح تہی مگر جملہ امور مین
ساختگی اوسکی مزاج مین اس درجہ تک تہی کہ اوسپر مذہب کے معاملات مین بہی ریا کا ظن
کیا گیا ہے اور اگرچہ اوس نے مذہب کو اپنی تدبیر ملکی کا ایک آلہ بنا یا ہوا تہا حقیقت
مین وہ اپنے مذہب مین صدق بلکہ تعصب کہتا تہا جسے کہ اکثر تہ ترک دنیا کی نیت کا اظہار
کیا اور اپنی تمام زندگی مین اپنے مذہب پر ایسا قائم تہا کہ بعض اوقات ایسے معاملات
مین بہی کہ جو اوسکے غرض کے نہایت منافی تہی اپنے مذہب کے عقاید کا گرویدہ رہا
نماز اور مطالعہ قرآن مین مصروف رہا کرتا تہا پارسایانہ بحث کیا کرتا تہا اور پرہیزگاری کا
یہانتک دم بہرتا تہا کہ یہہ بات دکہانی چاہتا تہا محنت بازو سے اپنا ذاتی قوت
حاصل کرتا تہا طبیعت مین اوسکے انکسار تہا اور بخشش مین تحمل اور مصیبت مین تسلیم
اوسکی خو تہی سب سے زیادہ علامت پاس مذہب کی یہہ تہی کہ بت پرستی اور کفر کو دبانے
اور اپنے مذہب کو فروغ دینے مین ہمیشہ دل سے ساعی رہتا تہا باوجود اوسکے بلند
نظری اوسکی مزاج پر ایسی حاوی تہی کہ مذہب یا اخلاق کو کبہی اپنے مطلب کے استحصال
کا سد راہ نہونے دیتا تہا - اور چونکہ اوس نے مدت تک دکہن کی فوج پر سپہ سالاری
کی تہی تو وہ بہ نسبت اپنے بہائیونکے زیادہ تجربہ کار اور فن سپاہگری مین بڑا

قاعدہ وان ہوگیا تہا - اس اثنا مین شاہجہان ایسا بیمار ہوا کہ بحس و حرکت کئی دن تک
پڑا رہا - دارا شکوہ بمجرد لاحق ہونے اس بیماری کے حسب الحکم اپنے باپکے کار سلطنت
بادشاہ بنکر انجام کرنے لگا اور بہائیون سے ایسی طرح پیش آیا جس سے رشک اور خیال
بدتری کا صاف پایا جاتا تہا کیونکہ اوس نے حکم قطعی دیدیا کہ کسی طرح کا خط یا اخبار
اونکے پاس کوئی روانہ نکرے اور اون تمام امراء کو جو اونکے خیرخواہ تہے جلا وطن
کردیا ان حرکتون سے اوسکے بہائیون کے دلون مین جو پہلی ہی سے اوس سے رنجیدہ
تہے کینہ کی آگ زیادہ بہڑک گئی اور اب توقف کرنیکا کوئی عذر نرہا باوجود ان تمام
احتیاطون کے اونکو اپنے باپ کی بیماری کی خبر برابر پہنچتی تہی بلکہ اونکو شک مرنے کا
بہی پڑ گیا تہا اونہون نے بہی ایسا طور اختیار کیا جس سے صرف یہہ ثابت ہوتا تہا کہ
اپنی جانکی محافظت کر رہے ہین مرزا شجاع جو بنگالہ مین تہا اوس نے وہان سے
حرکت کی اور دار الخلافت کو چلا - اوسکے تہوڑے دنونکے بعد مرزا مراد نے
گجرات سے تمام حقیقت حال اورنگ زیب کو لکہی اور اوسکو لکہا کہ ہم تم دونون مجتمع
ہوکر دارا شکوہ پر چڑہائی کرین اس رائے کو اورنگ زیب نے بہی پسند کیا اس
عرصہ مین بادشاہ نے صحت کلی پائی دارا شکوہ نے نہایت فرمان برداری سے
امورات سلطنت سے دست بردار ہوکر پہر اختیار سلطنت اپنے باپ کو دیدیا - اور مرزا
شجاع کو لکہا گیا کہ چونکہ تمنے فوج کشی بخیال مرنے شہنشاہ کے کی تہی اب لازم ہے
کہ ایسی باتون سے تم دست بردار ہو لیکن وہ چونکہ کہل کہیلا تہا اور اوسکے دل مین

بلند نظری سما گئی تھی اس خبر کو اوس نے نامعتبر خیال کیا بلکہ شہنشاہ نے اپنے
ہاتھ سے جو نامے لکھے تھے اونکو بھی اوس نے جعلی تصور کیا اِس لیئے مرزا سلیمان
ابن داراشکوہ نے گنگا کے کنارے پر اوسکو جا کر شکست دی اور وہ بھاگ کر منگیر
کے قلعہ مین مستحصن ہوا سلیمان کی فوج نے اوس قلعہ کا محاصرہ کر لیا ایک اور
مہم جنوب کیطرف یہہ ہوئی کہ اورنگ زیب نے فوج جمع کر کے حسب الطلب مرزا مراد کے
بہت جلد کوچ کیا پر شاہزادہ مراد کو ایسے کلمات لکھے جنسے اوسکو یقین ہوا کہ اورنگ زیب
میرا مطیع رہیگا چنانچہ اورنگ زیب نے یہہ لکھا کہ مین صرف تم ہی کو لائق تخت ہندوستان کے
جانتا ہون اور رعایا بھی تمکو بادشاہ بنانے پر خوش ہے اور مین تمہاری مدد کرونگا
اور میرے دلکی تو یہہ تمنا ہے کہ گوشہ عبادت مین بیٹھکر اپنی زندگی یاد الٰہی مین
بسر کرون یہہ لکھا دیکھکر مراد فریب مین آگیا دونو بادشاہزادون نے فوج لیکر
کوچ کیا نربدا ندی کے کنارے پر ملے بعد عبور دریاءِ ندکور کے جسونت سنگھ راجپوت
کو جو بادشاہ کیطرف سے ایک فوج کثیر سوارون کی لئے ہوئے مقابلہ کو گیا تھا شکست
فاحش دی +

شاہجہان یہہ واردات سُنکر بہت حیران اور ہراسان ہو رہا تھا کیونکہ وہ خوب
جانتا تھا کہ انجام کو اوسپر کچھہ مصیبت پڑے گی یہہ سوچکر شہنشاہ نے ارادہ کیا کہ
داراشکوہ کی طرف ہو کر مین بھی میدان جنگ مین جاؤن پر داراشکوہ کی
بدقسمتی کے سبب سے وہ باز رہا اور سلیمان ابن داراکو حکم ہوا کہ شجاع سے

صلح کرکے اس دشمن خوفناک پر چڑہائی کرے اور دارا شکوہ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ سلیمان
شکوہ نہ آجاوے دشمن سے لڑائیکا ارادہ نکرنا دارا شکوہ ایک لاکہہ سوار لیکر دریاء
چنبل کے کنارہ پر جہانسے آگرہ کو بآسانی مراجعت ہوسکتی ہتی مورچہ بندی کرکے پڑا رہا
اورنگ زیب اور مراد جب قریب آئی تو شاہی فوج دیکہکر بڑے متعجب ہوے مرزا مراد نے
یہہ صلاح دی کہ مورچال توڑ دو اورنگ زیب نے عاقبت اندیشی اور ہوشیاری سے
یہہ بات بعید جانی اوس نے معلوم کیا کہ ایک راہ پہاڑون مین سے سیدہے آگرہ کو
جاتی ہے اس لئیے اپنے لشکر کی وضع اوسی جگہہ بہی رکہکر فورًا آگرہ کو روانہ ہوا
مرزا شجاع کو اب سوا چہوڑنے دار الخلافت یا لڑنے کے چارہ نرہا پر اوسکی گرم مزاجی
نے اوسکو آمادہ جنگ کیا غرضکہ لڑائی ہوئی اور دونو طرف کی فوج کے بہاگ جانے
کے بعد اورنگ زیب کے پاس ایکسو سوار رہ گئے اور دارا کے پاس ایکہزار اوقات سوا اورنگ زیب
مایوس ہوگیا تہا اتفاق سے بسبب صلاح ایک نمک حرام امیر کے دارا شکوہ ہاتہی پر سے
اُترکر گہوڑے پر سوار ہوگیا فوج مین تہلکہ قائم ہوگیا اسلئیے ساری فوج تتر بتر ہوگئی
دارا کی سپاہ بہاگ گئی اور اوسکو شکست ہوئی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ ان دونو شاہزادو نکے
فوج کے دو حصہ تہے ایک حصہ پر مرزا مراد - دوسرے پر اورنگ زیب سوار تہے جس
بازو پر مراد سپہ سالار بنا ہوا تہا اوس پر دارا نے بڑی تیزی اور زور سے حملہ کیا یہانتک
کہ صف سپاہ کی ٹوٹ گئی اور مرزا مراد زخمی ہوا بلکہ اوسکی جان پر خطرہ تہا اورنگ زیب نے
یہہ چالاکی کی کہ اوسی عرصہ مین بڑی سینہ زوری سے مقابلہ کرکے اوس فوج کو

جو اوسکے مقابل تہی بہگا دیا اور اوسیوقت دوسرے بازو کی فوج کی مدد کو گیا اور فتح پائی
اب دونوں شاہزادونکی فوج ملکر آگرہ کو آئی اور چونکہ مراد زخمی ہوگیا تہا اسلیئے اورنگ زیب کو
خوش طالعی سے تمام فوج کا اختیار حاصل ہوگیا پہلے ہی پہل اوس نے سلیمان شکوہ کے
پاس ایلچی بہیجکر اوسکو اپنے سے ملالیا بعد ازان اپنے باپ شاہجہان کو قابو مین لانے
کے فکر مین ہوا مگر یہہ امر اوسکو بہت نازک اور دشوار معلوم ہوتا تہا کیونکہ قلعہ بہت
مضبوط تہا اور اس خبر کے سننے سے کہ شہنشاہ کو اورنگ زیب نے قید کر لیا ہے لوگ بہت
پہر جاتے اور فساد قائم ہوتا اور شاہجہان ایسا ہی نہ تہا جو اوسکے فریب مین آجاوے
غرضکہ فریب سے باپ کو قابو مین کرنیکے تجویز ٹہان کر ایک ایلچی شاہجہان کی خدمت مین روانہ
کیا اوس نے بادشاہ کی خاطر جمع کی اور محبت اور سعادتمندی کا اظہار کیا شاہجہان سمجہہ
گیا کہ یہہ سب اوسکا فریب ہے غرضکہ شہنشاہ نے فرمایا کہ اگر اوسکے دل مین کچھ فریب نہین
اور سعادتمند لڑکا ہے تو کسواسطے یہان آکر حاضر نہین ہوتا اورنگ زیب نے یہہ سنکر اپنے بیٹے
محمد کو بہیجدیا اوس نے جاکر دیکہا کہ قلعہ مین سپاہی اور سوار کمین گاہ مین اورنگ زیب
کی گرفتاری کیواسطے کہڑے تہے اسلیئے محمد نے عرض کی کہ اس سپاہ کی یہان جمع
ہونے سے شک پڑتا ہے اگر سپاہ نہ ہی تو میرے والد حاضر ہون بادشاہ نے سپاہ کو حکم
دیا کہ چلے جاؤ پس اسطرح سے محمد مرزا نے قبضہ قلعہ آگرہ کا کر لیا شاہجہان بہت عجز و انکسار کرتا رہا
کچھہ نہوا +

اب صرف مرزا مراد سے اورنگ زیب کو فیصلہ کرنا باقی رہا سو اوسکی یہہ صورت ہوئی

کہ اوسکو کہلا بہیجا کہ آجکی شب کو آپکی ضیافت ہے مرزا مراد خوشی سے آیا اور نگ زیب نے خوب ناچ راگ اور رنگ کروائے اور بڑی دہوم سے ضیافت کی طیاری کی مرزا مراد جب بدمست ہو گیا اور مارے مزے کے رات کو اوسی جگہ پڑکر سو رہا اوسوقت حسب الحکم اورنگ زیب کے اوسکو باندہ لیا اور حکم دیا کہ اگر وہ میری تابعداری مین ذرا بہی قصور کرے تو فوراً مار ڈالو غرضکہ وہ بہی مقید ہو گیا اب کیا ہو سکتا تہا +

چونکہ اورنگ زیب پہلے سے بڑا عالم اور متقی تہا اور دوم زہد اور گوشہ نشینی اور نفرت دنیا کا بہرتا تہا اور ارادہ حج کا مشہور کر رکہا تہا اسواسطے اب یکایک دعوی شہنشاہی کا کرنا خلاف ان اوضاع کے پاکر اس امر کا طالب ہوا کہ لوگ اوسکو سمجہا دین کہ اب خلق اللہ کے انصاف اور رعایا پر رحم کرنے کے لئے ارادہ حج کا دور کیجئے اور بادشاہت اختیار کیجئے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور بعد تہوڑے اعراض اور انکار کے اپنے دلی مطلب کے اختیار کرنے کو مستعد ہو گیا اور تخت نشین ہوا اگرچہ اوس نے تمام عمر اپنے باپ کو قید مین رکہا پر ہمیشہ اوسکی عزت کرتا رہا +

حال اورنگ زیب کا اور زوال سلطنت مغلیہ کا

۱۰۶۸ہء مین اورنگ زیب جسکا لقب عالمگیر تہا تخت ہندوستان پر جلوس فرما ہوا اور یہہ خیال کیا کہ جبتک دارا شکوہ اور مرزا شجاع کا نام و نشان صفحہ ہستی سے نہ اٹھے گا تب تک میری سلطنت مستقل نہ ہو گی کیونکہ دارا شکوہ کو خود شاہجہان نے تخت پر بٹہا دیا تہا

اور اوسکے اوصاف حمیدہ ایسے تہے کہ رعایا کی طبیعت اوسکی محبت پر منجذب تھی اس لئے
اورنگ زیب نے اول اسی شاہزادہ کی استیصال کا فکر کیا دارا شکوہ لاہور کو مراجعت کر گیا
اور وہان پہنچکر اوس نے دشمن کی جمعیت سے زیادہ فوج جمعکر لی مگر بدین سبب کہ اوسکی
فوج سنے تہی اور اورنگ زیب کے سپاہ آزمودہ کار تہی مقابلہ کرنا مناسب نہ جانکر دریا
سندہ کے پار چلا گیا اور اس سفر مین بہت تکلیف اٹہائی اور اوسکی فوج کے آدمی رفتہ رفتہ
کم ہوتے گئے یہانتک کہ بہت تہوڑے آدمی نمکحلال اوسکے ہمراہ قائم رہے اسی اثناء
مین اورنگ زیب کو خبر پہنچی کہ مرزا شجاع اوسکا دوسرا بہائی بنگالہ سے فوج لیکر اوسکے
مقابلہ کو چلا آتا ہے اس لئے دارا شکوہ کا تعاقب چہوڑکر بنگالہ کیطرف لڑنے کو چلا الہ آباد
پہ اوسکو دیکہا کہ بڑی بہاری فوج لیکر پڑا ہے جسونت سنگہ راجپوت جو اورنگ زیب کے ہمراہ
اثناء راہ مین ہو لیا تہا اوس سے جدا ہوکر اوسکے عقب مین حملہ آور ہوا اب اورنگ زیب کو
بڑی وقت واقع ہوئی سامنے دشمن سے مقابلہ تہا اور عقب مین ایک اور دشمن ناگہانی پیدا ہوا
اوسوقت بادشاہ کو حیرانی پیدا ہوئی پر بڑی دلاوری سے اپنے ہاتہی پر چڑہا ہوا بیٹہا رہا
اسی کارزار مین اورنگ زیب کے ایک سردار نے بڑہ کر مرزا شجاع کے ہاتہی کو زخمی کیا اور جانب
مخالف سے ایک امیر نے اپنا ہاتہی آگے بڑہا کر اورنگ زیب کے ہاتہی کے پاس لاکر ایسی ٹکر
لگوائی کہ بادشاہ کا ہاتہی گہٹنونکے بل بیٹہ گیا بادشاہ حواس باختہ ہوکر چاہتا تہا کہ ہاتہی سے
اوترے اتنے مین ایک سردار مسمی میر جملہ نے جو وزارت پر معزز تہا پکار کر کہا کہ ہاتہی سے
نہ اترنا اسوقت آپکا ہاتہی سے اترنا گویا تخت سے اترنا ہے یہہ سنکر اورنگ زیب کو

ذرا ڈہارس ہوئی اور ہاتہی کے پیر مین زنجیر ڈلوا دے پر وہی غلطی جو دارا سے ہوی تہی
اورنگ زیب بہی جسکو کرتے کرتے بچ گیا تہا مرزا شجاع سے وقوع مین آئی یعنے ہاتہی
سے اتر کر گہوڑے پر سوار ہوا فوج نے ہودہ خالی پاکر ہمت ہار دی اور بہاگنا شروع کیا
میدان اورنگ زیب کے ہاتہ آیا شجاع بنگالہ کو بہاگ گیا اور قلعہ منگیر مین متحصن ہو گیا
اسی اثنا مین خبر آئی کہ داراشکوہ نے دوبارہ دریائے سندہ سے عبور کیا ہے اور بعد قطع کرنے
ریگستان اور محنت کشی گرمی اور سفر صعب کے گجرات مین داخل ہو گیا اور صوبہ دار گجرات کو جسکی
بیٹی مراد سے منسوب تہی اپنا رفیق اور ہمدم بناکر فوج کثیر ہمراہ لیکر راجپوتانہ کو روانہ ہوا اور قریب
اجمیر کے جو دار الخلافت اوسکا تہا ایک مقام مستحکم حاصل کیا اسلئے مرزا شجاع کا تعاقب چہوڑ کر
بادشاہ وہان جلد پہنچا اور اوسکا لشکر ایک زمین بلند پر پڑا ہوا دیکہکر دل مین ڈر گیا
اور فورًا طیاری لڑائی کی کی دارا کو سخت وسست لکہنا شروع کیا تاکہ میدان مین آکر
لڑائی شروع کرے پر اوسنے کچہہ خیال نکیا تب ایک فریب اورنگ زیب نے اور نکالا
وہ یہہ تہا کہ دو سرداروں کی طرف سے اس مضمون کا خط لکہوایا کہ ہمسے بڑا قصور ہوا جو آپکی رفاقت سے
جدا ہوئے اگر دروازہ قلعہ کا فلانے وقت پر آپ کہلا رکہین تو ہم معہ اپنے رفیقون کے
حضور مین حاضر ہو کر جو حکم ہو بجا لاوین ہر چند مسن اور عقلمند لوگون نے صلاح دی کہ اسمین
فریب پایا جاتا ہے مگر داراشکوہ اپنی نادانی کے سبب سے نہ سمجہا بلکہ برخلاف اسکے اوسکے
دماغ مین یہہ سمایا کہ ان سردارون کے ملنے سے فوج کی کثرت ہو جاوے گی چنانچہ اوس
نے وقت معین پر دروازہ کہولدیا سردار اندر داخل ہوئے اور اونکے پیچہے ہی تمام

فوج بادشاہی اندر گھس گئی اوسوقت اوسکو ظاہر ہوا کہ یہہ فریب تھا مگر پہر بہی بہت شجاعت اور مردانگی سے لڑا اور آخرکار کامیاب نہوا اور تہوڑے آدمیونکے ہمراہ گجرات کیطرف بدین خیال کہ وہان اوسکو پناہ ملیگی بہاگا لیکن حاکم گجراتنے اوسکو پناہ ندی اور مرہٹونے جو اوسکے باقیماندہ سپاہ تہی اوسکا تمام اسباب لوٹ لیا اب دارا بیسر و سامان ریگستان کیجانب بہاگا اور جسقدر ہمایون بادشاہ کو تکلیفین گزری تہین اوس سے زیادہ اوسکو برداشت کرنی پڑین غرضکہ چند ہمراہی لیکر ٹہٹہ مین پہنچا اور یہان سے اگر جاتا تو ایران کو جہان اوسکی بہت خاطرداری اور تواضع ہوتی چلا جاتا مگر اوسوقت اوسکی پیاری بیوی نادرہ بانو جان بلب ہو رہی تہی اوس نے اوسکی مفارقت حالت نزع مین گوارا نکی قریب اس موضع کے سردار جیونخان کا مقام ریاست تہا اوس نے چاہا کہ وہ میرے ساتہہ مہمان نوازی کا طریق برتے یہہ سردار بڑا ظالم اور خونریز تہا اور اوسکی قتل کے لئے شاہجہان بادشاہ نے دو دفعہ حکم دیا تہا مگر اس دارا شکوہ کی شفاعت سے دونو دفعہ اوسکی خطا معاف ہوکر جان بچ گئی تہی اس توقع پر دارا کو خیال تہا کہ وہ مجہسے بہی حسن سلوک کریگا مگر بجائے اسکے اوس محسن کش نے اس کا تعاقب کیا جبکہ دارا اپنی بیوی سے رخصت ہوکر جاتا تہا کہ کسیطرح نکل جاوے سپاہیون نے اوسکو گہیرا اور پکڑ کر خانجہان کے حوالہ کیا وہ دارا کو بحالت خواری و ذلت دہلی مین لایا اور عالمگیر کے سپرد کرکے لاہور کیطرف روانہ ہوا راہ مین خانجہان کو کسی نے قتل کرڈالا اور بادشاہ نے چند قاتلون کو تجویز کرکے حکم دیا کہ رات کو دارا شکوہ کا سر کاٹ ڈالین چنانچہ ایسا ہی ہوا ⁂

اب صرف ایک بہائی مرزا شجاع بادشاہ کی نظرون مین خار دکہلائی دیتا تہا اور صرف اوسکی

جانب سے ایک خطرہ اوسکو تہا کیونکہ اوس نے فرصت پا کر بہت فوج جمع کر لی تہی اسواسطے
بادشاہ نے اپنے بیٹے شاہزادہ محمد سلطان کو ہمراہ میر جملہ اپنے وزیر کے مرزا شجاع کے مقابلہ
پر روانہ کیا وہان عجب ماجرا گزرا مرزا محمد سلطان حالت صبا مین اپنے چچا مرزا محمد شجاع
کی لڑکی پر عاشق ہو گیا تہا اور اس فساد کے سبب جو اوس کے باپ اور چچا مین
تہا اگرچہ اوسکا عشق فرد ہو گیا تہا مگر ایک خط جب اوس لڑکی نے اپنے ہانکی سفارش مین
مرزا محمد سلطان کو لکہا تو خط کے پڑہنے سے عشق کی آگ پہر بہڑک اٹہی اس لئے وہ
فوراً اپنے چچا سے جا ملا مرزا شجاع نے اوسکی بڑی خاطر داری کی اور اپنی لڑکی سے اوسکی
شادی کر دی اور بعد رسوم شادی اور خوشی کے لڑائی مین مصروف ہوئے چونکہ مرزا
محمد سلطان کو یہہ گمان تہا کہ مجکو دیکہکر تمام سپاہ اورنگ زیب کے میرے ہمراہ ہو جاوے
گی اسلئے وہ سب سے اول صف مین کہڑا ہوا اور جب اوس نے دیکہا کہ دشمن کے سوار اوسکے
طرف بڑہے تو اوسنے نادانی سے یہہ خیال کیا کہ یہہ لوگ ہمسے شریک ہونے کو آتے
ہین مگر جسوقت اونہون نے سخت حملہ کیا اوسوقت اوسکی آنکہ کہلی اور چچا اور بہتیجا
دونو خوب لڑے مگر چونکہ بنگالہ کی فوج بزدل تہی اور میر جملہ کی فوج کارآزمودہ تہی میدان
جنگ میر جملہ کے ہاتہہ آیا اب اس شاہزادہ مرزا محمد سلطان کو بڑا خوف ہوا اور سمجہا کہ
باپ کے فریب سے اب مین نہ بچ سکونگا اسی اثنا مین اورنگ زیب نے ایک خط مرزا محمد کے
نام اسطور پر لکہا کہ گویا اوسکے خط کا جواب دیتا ہے اور اوس مین یہہ مضمون تہا کہ تم اپنے
سسرے کی رفاقت چہوڑ دو اور اوس خط کو اسطرح پر روانہ کیا کہ شجاع کے ہاتہہ آجاوے

چنانچہ ایسا ہی ہوا شجاع نے جب وہ خط پڑہا تو اوسکو شک پیدا ہو گیا کہ وہ اپنے باپ سے ملا ہوا ہے ہر چند اوس نے اظہار صداقت اور صفائی کا کیا پر اوسکو ایسا شک پیدا ہوا کہ پہر اوسکا رفع ہونا محال ہو گیا اور اورنگ زیب کا بہی اوس خط کے لکہنے سے یہی مطلب تہا سو وہ بن پڑا چنانچہ مرزا شجاع نے حکم دیا کہ تم اپنی بیوی کو لیکر بنگالہ سے چلے جاؤ ۔ اب مرزا محمد سلطان کو کوئی جگہہ امن کی نظر نہ آئی کیونکہ تمام ہندوستان مین عملداری اوسکے باپ اورنگ زیب کی تہی ناچار اوس نے اپنے باپ کیطرف رجوع کی اور اوس نے فوراً گرفتار کرکے گوالیار کے قلعہ مین اوسکو قید کیا جہان سات برس کے بعد رنج و دکہہ سے فوت ہوا اور مرزا شجاع اراکان کو بہاگ گیا وہان کے راجہ نے اوسکو معہ اوسکے عیال و اطفال کے دغا سے پکڑ کر مار ڈالا شاہجہان زوال سلطنت کے بعد آٹہہ برس حالت قید مین زندہ رہا مگر عالمگیر نے اوسکی عزت اور توقیر حالت قید مین بہی بہت کی اور اوسکی سخت و سست باتون کی برداشت بہت کی جب اوسکو خبر ہوئی کہ میرے باپ شاہجہان کے مرنے کا وقت قریب ہے اوسکو اتنی جرأت نہوئی کہ وہ باپ کے سامنے جاوے اس لیئے اپنے بیٹے شاہ عالم کو بہیجا مگر وہ اوسکے پہنچنے سے پہلے ہی مر چکا تہا شاہجہان کی وفات سنہ ۱۰۷۶ع مین ہوئی ۔

تاریخ وفات شاہجہان بادشاہ

خرد تاریخ نقلش چون گہر سفت   جمالِ خلد با شاہِ جہان گفت

سلیمان شکوہ جو دارا شکوہ کا بیٹا اور اورنگ زیب کا بہتیجا تہا وہ اپنی جان بچانے کو کوہ

ہمالیہ مین پہرتا تہا اوسکو راجہ سری نگر نے حسب الحکم اورنگزیب کے پکڑ کر ۳ جنوری سنہ ۱۶۶۱ء مطابق
گیارہوین جمادی الاول سنہ ۱۰۷۱ ہجری مین دہلی کو روانہ کردیا اوسوقت اوسکو ہاتہی پر سوار کرکے شہر مین
تشہیر کیا بعد ازان بادشاہ کے سامنے لائے پاؤن کی بیڑیان دور کی گئین مگر ہاتہون مین
ہتہکڑیان پڑی ہوئی ہتین حضار دربار اوسکا یہہ حال دیکہکر رونے لگی اور اورنگزیب نے بہی رنج کی
شکل ظاہر بنالی سلیمان شکوہ نے عرض کی کہ اس قید اور عذاب سے کہ ہر روز مجکو بیفائدہ دوائین
پلائی جاتی ہین یہی بہتر ہے کہ ایکدفعہ مجکو قتل کردیا جاوے بادشاہ نے نرم آواز سے فرمایا
کہ نہین تمہارے سے اچہا سلوک کیا جائے گا مگر یہہ عہد پورا ہونے پایا کہ سلیمان شکوہ
اور اوسکا بہائی سپہر شکوہ اور مرزا مراد کا چہوٹا لڑکا یہہ سب گوالیار مین تہوڑے ہی عرصہ مین
مرگئے اور بادشاہ کا بیٹا سلطان محمد جو کہ اوسی قیدخانہ مین محبوس تہا کئی برس تک زندہ
رہا اور آخر کو اوسکو کچہہ حکم آزادی کا بہی ملگیا تہا ٭

مرزا مراد کا یہہ حال ہوا کہ سلیمان شکوہ کے مقید ہونے کے چند مہینے کے بعد اس بادشاہزادہ
نے قلعہ کی شہرپناہ سے ایک رسی لٹکا کر بہاگ جانیکا ارادہ کیا تہا اور اوس دیوار کے نیچے
ایک ہندو عورت رہتی تہی جس سے اوس نے اجازت بہی نیچے اترنے کی لے لی تہی جبوقت
کمند پر کود کر وہ نیچے اترا وہ عورت ایسی چلائی کہ نگہبانونکو خبر ہوگئی اور اونکو معلوم ہوگیا
کہ وہ بہاگنا چاہتا ہے اورنگزیب نے یہہ خبر پاکر دلمین خیال کیا کہ جبتک میرا بہائی مراد
زندہ رہیگا تب تک مجکو بیشک بڑا خطرہ دامنگیر ہے اسلئے اوسکو پہر قید کیا اور ایک
ایسا لڑکا تلاش کیا جسکے باپ کو مرزا مراد نے بحالت حکومت گجرات کے قتل کیا تہا اوسکو

سمجہایا کہ تو مرزا امراد پر خون کا دعوے پیش کر چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اوسکے مقدمہ کی تحقیقات
کے بعد قصاص کا حکم دیا اور مرزا امراد کو اپنے روبرو طلبکر کے قتل کروا ڈالا اب کچھہ اندیشہ
اس بادشاہ کو کسی کا نرہا سب بہائیون اور بہتیجونکو اپنے باپ شاہجہان کے طور پر قتل کرکے
ہندوستان کا خودمختار بادشاہ ہوا - اس بادشاہ کے عہد مین شاہ عباس بادشاہ ایران سے
ایکدفعہ بیمزگی پیدا ہوئی اوسکا باعث صرف میر منشی کا قصور تہا جس نے غلطی سے نامہ پر
یہہ لکہا تہا کہ شہنشاہ جہان کیطرف سے یہہ نامہ والی ایران کو پہنچے شاہ عباس یہہ دیکھتے ہی
برہم ہوا اور فوراً آمادۂ جنگ ہوگیا ہرچند اس امر سے اورنگزیب کو بڑا تردد ہوا مگر بہت استقلال
سے کام کیا اور اپنے امرا اور وزرا سے بہت احتیاط کی راہ کام مین لایا اور سب سے عہد اور
اقرار کئے لیکن اسی اثنا مین شاہ عباس بقضا الٰہی فوت ہوگیا اور اوسکی جگہہ صفی جو اوسکا
پوتا تہا تخت نشین ہوا اوسنے اپنا ملک بے انتظام پایا اور اس لئے غیر ملک پر عزم نکیا پہر جانبین
مین صلح ہوگئی - اسی بادشاہ کے عہد مین ایک عورت مسماۃ بستامی نے داد و دہش اور خلق اپنا
دکہلا کر میوار کے ضلع سے بیس ہزار آدمی کا لشکر جنمین جتی اور فقیر اور جوگی اور منی شامل تہے
جمع کرکے اس بادشاہ پر چڑہائی کی اور آگرہ تک فتح کرتے ہوئے چلے آئے اور یہہ مشہور
ہوگیا کہ اس عورت نے ایسی قسم کا کہانا طیار کر رکہا ہے کہ جب اپنے لشکر کو کہلا دیتے ہین
بر وقت جنگ وے دکہلائی نہین دیتے ہین اور وہ ساحرہ ہے اسلئے اورنگزیب کے لشکر مین
خوف پڑ گیا ہرچند کہ اورنگزیب سپاہ کو سمجہاتا تہا پر وہ اعتقاد باطل اونکے دل سے نہ جاتا تہا اسلئے
اوسنے چند تعویذ لکہوا کر اپنے جہنڈون پر لگوائے اور سپاہ کو کہدیا کہ اب اوس عورت کا جادو

تم پر اثر نہ کرے گا اسطرحپر خوف اونکے دل سے دور ہوا اور دشمن پر اونکے سپاہ غالب آئی اور
سبکو تیغ کیا - اوسکے عہد مین ایک فساد کابل مین برپا ہوا مگر اوس نے اپنی حکمت سے
جلد دفع کر دیا اگرچہ اوس ملک کو اپنے ماتحت نرکہہ سکا اوسکو گولکنڈہ اور بیجاپور کے سخر
کرنے کا بڑا شوق تہا اگرچہ بادشاہان سابق اور اوس نے بہی کئی بار ان شہرونکو فتح
کیا تہا اور لشکر وہان کا تباہ کر دیا تہا مگر پہر بہی اونکو بہت زور حاصل تہا چند در چند فسا
اور واقعات کے باعث سی یہہ مہم ملتوی رہی پہر ۱۰۹۶ھ یعنے اٹہائیسوین سال جلوس مین
اورنگ زیب نے لشکر شاہی کے تین حصہ کرکے تسخیر دکن کو روانہ کئے اول شاہ عالم نے
جو ولیعہد تہا گولکنڈہ کو جا کر محاصرہ کیا بعد ازان بادشاہ نے خود معہ تمام فوج کے بیجاپور
پر چڑہائی کی آخرکار قحط کے حادث ہونے کے باعث سے بہت شرائط اور اقرار کے بعد وہانکے
رعایا نے اطاعت منظور کی سکندر علیشاہ جو وہان کے سلاطین مین پچہلا بادشاہ تہا مقید
ہوا بعد ازان گولکنڈہ پر چڑہائی کی اور سات مہینے کے محاصرہ کے بعد کئی لڑائیون مین
فریب و دغا سے اس شہر کو فتح کیا اور اس شہر کے حاکم ابوالحسن کو بہت ذلت اور رسوائی
سے قتل کیا جسکے بعد کوئی بڑا حاکم باقی نرہا اسی اثنا مین ایک نئی قوم ہندوستان
مین زورآور ہونے لگی یعنے مرہٹے لوگ اسی بادشاہ کے عہد مین غالب ہوئے
یہہ قوم گجرات سی کنارک تک پہاڑی قطعات مین بستے تہے اون مین سے ایک شخص
سیواجی بڑا صاحب حوصلہ پیدا ہوا سیواجی مسلمانون سے بڑا فساد اور دشمنی
رکہتا تہا اور اوسکے وجہہ یہہ تہی کہ اورنگ زیب عالمگیر نے ہندوونکو بزور شمشیر مسلمان

کرنا شروع کر دیا تہا اس لیئے مرہٹے اور اور بہت سی قومین اوسکے دشمن جان ہوگئے تہے اور یہی امر سلطنت مغلیہ کے ضعف کا باعث ہوا +

سیواجی کے ہمراہ پہاڑی قوم بہت تہی جو جنوبی کوہستان مین رہتے ہین یہہ لوگ شہرونکو لوٹتے اور روپیہ جمع کرتے تہے کہ بیجاپور کے حاکم نے اونکے مطیع کرنے کیواسطے ایک لشکر جرار افضل خان کو دیکر سیواجی پر چڑہائی کرنیکو روانہ کیا سیواجی نے یہہ کہلا بہجا کہ مجہے اطاعت منظور ہے لیکن ایک ملاقات آپسے تنہا کرنی چاہتا ہون اوس نے منظور کیا سیواجی نے اپنی سپاہ گہاٹ مین چہپادی اور کہدیا کہ جسوقت بگل کی آواز سنو فوراً دشمن کی فوج پر آپڑیو افضل خان نے پندرہ ہزار آدمیون کو جنکو وہ اپنے ساتہہ لایا تہا الگ کرکے تنہا مقام معین پر گیا سیواجی بہی دل مین ڈرتا ہوا چارطرف سے ہوشیار ہوکر ایک ایک قدم پیچہے مڑ مڑ کر دیکہتا ہوا اوس مقام معین پر پہنچا جاتی ہے بغلگیر ہوکر ملا اور وہین افضل خان کے پیٹ مین خنجر مارا افضلخان نے تلوار نکالی اور سیواجی کے سر پر ماری مگر چونکہ اوسکی پگڑی کے نیچے خود تہی اسواسطے وہ بچ گیا اور وار خالی گیا اوس نے دوسرا خنجر مارا خان مذکور کا کام تمام ہوگیا جب فوجکا سردار مارا گیا لشکر تتر بتر ہوگیا اس فتح سے بہت سی لوٹ مرہٹون کے ہاتہہ آئی اور سیواجی کی بڑی شہرت ہوئی اور اوس نے ملک مین بہت دور تک لوٹ مار کی یہانتک کہ بیجاپور کے قریب تک اوس نے دہاڑ مارنی شروع کردی کئی دفعہ حاکم بیجاپور نے اسپر چڑہائی کی مگر وہ مغلوب نہوا آخر کار صوبہ

بہار پر متصرف ہوگیا اور پچاس ہزار پیادہ اور سات ہزار سوار رکہنے کی طاقت اسکو حاصل ہوگئی بعد ازان اورنگ زیب نے ایک فوج بسرکردگی شائستہ خان کی روانہ کی اوس نے کئی فتوح حاصل کی مگر ایک خاص موقع مین گہر جانیکے سبب سے شایستہ خانکا بیٹا مارا گیا اور ایک انگلی اوسکی بہی کٹ گئی اور وہ کہڑکی سے کودتے ہوئی زخمی ہوا بعد ازان اوس نے مراجعت کی درخواست کی اور چند روز مرہٹون سے لڑائی موقوف رہی ❊

سیواجی نے فرصت پاکر شہر سورت کو لوٹا اور مرہٹون کا لشکر کا ایک سو برس مین جا کہسا اہل انگلنڈا اور ڈچ اپنی اپنی کوٹہیون کے اندر رہے اور یہہ فوج مرہٹہ کی تین دن تک لوٹتی پہرا کی جواہرات قیمتی اور اجناس قیمتی ایک کروڑ روپیہ کے اونکے ہاتہہ آئے اورنگ زیب یہہ حال دیکہہ کر بہت افروختہ ہوا اور ایک بڑی فوج بسرداری راجہ ناہر کے اوسکی تنبیہ کو روانہ کی وہ اسکو دہلی مین پکڑ لایا اور یہہ شرط کی کہ تیری عزت بدستور رہیگی مگر یہان وہ مقید ہوگیا اور پہر ایک فریب کی چال چلا یعنی وہ اور اُسکا بیٹا دو نوں ٹوکرے مین بیٹہہ گئے اور انکے اوپر مٹہائی رکہکر حلوائی لوگ اونکو باہر لائے اسطور سے مخلصی پاکر شہر اپنے پہنچا اور وہان سے جگنا تہہ کو گیا اور حسب دستور سابق قزاقی اختیار کی عالمگیر نے جو اوسکی گوشمالی مین دیر کی اوسکی دو وجہہ ہین ایک تو یہہ کہ یہہ مفسد ایسا دغاباز اور فریبی تہا کہ عالمگیر کو اسکے فریبون سے نفرت ہوگئی تہی اور دوسری وجہہ یہہ تہی کہ اسوقت شاہ ایران کے مقابلہ کی تجویز ہو رہی تہی اور علاوہ اسکے پٹنہ کے فساد دفع کرنے مین بہی بادشاہ مصروف تہا اوس سبب سے سیواجی کو جو فرصت ملی تو اوس نے تمام اضلاع

مغربی کو لوٹ کر تباہ کر دیا اور سورت کو پھر دوسری دفعہ تاخت کیا اور اگرچہ تیسری دفعہ
اوس شہر مین داخل ہوا مگر بہت سا روپیہ وصول کر کے لے گیا قلعہ سنگ جو بہار مین واقع ہے
اوسکو اپنے قبضہ مین کر کے اپنا لقب راجہ مقرر کیا اور سکہ بھی اپنے نام کا جاری کر دیا
اپنے برابر سونا تولکر برہمنونکو دیا اور ہمیشہ دان و پن کرنے لگا جسکے سبب اوسکی
اور بھی زیادہ شہرت ہو گئی +

گولکنڈہ مین جا کر بارہ ہزار سوارونکے ساتھہ حملہ کیا وہانکی رعایا نے بہت سا روپیہ دیکر شہر
کو تاراج ہونے سے بچایا اور سیواجی نے شہر مذکور مین شاہانہ دربار کیا اور گولکنڈہ کا راجہ
مشہور ہوا اور مقام جنجی اور ویلور وغیرہ مین اپنی فوج متعین کی اور مدراس و سرنگا
پاٹم تک فتح کر لی پھر بمبئی پر حملہ کیا مگر غالب نہ آسکا غرضیکہ تریپن برسکا ہوکر پھیپہڑے کی
سوزش مین مبتلا ہوکر بتاریخ پنجم اپریل ۱۶۸۰ع مین وفات پائی اگرچہ اورنگ زیب
اوسکی وفات کی خبر سنکر خوش ہوا بلحاظ شاہانہ مزاج کے اوسکی دلاوری اور جرات کی
تعریف کی ٭

سیواجی کی وفات کے بعد اوسکا بڑا بیٹا سنبھاجی گدی پر بیٹھہ کے تھوڑے دنون
تک مغلونسے مقابلہ کرتا رہا آخر کو پکڑا گیا اور مسلمان ہونے سے انکار کیا اسلیے
۱۶۸۹ع مین قتل کیا گیا اور اورنگ زیب نے اراکان اور چاٹگام کو فتح کیا اسکے بعد
بیجاپور اور گولکنڈہ فتح کرکے پٹھانون کی بغاوت کا مزہ اونکو چکھایا اور ستارا تک
جو مرہٹونکی دار الحکومت تھی اپنے قبضہ مین لایا لیکن مرہٹے پھر بھی بڑھتے جاتے

تھے اور ہر طرف تاخت کرتے تھے اور اورنگ زیب اونکے ہاتھہ سے بہت تنگ تھا

سیر المتاخرین مین لکھا ہے کہ جب اورنگ زیب بہت بیمار ہوا اور اپنی زندگی سے

مایوس ہوا تو کام بخش کو جو اوسکا چھوٹا بیٹا تھا اور اوسکو بہت پیار کرتا تھا بروز دوشنبہ

سترہوین ماہ ذی القعدہ ۱۱۱۸ہجری صوبہ بیجاپور مرحمت فرمایا اور حکم کیا کہ بہت جلد

بیجاپور مین جا پہنچے کیونکہ اوسکو یہہ خیال تھا کہ مبادا اعظم شاہ کے ہاتھہ سے جو اوسکا

دوسرا بیٹا تھا کچھہ آسیب اسکو پہنچے اور بروز جمعرات بیسوین تاریخ ماہ مذکور کو اعظم شاہ

منجھلے بیٹے کو حکم کیا کہ صوبہ مالوہ کو کوچ کرے مگر بہت دیر کرکے جاوے اور ہر روز

پانچ کوس چلا کرے اور دو روز ہر منزل پہ مقام کرتا جاوے الغرض اعظم شاہ تھوڑی

دور گیا تھا کہ بروز جمعہ ۲۸ ماہ ذی قعدہ ۱۱۱۸ہجری عالمگیر نے رحلت کی یہہ خبر سنتے ہی

فوراً وہ معاودت کرکے لشکر شاہی مین آیا اور اورنگ زیب کا تابوت بنوا کر کندہا دیکر

چند قدم اوسکے ہمراہ ہوکر تابوت اورنگ آباد کو روانہ کیا صبحکو حکم دیا کہ نوبت شاہی

بجائی جاوے اور دسوین تاریخ ماہ ذی الحجہ کو کہ روز عید تھا تخت پر جلوس کیا اور رعیت

اور لشکر کی استمالت اور دلجوئی اور خاطر داری کرنی شروع کی خزانہ جو لشکر کا تھا

اسپر قابض ہوا اور امرا کو حکم دیا کہ دربار عام مین آوین ہر ایک بررتبہ کے موافق

نوازش کی آصف الدولہ اسد خان بہادر بدستور عہدہ وزارت پر مامور ہوا اور

اوسکا بیٹا ذوالفقار خان جیسا کہ سابق سپہ سالار تھا اوسیطرح برقرار رہا اور ہر ایک نوکر بہ انتظام

ہونے لگا تھا اودہر عالمگیر بادشاہ کا بڑا بیٹا سلطان معظم جسکا لقب بہادر شاہ تھا معہ اپنے

دو چھوٹے بیٹوں مسمی خجستہ اختر جہان شاہ اور رفیع القدر کے اپنے والد کی ہی حین
حیات مین صوبہ کابل مین سرحد ایران پر مقیم تہا اور سلطان معظم شاہ کا بڑا بیٹا محمد معز الدین
جہاندار شاہ ملتان کا صوبہ دار تہا اور اوسکا دوسرا بیٹا عظیم الشان جو اوسکی اولاد مین
بڑا لایق اور منظور نظر اپنے دادا اورنگ زیب کا تہا ملک بنگالہ کی صوبہ داری پر مامور
تہا۔ اور محمد کام بخش حسب الامر اپنے عالمگیر بادشاہ کے بیجاپور کا حاکم تہا گویا اورنگ زیب
کے خیال مین ہندوستان کا بادشاہ سلطان معظم بہادر شاہ۔ اور ممالک دکہن کا حاکم
محمد اعظم اور سلطنت بیجاپور کا بادشاہ کام بخش مقرر ہو چکے تہے اور اوسکے دل مین بھی یہ
آرزو تھی کہ یہہ تینون اپنے اپنے ملکون مین ہمیشہ کامران اور حکم فرما رہین مگر
ملکداری کی حرص اور سلطنت کے لالچ نے جیسا کہ اگلو چین سے نہین رہنے دیا اونکو بھی
آرام نکرنے دیا کام بخش نے جو اپنے والد یعنے عالمگیر بادشاہ کی رحلت کی خبر سنی
تو اس سبب سے کہ اوسکے قبضہ مین بیجاپور ایک حقیر سی جگہہ تھی اوسکو بجائی خود ملک
گیری کا فکر پیدا ہوا اگرچہ ظاہرا محمد اعظم شاہ نے کام بخش اور اوسکی والدہ کو یہہ کہکر
خوش کر لیا تہا کہ سوائی صوبہ بیجاپور کے مین اور صوبہ بھی اضافہ کردونگا اور کام بخش
حدود بیجاپور مین اپنے نام کا خطبہ اور سکہ جاری کردی مگر اوسکو ہوس شہنشاہی نے
نہ چھوڑا ⁂

سلطان معظم شہر کابل سے اور اوسکا بڑا بیٹا عظیم الشان بنگالے سے عالمگیر کی شدت
بیماری کا حال سنکر اکبر آباد کیطرف چلے اور جب اثنا راہ مین سلطان معظم بہادر شاہ

نے سنا کہ بادشاہ کا انتقال ہوگیا تو اوس نے اول تاریخ ماہ محرم روز سہ شنبہ سنہ ۱۱۱۹ ہجری کو تخت سلطنت پر جلوس فرمایا اور محمد اعظم کو لکہا کہ چونکہ ملک دکہن وسیع ہے تمکو مناسب ہے کہ بموجب مرضی والد کے اوسپر اکتفا کرو اور ملک ہند کی سلطنت میرے سپرد کرو اور جنگ سے صلح بہتر ہوتی ہے اور امن سے فوائد بیشمار ظاہر ہوتے ہین اعظم شاہ چونکہ اپنے بہائی کو کچہہ نہ سمجہتا تہا اوس نے صرف اسقدر جواب دیا کہ دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند یہہ سنکر معظم شاہ نے اپنے بہائی پر چڑہائی کی محمد معزالدین حاکم ملتان بہت لشکر اور سامان فراوان لیکر لاہور پر اپنے والد کی خدمت مین حاضر ہوا اور وہانسے ملکر دونو اکبرآباد کو گئے اور بنگالہ کیطرف سے عظیم الشان بہی جو فوج جرار اور بہت سا خزانہ اور سامان لیکر آیا تہا اکبرآباد مین پہنچا اور اوسکو اثناء راہ مین ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ ہاتہہ آیا اور مختار خان صوبہ دار اکبرآباد کو جو شاہزادہ بیدار بخت کا خسر اور اعظم شاہ کا خیرخواہ تہا پکڑ کر قید کیا اور تمام خزانہ اور اسباب سلطنت پر جو کہ اکبرآباد مین بافراط موجود تہا قابض ہوگیا - مگر قلعہ اوسکے ہاتہہ اسواسطے نہ آیا کہ قلعہ دار نے یہہ عذر کیا کہ شاہ عالمگیر کے تین بیٹے سلطنت کے وارث ہین ابہی تک کوی اونمین سے تخت پر نہین بیٹہا جبکہ ایک شخص انمین سے تخت نشین ہوجاویگا اوسوقت یہہ قلعہ اوسکا ہوگا بالفعل مین قلعہ کسیکو سپرد نہین کرونگا چونکہ عظیم الشان کو سواء قلعہ گیری کے اور امورات کا انتظام بہی ضرور تہا اس لیئے اس عذر شکنی کیطرف اوس نے کچہہ توجہ نہ کی یہانتک

کر اوسکا باپ معظم شاہ بہادر وہان پہنچ گیا اور اوس نے وہ خزانہ باپ کی نذر کیا معظم شاہ اوس خزانہ کو دیکھہ کر نہایت خوش ہوا کیونکہ اوسکی سپاہ بسبب قلت روپیہ اور ضرورت خرچ کے بہت تنگ تھی اور اوس نے نہایت شکرگذاری خدا کی کر کے جمعیت خاطر سے سپاہ کی ضرورت رفع کی ❊

چونکہ اورنگ زیب کو آخر ایام سلطنت مین ٹری ٹری مہمونسے کچھہ یاس ہوگئی تھی اور اوسکی سلطنت کا زوال روز بروز زیادہ ہوتا جاتا تھا اس لئے اوسکی زندگی بے لطف ہو گئی تھی ایام پیری مین اوسکو جذبہ مذہبی نے ھندوونکے قتل کرنے پر برانگیختہ کیا چنانچہ متھرا اور بنارس کے مندر گرا کر خاک کے برابر کردئی اور بجای اون کے مسجدین بنوائین اور احمدآباد کے مندرون مین گائین ذبح کروائین یہہ حال دیکھکر ہندو بہی کچھہ باغی ہوگئے تھے بلکہ اوسکے تمام قلمرو مین باشندگان ہندوستان کو اوس سے نفرت دلی پیدا ہوگئی تھی ایسے وقت مین مرہٹون نے بھی زور پکڑا اور چھوٹے چھوٹے راجپوت سردارون نے سر اوٹھایا علاوہ برین اورنگ زیب کی آخر عمر اس باعث سے بہی بہت تلخکامی سے گذری کہ اوسکے بیٹون نے بہی اپنے باپ کے ڈہنگ پر چاہا تھا کہ خود بادشاہ بنکر اوسکو مثل شاہجہان کے قید کرلین چنانچہ اوسکا بیٹا محمد اعظم بسبب بغاوت کے قید ہوا اور قید ہی مین مرگیا ❊

چونکہ شاہ عالم پسر دومی نے بہت لوگون کو اپنے سے متفق کر کے ارادہ کیا تہا کہ باپ سے تخت چہین لیوے چنانچہ اوسی دن سے پہر عالمگیر نے اوسکا اعتبار نکیا۔ تیسرا بیٹا اکبر

کہلا کہلی مفسد ہوگیا وہ مرہٹون اور جاٹون سے مل گیا تہا صرف دو بیٹے ایک اعظم شاہ

اور دوسرا کام بخش اوسکی وفات کے وقت اوسکے پاس حاضر تہے اور اوسکو خوب یقین ہوگیا

تہا کہ میری وفات کے بعد اس تخت کی بابت ان لڑکون مین جنگ عظیم ہوگی اسی فکر اور

غم مین ۲۱ - فروری ۱۷۰۷ء مین ۹۰ برس کی عمر اور ۵۰ برس کی سلطنت

کرکے راہی ملک بقا ہوا ٭

اورنگ زیب کی شجاعت اور دانائی اور لیاقت پر لحاظ کرنے سے حیرت ہوتی ہے

کہ اوسکی سلطنت کا انتظام اچہا کیون نہین ہوا وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اوسکا دل اچہا نہین تہا

اور ملازم اوسکے اوسکی بدگمانی کے باعث شوق سے خدمت نہ کرتے تہے عہدہ دارونکی

نسبت خفیہ تحقیقات رہتی تہی ایک دوسری پر نگران رکہا جاتا تہا - تاہم کبھی کسی بادشاہ

کے ساتہہ اوسکے ملازمون نے اتنی دغا نہ کی نہ ایسی بری طرح سے خدمت کی مذہب کے

معاملات مین تنگ نظر ہونے کے سبب سے رعایا کا دل بادشاہ سے پہر گیا تہا یہہ تو

سچ ہے کہ ایک ہندو کو بھی اپنے مذہب کے پابندی کے سبب سے ضرر مال وجان

نہین پہونچا نہ کوئی اس سبب سے قید ہوا نہ کسی پر اوسکے مذہب کی رسوم کی پابندی

کے سبب سے اعتراض ہوتا تہا - مگر ہنود کی نسبت اورنگ زیب کا یہہ قاعدہ رہا

کہ اچہے عہدے اونکو نہ ملتے تہے اونپر جزیہ مقرر کیا گیا تہا اونکے میلون اور

تہوہارون کے باب مین ممانعت تہی - اور اگر دربار مین کوئی رسم اس قسم کی جاری

ہوتی کہ ہندوون کے مذہب کی پابندی پائی جاتی تو موقوف کردے جاتے تہے

غرضکہ معاملات مذہب مین ضد اور منافقت باہم کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ نہایت سخت
برعتونکے باعث سے ایسی نیت مخاصمت شاذ پیدا ہوئی ہے جیسے اس بادشاہ کے تعصب کے
سبب سے پیدا ہوئی مگر باوجود تعصب کے مذہب کے باب مین وہم اس بادشاہ کی طبیعت مین نہ تہا
ہندوؤنسے تو اوسکو قلبی نفرت تہی مگر اوسنی مسجدون وغیرہ پر روپیہ بہت سا صرف نہ کیا
دین کے خادمونکو بدل نہین مانتا تہا اور فقیرون اور درویشون کی ساختہ بزرگی سے
نفرت کرتا تہا

شاہ عالم بادشاہ

سنہ ۱۷۰۷ء سے سنہ ۱۷۱۲ء تک

اورنگ زیب بادشاہ کی وفات کے بعد شاہزادون نے تخت پر قبضہ کرنیکی تدبیرین کین
مگر شاہ عالم کے حمائتی بڑے طاقت ور امرائے عظام تھی اسلیئے اوس نے تخت حاصل کیا
یہہ بادشاہ اپنے بہائیون سے بہت مہربانی رکہتا تہا کہ وہ اوسکے مخالف نہو جائین
اور تابعدار ہوکر رہین مگر ہر ایک کے دماغ مین بادشاہ ہونے کی ایسی ہوس بہر گئی تھی
کہ بدون فساد اور لڑائی کے کسیکو چین نہوا اور ہر ایک نے یہی ارادہ کیا کہ تقدیر
کی آزمایش کرنی چاہیئے جسکو خدا تخت دلوائے وہی بادشاہ ہو آخر کار یہہ ہوا کہ لڑائیان
ہوئین اور سب نے شکست پائی ایک تو لڑائی مین مارا گیا اور دوسرے نے اپنے تئین
آپ قتل کر ڈالا - شاہ عالم کا اصل مطلب یہہ تہا کہ اوسکی قلمرو مین امن اور صلح رہے اور
کوئی کسی پر ظلم نہ کرنے پاوے چنانچہ اسی لئے اس بادشاہ نے راجپوتونسے بھی ایک اقرارنامہ

اسمضمونکا لکہوالیا کہ وسے بادشاہ کے تابعدار رہین گے اور کچہہ فساد اور لوٹ اوسکے
ملک مین نہ کرین گے اگرچہ یہہ اطاعت صرف برای نام تھی مگر پہر بھی اوس سے نے
اپنے ماتحت کی اچھی اچھی زرخیز صوبے مرہٹون کی لوٹ اور بربادی سے
بچائے اور اونکو چوتہہ لکہدی یعنے ملک کے خراج سے چوتہائی آمدنی ونکو دینی
منظور کرلی تاکہ رعایا امن سے بسے اور مرہٹونکے ظلم اور لوٹ مار سے ارام اور چین
حاصل ہو دوسرے موقع پر اس بادشاہ نے یہہ بھی دکہلادیا کہ وہ فن جنگ مین بھی
مہارت کامل رکہتا ہے اور جنگ کرنے سے بھی عاری نہین ہے اور یہہ طاقت
اس بادشاہ نے بمقابلہ ایک نئے دشمن کے جو اوس کے ایام سلطنت مین کہڑا ہوا تھا
دکہلائے تھی چنانچہ اوسکا بیان آگے کیا جاتا ہے قوم سکہ کا ظہور بابر شاہ کیوقتمین ہوا تہا
اوسوقت مین یہہ لوگ صرف ایک نیا فرقہ مذہبی مشہور ہوا تہا اوس فرقہ کا بانی گرو نانک
رحم دل اور عقیل و نرم مزاج آدمی تہا اوس نے اپنے دلمین یہہ منصوبہ باندہا کہ ہندوستان میں
دو قوم کے بہت آدمی بستے ہین مسلمان اور ہندو کوئی عبادت ایسی تجویز کرنی چاہیے
جسمین یہہ دونو قومین شامل ہوجاوین چنانچہ اوس نے دونو مذہبون کی کتابون سے وے
مسائل اور اعتقادات جو دونون کے نزدیک مسلم تہے چن کر ایک اپنا گرنتہہ بنایا اور
اپنے متبعین کو وے مسائل سکہلائے اور واحدانیت اور جزا اور سزا کا پانا ثابت کیا
پر جو مسائل کہ دونو فرقون کے معتقد علیہ تہے صرف وہی اوس نے لئے تاکہ اوس
سے کوئی انکار نکرے اس لیئے بہت لوگ جانبین سے اوسکے مذہب کو ماننے لگے

مگر چونکہ اکبر بادشاہ کیوقت تک یہہ قوم کچھہ طاقت نہ رکھتی تھی اور مثل ہندو فقیرون کے تھے اور رعایا کے موافق رہتے تھے اسواسطہ ایام سلطنت اکبر بادشاہ مین کوئی اونکا متعرض نہوا مگر جب اورنگ زیب نے جنگ مذہبی کے سبب سے ان لوگون کو تکلیف دی تو اوسوقت سے یہہ قوم خاندان مغلیہ کی سخت دشمن ہوگئی چنانچہ اورنگ زیب سے تیغ بہادر کو جو اسکے زمانہ مین اوس قوم کا گرو تھا پکڑوا کر مروا ڈالا گرو گوبند سنگھ نے جو گرو تیغ بہادر کا بیٹا تھا اپنے تمام عمر اوس خون کا عوض لینے مین صرف کی اور اوسکی قوم کے لوگ فقیری کیحالت چھوڑ مسلح اور گھوڑ چڑہی ہوکر بڑے دلیر اور سخت لوٹیرے ہوگئے پر اورنگ زیب کی کارآزمودہ فوج کے سامنے ان کی کیا حقیقت تھی ایک ہی مقابلہ مین تتر بتر ہوگئے اور گوبند سنگھ کے دو بیٹے پکڑے گئے اور قتل کیئے گئے اور اوسکو جلا وطن کردیا وہ اسی غم مین دیوانہ ہوکر مرگیا پر اوسکے تابعین کے دل سے اتفاق قوم کا حوصلہ نہ گیا تہا اور مدت سے کوہ ہمالہ مین بیٹھے ہوئے انتظار کررہے تھے کہ اورنگ زیب کے مرنے کی اونکو خبر پہنچے اور اس سبب سے اونکو صوبجات شمالی کے ذیب آنیکا قابو ملا اس وقت اونکا سردار بندا نامی ایک سکھ تہا جو گرو گوبند سنگھ کا چیلا اور گدی نشین تہا اور جسنے آخر کو اپنا نام بھی گرو گوبند سنگھ رکھا تہا اوس نے سرہند پر قبضہ کیا مگر جب اوس نے سنا کہ شاہ عالم اوسپر چڑہائی کرکے چلا ہے اوسوقت ڈابر کے قلعہ مین جو کہ کوہ ہمالا مین واقع ہے بہاگ گیا شاہ عالم نے وہ قلعہ بھی لے لیا پر بندا جان بچا کر پہاڑون کی راہ سے بہاگ گیا

شاہ عالم بڑا رحم دل اور لائق تمام بادشاہان سابق سے گذرا ہے اوسکی فیاضی بہت بڑی تہی اور ہمیشہ بڑی بڑا اور عظیم مہمات پر وہ کوشش کرتا تہا اگرچہ یہہ بادشاہ بڑا دیندار مسلمان تہا اور بہت خوب اسلام کی حقیقت اوسکے روح اور خوبیاں پہونچتا تہی مگر پہر بہی اوس نے اپنے ایام حکومت مین مثل اور بادشاہونکی کسی غیر مذہبی قوم کو بسبب تعصب کے نہین ستایا یہہ بادشاہ شہر لاہور مین ۱۷۱۲ء مین فوت ہوا:

معز الدین جہاندار شاہ

۱۷۱۲ء سے ۱۷۱۳ء تک

شاہ عالم بادشاہ کی وفات کے بعد اوسکے چارون بیٹون مین تخت کیواسطے باہم لڑائی ہوئی مگر چونکہ بڑے بیٹے معز الدین کا طرفدار نواب ذوالفقار خان تہا جو کہ اسوقت مین ایک بڑا طاقت ور رئیس تہا تو اوس سبب سے معز الدین کی فتح ہوئی اور باقی تینون بیٹون کو شکست ہوئی اور لڑائی مین مارے گئے معز الدین جب تخت پر بیٹہا تو اوس نے اپنا لقب جہاندار شاہ مقرر کیا مگر حکومت کی بابت نہایت نالائق نکلا سید عبد اللہ اور سید حسین علی جو کہ قوم سے سید اور آپس مین بہائی ہتے فرخ سیر کو جو شاہ عالم کا پوتا تہا بادشاہت کیواسطے برانگیختہ کیا فرخ سیر نے ملک بنگالہ مین علم بغاوت بلند کر کے جہاندار شاہ اور نواب ذوالفقار خان کو شکست دی اور وے دونو مارے گئے اور فرخ سیر ہندوستان کا بادشاہ ہوگیا جہاندار شاہ نے صرف ایک برس بادشاہت کی:

فرخ سیر

سنہ ۱۷۱۳ء سے سنہ ۱۷۱۸ء تک

اس بادشاہ کیوقت مین سیدونکا بڑا زور ہوگیا تہا چنانچہ فرخ سیر کو سید عبد اللہ اور سید حسین نے جنہون نے اوسکو تخت دلوایا تہا اپنا غلام تصور کرتے تھے اور اپنی مرضی پر تمام قلمرو مین احکامات جاری کرواتے تھے اور بڑے زور آور ہوگئے تھے اس بادشاہ کیوقت مین بندا نامی سکھہ پہر پہاڑ سے نیچے اوترا اور دریای اٹک کے کنارے پر تاخت وتاراج کرتا پہرتا تہا کہ فوج شاہی نے اوسکو شکست دی اور مار ڈالا سید عبد اللہ اور سید حسین کی حکومت پر اور امرا کو رشک ہوا اور آپس مین اسکا چرچا پہیلا چنانچہ تمام امرا اون سیدونکے اختیار کو ناپسند کرنے لگے اور بادشاہ کو بہی اونکی تابعداری ناگوار معلوم ہوئی اور اوسنے چاہا کہ اب اونکی اطاعت نکرے مگر بادشاہ کی یہہ سازش اونپر کہل گئی اور اسلئے اونہونے بادشاہ کو مار ڈالا پہر ان سیدون نے اورنگ زیب کے بڑے پوتے کو تخت پر بٹہایا مگر پانچ مہینے کی حکومت کے بعد وہ مرگیا پہر اُنہون نے اوسکے بہائی کو تخت پر بٹہایا جس نے صرف تین ہی مہینے بادشاہت کی بعد ازان روشن اختر کو جو کہ شاہ عالم کا پوتا تہا تخت نشین کیا اور اُسکا لقب محمد شاہ مقرر کیا گیا ✣

محمد شاہ بادشاہ

سنہ ۱۷۱۹ء سے سنہ ۱۷۴۸ء تک

اس بادشاہزادہ نے پہلے پہل تو بلا عذر سیدونکی خاطرداری اور عزت بدستور کے
مگر آخر کو اونکی قتل کیواسطے ایک تجویز کی کہ اس عرصہ مین ان دونو بہائیون یعنے سید
عبداللہ اور سید حسین اور نظام الملک حاکم مالوہ مین کچہہ نا اتفاقی ہوگئی اور یہہ صلاح
ٹہری کہ بادشاہ معہ سید حسین کے اوس سرکش حاکم مالوہ پر چڑہائی کرین چونکہ سید حسین کے
مارڈالنے کی سازش بہی ہوچکی تہی اس لئے اوسکو راہ مین جاکر سنے مارڈالا سید عبداللہ نے
یہہ خبر پاکر ایک نیا بادشاہ قائم کردیا اور اپنے بچاؤ کیصورت پیدا کرلی
مگر اوسکو شکست ہوئی اور قید کیا گیا ؂

محمد شاہ نے ابہی بہت دنوں حکومت بہی نہ کی تہی کہ اوسکی نالیاقتی ظاہر ہوگئے اور
یہہ دریافت ہوا کہ وہ بادشاہت کی لایق نہین ہے کیونکہ اوسکی چال وچلن ایسے
نمایان ہوئی کہ اوسکے دو بڑے لایق وزیر ایک نظام الملک اور دوسرا سعادت علے
خان اوسے منحرف ہوگئے اور استقلال کا دم بہرنے لگے نظام الملک نے تو اپنے حکومت
ملک دکہن مین قائم کرلی اور سعادت علیخان نے ملک اودہ مین علاوہ برین اس نازک وقت
مین مرہٹون سبنے بہی سر اٹہایا اور ملک کو لوٹ لیا اور سلطنت لینے کیواسطے کئی
لڑائیان لڑے چنانچہ صوبہ مالوہ اور گجرات کو لوٹ کر آگرہ کے دروازہ تک جا پہنچے
یہہ حال دیکہکر سعادت علیخان نواب اودہ نے کوچ کیا اور اوسنے مرہٹونکو پسپا کیا
کہ اگر بادشاہ اوسکو نروک دیتا تو وہ مرہٹونکا زور بالکل توڑ دیتا مگر بادشاہ نے اوسکو
حکم دیا کہ آپ مرہٹونسے نہ لڑے کیونکہ بادشاہ اپنے وزیر خاص کو معہ چند سردارون کے

اوسکے مقابلہ کیواسطے خود روانہ کریگا یہہ حکم پاکر سعادت علیخان اپنے دلمین ذلیل ہوکر پہر گیا مرہٹون کو جو فرصت ملی اونہونے دہلی پر حملہ کیا اور بہت سال لوٹ کر مالوہ کو چلے گئے اور سوا اوسکے تمام قلمرو مین کئی جگہہ لوٹ مار کرنی شروع کردی

علاوہ برین ایک اور بڑا حادثہ ہندوستان مین واقع ہوا جسکا حال بیان آیندہ سے ظاہر ہوگا - ملک فارس مین جبکہ خاندان صفی کو زوال ہوا تو وہان افغانون نے حملہ کیا اور اصفہان کو جو کہ پارس کا دار السلطنت تہا چہین لیا اور شاہ حسین کو جو اوس ملک کا بادشاہ تہا قتل کرڈالا اور اوسکی اولاد کو مار ڈالا اوسکی نسل مین سے ایک لڑکا مسمی طہماسپ باقی رہا تہا اوس لڑکے نے گذریونکی قوم مین جاکر پناہ لی جنہونے اوسکی حمایت گرمجوشی سے کی اون سردارون مین سے جو خود بخود حاکم ہوگئے تہے ایک سردار نادر نام تہا اوسنے لقب طہماسپ قلیخان ٹہرایا اور اپنی کوشش اور لیاقت سے سپہ سالار ہوکر پہر اصفہان کو افغانونسے لے لیا اور اسملک سے حملہ آورونکو نکال دیا اور سپاہ کی رضا و رغبت سے بادشاہ بن گیا اور نادر شاہ اپنا لقب مشہور کیا ٭

نادر شاہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور کابل اور قندہار کو مطیع کرکے ہندوستان کی حدود پر آپہنچا اتفاق سے اوسکے ملک کا کوئی آدمی ہندوستان کو بہاگ آیا نادر شاہ نے ایک قاصد روانہ کیا اور کہہ بہیجا کہ یہہ آدمی میرے حوالہ کیا جاوے وہ قاصد جسوقت جلال آباد پر پہنچا تو وہلنکے باشندون نے اوسکو قتل کرڈالا اور اوس ظلم کا انصاف محمد شاہ بادشاہ ہند نے کچہہ نکیا اس لیئے نادر شاہ نے اٹک دریا سے اُترکر ایسی شتابی سے کوچ کیا کہ چار

روزگار اسکنہ دہلی تک رہ گیا اور محمد شاہ کو اوسکے آنے کی خبر تک نہ ہوئی غرضکہ
جہٹ پٹ فوج طیار کی گئی اور نواب سعادت علیخان لڑنے کو بڑہے پر اوس نے بالکل شکست
پائی اور دشمن کے ہاتھہ اسیر ہوا تب نواب سعادتعلیخان نے ایک عہدنامہ نادرشاہ کو اسمضمونکا
لکھدیا کہ وہ دو کروڑ روپیہ لیکر واپس چلا جاوے اور اوسکا ارادہ واپس ہونیکا ہوگیا تھا
مگر محمد شاہ کی بیوقوفی سے نظام الملک معہ محمد شاہ کے نادرشاہ کے قبضہ مین آئے اس لیئے
نادرشاہ آگے بڑہ کر دہلی مین آیا اور تخت دہلی پر بیٹہہ کر بادشاہ دہلی ہوگیا دو روز تک
تو بڑا انتظام اور چین رہا دوسرے روز کی رات کو ایک افواہ مشہور ہوا کہ نادرشاہ مارا گیا
یہہ خبر سنکر ہندؤن نے اوسکے کئی سپاہی مارڈالے جب نادرشاہ نے یہہ حال سنا تو اوسکو
ایسا غصہ آیا کہ اوس نے قتل عام کا حکم دیا رات کو یہہ حکم دیا تہا دوپہر تک دہلی کے کوچون
مین خون کی ندیان بہ نکلین تب حکم دیا کہ اب قتل کرنا بند ہوا اوسیوقت قتل عام بند ہوا
اور ۳۵ دن تک شہر کے لوٹنے کا حکم جاری رہا اس عرصہ مین جو لوٹ کا مال جمع ہوا
تہا تین کروڑ بیس لاکہہ روپیہ کا تہا جسمین قریب نصف کے تو ہیرے اور باقی جواہرات
تہے جو سلطنت مغلیہ کے برسونکی کمائی تہی نادرشاہ نے ہندوستان کو اپنے قبضہ مین
رکہنے کی کچہہ خواہش نہ کی بلکہ کابل اور قندہار اور اون صوبجات کو جو دریا اٹک کے
مغرب کو واقع ہین اپنے قبضہ مین رکہنا مناسب جانکر اور محمد شاہ کو پہر تخت پر بٹہا کر
۱۷۳۹ء مین ہندوستان سے کوچ کیا اور اپنی فوجکا کوئی سپاہی ہند مین نہ رکہا ہندوستان
سے کوچ کرنے کی تاریخ سے آٹہہ برس کے بعد نادرشاہ مقام مشہد پر خراسان مین مارا گیا

اور اوسکا ملک کئی حصو نمین منقسم ہوگیا احمد ابدالی جو قوم کا افغان اور ایک افسر زیر
نادرشاہ کے تہا یہہ حال دیکھہ کر گہر کو گیا اور وہان جا کر اپنے شہر کا بادشاہ بن بیٹہا جب
اوس نے دیکہا کہ میرا ملک بحال میرے قبضہ مین رہیگا اور کچہہ اندیشہ نہین ہے اوسوقت اوسکو
بہی نادرشاہ کی مہمات کا لالچ آیا چنانچہ ۱۷۴۷ء مین اوس نے دریای اٹک سے عبور کر کے
شہر سرھند کو آ کر غارت کیا اور وزیر کو جو اوس سے لڑنے کو گیا تہا شکست دی اور وہ
لڑائی مین مارا بہی گیا اوس واقعہ کے بعد محمد شاہ بادشاہ مرگیا اور اوسکا بیٹا احمد شاہ
بجائی اوسکے تخت پر بیٹہا ؞

احمد شاہ بادشاہ ؞

۱۷۴۸ء سے ۱۷۵۴ء تک

اس بادشاہ کے عہد مین دربار مین بڑا ہنگامہ اور فساد رہا کرتا تہا کیونکہ احمد شاہ بادشاہ
اور اوسکے وزیر صفدر جنگ مین خانگی رنجش ہمیشہ چلی جاتی تھی چونکہ صفدر جنگ وزیر نے
ایک خوجہ سرای کو جسکو بادشاہ بہت چاہتے تہے مار ڈالا تہا اس لئے بادشاہ اوس سے
بہت ناراض تہا چنانچہ اوس نے باعانت امیر الامرا غازی الدین خان کے جو کہ نظام الملک کا
پوتا تہا وزیر صفدر جنگ کو اپنے دربار سے نکلوا دیا اور غازی الدین کو وزارت دی
غازی الدین پہلے وزیر سے بہی بدتر نکلا اس لئے بادشاہ نے اوسکے نکلوانی کی
بہی تجویز کی مگر غازی الدین نے بمدد ہولکر ملہار مرہٹے کے احمد شاہ کو پکڑ کر قید کر دیا
اور اوسکے آنکہین نکلوا ڈالین اور جہاندار شاہ کے ایک بیٹے کو جسکا خطاب عالمگیر ثانی

مشہور ہے تخت پر بٹھا دیا ✦

عالمگیر ثانی

سنہ ۱۷۵۴ء سے سنہ ۱۷۵۹ء تک

اس بادشاہ کیوقت مین تمام قلمرو مین تہلکہ برپا ہوگیا تہا افغانون نے پنجاب پر حملہ کرکے ملتان اور
لاہور پر قبضہ کرلیا اور اسی نواح مین سکہونکی بہی طاقت اور تعداد بڑہنی شروع ہوگئی اور جاٹون
اور روہیلون نے جابجا لوٹ مچادی اور مرہٹی بہی ہاڑ مارتے پہرتے تہے یہانتک روہیلکہنڈ
کے شہر بہی انہون نے لوٹ لئے اسی وقت مین غازی الدین نے پہر پنجاب کے فتح کرنیکا ارادہ کیا چنانچہ
ایک عورت کو جو قوم سے پٹہانی تہی اور جسکو احمد شاہ ابدالی لاہور کی حکومت سپرد کرگیا تہا غازی الدین
نے گرفتار کرلیا یہہ خبر سنکر احمد شاہ ابدالی پہر تیسری دفعہ ہندوستان پر چڑہ کر آیا اور بڑا لشکر لایا اور
دہلی مین پہنچکر سنہ ۱۷۵۷ء مین اس شہر کو ایسا غارت اور برباد کیا جیسا کہ نادر شاہ کے ہاتہہ سے سنہ ۱۷۳۹ء
مین ہوا تہا عالمگیر ثانی نے احمد شاہ ابدالی سے درخواست کی کہ کوئی اپنا محافظ میرے اوپر مقرر
دیا جائے تاکہ غازی الدین جو میرا وزیر ہے آپکے جانے کے بعد مجہہ سے بدسلوکی نہ کرنے پاوے
چنانچہ اُس نے عالمگیر کی حفاظت کیواسطے قوم روہیلہ کا ایک سردار دہلی مین متعین کردیا تاکہ
وہ غازی الدین کی قوت کو ترقی نہونے دیوے غازی الدین نے احمد شاہ ابدالی کے جاتے ہی
مرہٹون کی مدد سے فوراً بادشاہ کو بہی پکڑ لیا اور دارالسلطنت پر بہی اپنا قبضہ کرلیا اور بادشاہ
کو مار کر جمنا مین اسکی لاش پہینکدی مگر اسوقت اسکے بیٹے نے اپنی جان بچائی دشمنون سے نکل
اور ہر ایکطرف کا فتنہ وفساد دیکہا سکا اسلئے جاٹون مین جاکر اُنسے پناہ لی اب

افغانون اور مرہٹون مین لڑائی قایم ہوئی مرہٹون نے جب دیکہا کہ میدان خالی ہے
کوئی اونکا حریف نہین دکہائی دیتا تو اونہون نے ملک کا دعوی کیا اور
چاہا کہ ہم ہندوستان کے مالک بنجاوین چنانچہ سکہون سے مدد لیکر دہلی اور آگرہ
اور ملتان اور لاہور اونہون نے فتح کر لیے اور افغانونکو مار کر دریائی اٹک کے
پار اوتار دیا یہہ خبر سنتے ہی چوتہی دفعہ احمد ابدالی بڑا لشکر لیکر ہندوستان پر
حملہ آور ہوا اور پانی پت پر ایک جنگ عظیم احمد شاہ ابدالی اور مرہٹون سے ہوئی
جسمین مرہٹون نے شکست پائی اسی ہزار آدمی مرہٹونکا مارا گیا اور دتا سندہیا
اونکا میر لشکر میدان مین کام آیا افغانون کیطرف شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ اور حافظ
رحمت خان اور دوندے خان روہیلہ تہے اور دوسری لڑائی سکندرہ کی قریب
ملکر سے ہوی اوس نے ایسی تباہی اور مصیبت اوٹہائی کہ اس سید انسی چند ہمراہیونکے ساتہ
وہ خود بچ کر بہاگ گیا مگر فوج ساری میدان مین کام آئی اگلے سال پہر انہونے
پایا تہا کہ مرہٹون نے ایک فوج ایک لاکہہ چالیس ہزار آدمی کی جمع کی اور اس فوجکا
سردار شیو دیو راو مرہٹہ پیشوا کا بہتیجا تہا اوس نے وزیر سے ملکر اور جاٹونکو ہمراہ
لیکر دہلی کیطرف کوچ کیا احمد شاہ ابدالی دریا جمنا سے پار ہوکر دشمن کے مقابلہ کو گیا اگرچہ
اسکی فوج دشمن کی فوجکے سامنے کچہہ حقیقت نرکہتی تہی پر مرہٹونکا حوصلہ نہوا جو اوسکے سامنے آوین
بلکہ پانی پت کے مورچون پر اونہون نے آکر اپنے تئین چہپایا احمد ابدالی نے اونکا تعاقب کیا کچہہ
فایدہ نہوا پہر میدان کی لڑائی ہوئی مرہٹونکی فوج تتر بتر ہوگئے اور بائیس ہزار قیدی

اور پچاس ہزار گھوڑے اور بہت مال غنیمت کا احمد ابدالی کے ہاتھہ آیا نوین ماہ جنوری
۱۷۶۱ء کو احمد شاہ ابدالی نے دہلی کو چھوڑکر ولائیت کو کوچ کیا اور عالمگیر ثانی کے بڑے
بیٹے عالی گوہر کو جسکا لقب شاہ عالم تھا اور جسکو غازی الدین نے بروقت مار ڈالنے
عالمگیر ثانی کے ۱۷۵۹ء مین تخت پر بٹھا دیا تھا برائے نام بادشاہ بناکر چھوڑ دیا گیا

شاہ عالم ثانی

۱۷۵۹ء سے ۱۸۰۶ء تک

شاہ عالم مرہٹون کی مدد سے پھر دہلی پر قابض ہوا لیکن تھوڑے روز کے بعد غلام قادر
ایک روہیلہ نے بادشاہ کی آنکھین نکلوا ڈالین اور جب سیندھیا مرہٹون کے سردار نے دہلی کو
فتح کیا تو اوس نے شاہ عالم کو قید مین رکھا اور جبکہ ۱۸۰۳ء مین دہلی انگریزون کے
قبضہ مین آئی تو انہون نے ایک لاکھہ روپیہ ماہواری تنخواہ بادشاہ کی مقرر کردی چنانچہ
اس تاریخ سے اس خاندان مین بادشاہون کی جان بچی رعایا کو امن ملا ملک کی ترقی ہوئی
آبادی بڑھ گئی علم ہندوستان مین پھیل گیا سڑکین درست ہوگئین مرہٹون اور جاٹون
اور روہیلون اور سب دشمنون کی سرکوبی ہوگئی سرکار کمپنی بہادر کی عملداری کے
ختم ہونے اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی حکومت کے شروع ہونے تک
یعنی ۱۸۵۷ء تک گدی نشینان مغلیہ کے ایک لاکھہ روپیہ ماہواری بخشش تنخواہ
جاری رہی شاہ عالم کل پینتالیس برس تخت پر بطور یادگار شاہان سابق کے رہے

اکبر بادشاہ ثانی

سنہ ۱۸۰۶ سے سنہ ۱۸۳۷ تک

اوسکا نام ابو النصر معین الدین اکبر شاہ ہے یہہ بیٹا شاہ عالم ثانی کا تھا ۲ تاریخ ماہ رمضان سنہ ۱۱۷۳ ہجری مطابق سنہ ۱۷۵۹ کے شب چہارشنبہ کو پیدا ہوا اپنے باپ شاہ عالم کی وفات کے بعد ۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ ہجری مطابق سنہ ۱۸۰۶ کے روز چارشنبہ کو تخت نشین ہوا اکتیس برس نو مہینے اکیس یوم اوس نے قلعہ کی حکومت کی بروز جمعہ ۲۸ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۳۷ع کو وفات پائی مدت عمر اس بادشاہ کی ۷۹ برس دس ماہ اکیس یوم ہے وفات کے بعد بستی قطب صاحب واقع جنوب دہلی مین مدفون ہوا اگرچہ اس بادشاہ کیوقت مین کمپنی بہادر کی حکومت پنجاب کی حدود تک بخوبی ہو گئی تھی اور فوجداری اور دیوانی صاحبان انگریز بہادر کی سپرد تھی الا مقدمات باشندگان قلعہ کے بادشاہ خود فیصل کرتے تھے اور لقب بادشاہی اور جلوا اور چتر اور تخت اور قلعہ بدستور سابق اوسکے قبضہ مین رہا

سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ

سنہ ۱۸۳۷ع سے سنہ ۱۸۵۷ع تک

یہہ آخر بادشاہ خاندان تیموریہ کا ہے جس پر اس خاندان کا نام بھی تمام ہو گیا اوسکی تاریخ پیدایش لفظ ابوظفر سے نکلتی ہے سنہ ۱۱۸۹ ہجری مین پیدا ہوا اوسکو شعر گوئی مین بہت

دخل تھا چنانچہ اوسکے اکثر شعر ہندوستان مین ہر ایک آدمی کی زبان پر جاری ہین محفل
رقص و سرود مین اوسکی غزلین اکثر گائی جاتی ہین اور محفل وجد صوفیان مین اوسکے
شعرون پر رقت آتی ہے اوس بادشاہ کی تمام عمر کتب تصوف کے مطالعہ اور اشعار کے
بنانے اور عیاشی مین صرف ہوئی یہہ بادشاہ علم موسیقی مین بھی مہارت کامل رکھتا تھا
اور اپنے دو بزرگون کی مانند برای نام بادشاہ تھا سرکار کمپنی نے اس خاندان کا
نام قائم رکھنے کو کئی تجویزین بہت خوب مقرر کی تھین چنانچہ ایک یہہ کہ اس خاندان مین
بڑا بیٹا گدی نشین ہوتا رہے اور علاوہ آمدنی تیول شاہی کے تنخواہ ایک لاکھہ روپیہ
ماہواری بھی برابر جاری رکھی بلکہ تجویز تھی کہ چونکہ بادشاہ قرضدار ہے سوا لاکھہ
روپیہ اوسکو ماہواری دیکر قرض اوسکا ادا کیا جاوے اور سرکار کا ارادہ تھا
کہ بادشاہزادونکو تعلیم علم کی جاوے چنانچہ ایک مدرسہ شاہی مقرر ہونے والا تھا
قسمت نے جو گردش کھائی تو فوج انگریزی بسبب تکرار کے جو اونکے افسرونے
کارتوس کاٹنے کی بابت واقع ہوئی جسکا حال مفصل خاتمہ حکومت کمپنی بہادر مین لکھونگا
منحرف ہوکر اس بادشاہ کے پاس جا کر جمع ہوئی انگریزون نے دہلی کا محاصرہ کرلیا کئی لڑائیان
ہوئین انجام کار سپاہ مفسد کچھہ ماری گئی کچھہ بہاگ گئی اسلیئے بادشاہ کو انگریزون نے ملک برہما مین
لیجاکر مقید کیا اوسکی بیوی زینت محل اور مرزا جوان بخت اوسکا چھوٹا بیٹا بھی اوسکے
ہمراہ تھا یہہ بادشاہ ۱۲۷۹ ہجری مین مطابق ۱۱ تاریخ نومبر ۱۸۶۲ء کے فالج کی
بیماری سے فوت ہوا اسپر خاندان تیموری تمام ہوا یہہ تاریخ کسی شاعر نے

اس بادشاہ کے جلوس اور وفات کی کہی ہے

تاریخ جلوس و وفات سراج الدین ابو ظفر

سراج دین بو ظفر مسافر وہ سوئی جنت ہوا روانہ
کہ جس کے باعث میں خوشی سے چہلک رہا تھا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہے سو اب بھی مطابق اوس کے
سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجھا ہے چراغ دہلی

تیسرا حصّہ

اسمین حکومت انگریزی اور سلطنت شاہان لندن کا بیان ہے ؂

باب اول

عملداری سرکار کمپنی بہادر کی ۱۸۵۸ء تک باب دوم ختم ہونا حکومت کمپنی بہادر کا اور ہونا سلطنت ملکہ معظمہ دام ملکہا کوئین وکٹوریا فرمانروای لندن کا ؂

باب اول

ابتدای حکومت انگریزی سرکار کمپنی بہادر کی

۱۶۱۲ء سے ۱۷۴۶ء تک

اگرچہ بہت سے لارڈ اس ہندوستان مین گورنر ہوئے ہین مگر ان مین سے بعضے ایسے ہین جنکے وقت مین کوئی حادثہ قابل یادداشت نہین گذرا اسلئے انکا ذکر چھوڑ کر صرف مشہور گورنر جنرل جنکا حال یاد رکھنا تاریخ کے سلسلہ کیواسطے ضرور ہے بیان کئے جاتے ہین

وارن ہسٹنگز صاحب لارڈ کارنوالس صاحب سرجان شور صاحب لارڈ مارنگٹن صاحب
لارڈ منٹو صاحب - مارکوئیس آف ہیسٹنگز لارڈ امہرسٹ لارڈ ولیم کینٹینک
لارڈ اکلنڈ لارڈ النبرا لارڈ ہارڈنگ لارڈ ڈلہوسی لارڈ کننگ
لارڈ الجن صاحب جو بالفعل ہندوستان مین گورنر جنرل ہین ابتدا مین چند سوداگران
باشندگان انگلستان نے ملکہ ایلیزبتہ صاحبہ سے جو ان ایام مین تخت شاہی انگلنڈ پر
جلوس فرما تہی ایک سند سوداگری کی بدین مضمون حاصل کی کہ یہہ لوگ پندرہ برس تک
ہندوستان مین سوداگری کرین اور سواے اونکے کوئی شخص باشندہ انگلنڈ کا اس امر کا
مجاز نہو کہ وہ بہی وہان جاکر سوداگری جاری کرے یہہ لوگ سنہ ۱۶۰۱ء مین یہہ
سند لیکر ہندوستان کو آئے اور بعد انقضاے مدت کے پہر سند حاصل کی غرضیکہ اسطرح
انکا کام جاری تہا کہ سنہ ۱۶۹۳ء مین چند اور شخص بہی متفق ہوکر بادشاہ انگلستان سے
ملتجی ہوئے کہ ہمکو بہی سند ہندوستان کی سوداگری کی مرحمت ہو چنانچہ اونہون نے بہی
سند پالی دوسری کمپنی جب وارد ہند ہوئی تو ان دونون مین رشک اور نا اتفاقی
ایسی ہوئی کہ ایک کمپنی دوسری کمپنی کے تخریب کے درپے ہوے پر بعد غور اور فکر کے
اونکو یہہ بات دریافت ہوی کہ متفق رہنے سے اس کام کی رونق زیادہ ہوگی
اور کوی دشمن ہمسر زور نہین پاسکیگا اس لئے سنہ ۱۷۰۲ء مین دونو کمپنیان ملکر متفق ہوگئین
چنانچہ اسواسطے اونکا لقب یونائیٹڈ ایسٹ انڈیا کمپنی (یعنی متحد کمپنی ہند) مقرر ہوا ـــ
سنہ ۱۶۱۲ء مین باجازت نورالدین جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ کے اس کمپنی تجاران

نے سورت ۔ احمد آباد کمبی مین چند کارخانجات سوداگری کے تعمیر کیئے اور باجازت
راجہ مدراس کے ایک قلعہ درمیان مدراس کے تعمیر کرکے اوسکا نام قلعہ سنت جارج
رکھا جب چارلس دوم بادشاہ انگلستان کی شادی ۱۶۶۲ء مین شاہ پرتگال کی
بیٹی کیتھرائن سے ہوئی تو بادشاہ پرتگال نے اپنی بیٹی کے جہیز مین چارلس دوم کو جزیرہ
بمبی عنایت کیا تھا اونھون نے یہہ جزیرہ کمپنی بہادر کو مرحمت فرمایا اس لیئے کمپنی تجاران
ہند نے بمبی کو اپنا دارالحکومت کرلیا پہر ۱۶۹۰ء مین کمپنی تجاران ہند نے بامید اسکے
کہ کچھہ زمینداری اور ریاست اسملاک کی پیدا کرنی ضرور ہے اور اس خیال سے کہ ڈچ
لوگون نے بنسبت سوداگری کے ملکیت زمین زیادہ حاصل کرکے ولایت مین ناموری
اور تعریف حاصل کی تھی شاہزادہ عظیم الشان ابن عالمگیر سے جو کہ بادشاہ فرخ سیر کا
باپ تھا اور اون ایام مین بنگالہ کا صوبہ دار اور روپیہ کا ضرورتمند تھا کلکتہ اور
اوسکے مضافات کی زمینداری خریدی اسوقت مین انگریز فرنگی کو ٹھی کلکتہ مین
اور فراسیسون کی چندرنگر مین اور ڈچ کے چنسرہ مین واقع تھی یہہ تینون کوٹھیان
دریاے ہوگلی کے کنارے پر قائم تھین پہر ۱۷۱۵ء مین کمپنی تجاران ہند نے بارادہ حصول
مراحم سلطانی ایک ایلچی معہ تحائف اور نذور بحضور شاہ فرخ سیر بادشاہ دہلی کے
روانہ کیا اوس ایلچی کے ہمراہ ایک ڈاکٹر مسمی ہملٹن صاحب جو فن طبابت مین بڑی مہارت
رکھتا تھا وارد دارالسلطنت شاہ ہند ہوا یہان آکر اوسکو یہہ خبر لگی کہ بادشاہ سخت بیمار ہے
اور اوس بیماری کا باعث بادشاہ کی شادی جو راجہ جودھپور کی لڑکی سے قرار پائی تھی جسکا

بادشاہ نہایت شائق اور عاشق تہا ملتوی ہوگئی اور ہندوستانی حکیم بادشاہ کی بیماری سے ناچار ہین ہملٹن صاحب نے علاج کی درخواست کی اور وہ باشتیاق تمام منظور ہوئے آخر کار صحت کے بعد بادشاہ بہت خوش ہوے اور ارشاد کیا کہ اس علاج کی عوض جو تم مانگو مین دون ہملٹن صاحب نے اپنی غرض نفسانی پر توجہ نکر کے اپنی قوم کی بہلائی اور خوش اقبالی مقدم سمجہہ کر عرض کی کہ حضور یہہ جو کمپنی تجاران انگلنڈ بادشاہ کی قلمرو مین سوداگری کرتے ہین بندہ صرف یہہ چاہتا ہے کہ اونکی اجناس کا محصول معاف ہو جاوے اور کچہہ زمین سرکار سے مرحمت ہو تا کہ اپنی حفاظت کیواسطے مکانات تعمیر کر کے سپاہ اور پہرہ رکہین چنانچہ یہہ درخواست فوراً منظور ہوی اسلیئے انگریزون نے ایک قلعہ کلکتہ مین تعمیر کر کے اوسکا نام فورٹ ولیم رکہا اور زمینداری اپنی بہت بڑہالی فرانسیس لوگ پاندہچری پر قابض تہے اونکے گورنر موسیو ڈپلی نے یہہ چاہا کہ نظام الملک کے پوتے مظفر جنگ کو صوبہ دکہن کا اور اوسکے رشتہ دار حیدر علی کو نواب کرناٹک کا بناوین انگریزون نے اون دونوکو اپنے برخلاف پایا اور ناظر جنگ ابن نظام الملک کو اپنے سے ملا کر اوسکو کمپنی کا نواب بنانا چاہا اور نواب محمد علی جو کرناٹک کا نواب تہا اسکو اپنی جگہہ پر بحال رکہنا چاہا چنانچہ اس باعث سے کئی لڑائیان فرانسیسون اور انگریزونمین ہوئین جنکا انجام یہہ ہوا کہ فرانسیسون نے شکست پائی اور اونکی کارخانجات تباہ اور برباد ہوگئے

جسوقت نواب سراج الدولہ جو کہ حریص اور عیاش اور ظالم شخص تہا اپنے نانا الہ وردی خان

صوبہ دار بنگالہ کے بعد مسند نشین صوبہ داری بنگال کا ہوا تو اس نے بطمع جمع
کرنے زر کثیر کے کلکتہ پر حملہ کیا انگریز لوگ تاب مقابلہ نہ لا کر جہازون پر چڑہکر بھاگ گئے
پر ایکسو چھیالیس آدمی جو قلعہ مین رہ گئے تھے اونکو سراج الدولہ نے گرفتار کر کے
حکم دیا کہ اونکو بحفاظت رکھین ہندو لوگ جو پہرہ والے تھے اونہونے بسبب غلط فہمی کے
ایسے ایک تنگ و تاریک مکان مین جہان پر ہوا بھی نہ آتی تھی اونکو بطور اسباب کے بھر دیا
اور صبح تک اونکو ایسی مشقت اور گرمی مین بند رکھا اس لئے صبحکو ایکسو ایکیس آدمی مردہ
برآمد ہوئے جب یہہ خبر وحشت اثر اون انگریزونکو پہنچی جو مدراس مین رہتے تھے
اونہون نے کرنیل کلاو صاحب بہادر اور میر بحر واٹسن صاحب کو کلکتہ کے فتح کرنے کیواسطے
روانہ کیا چنانچہ کلاو صاحب بہادر نے پہر کلکتہ کو فتح کیا اور چندر نگر بھی فرانسیسون
سے چھین لیا اور نواب سراج الدولہ سے صلح ہو گئی مگر چونکہ کلاو صاحب کو
نواب سراج الدولہ کے اقرار اور عہد کا کچھہ بھروسا مستحکم نہ تھا اس لئے اوس نے میر جعفر سے
جو الہ وردی خان کا بہنوئی تھا سازش کر کے نواب سراج الدولہ پر چڑہائی کی
اور مقام پلاسی ۲۳ جون ۱۷۵۷ء مین جنگ کر کے فتح پائی اب انگریزون نے
میر جعفر کو ملک بنگالہ کا صوبہ دار مقرر کیا مگر بسبب اسکے کہ وہ نالائق نکلا پہر اوسکو
معزول کر کے قاسم علیخان داماد میر جعفر کو صوبہ دار بنایا قاسم علیخان نے اول تو رام نرائن
صوبہ دار پٹنہ کو قید کیا اور اوسکا مکان اور خزانہ لوٹا اور پہر اوس بیگناہ کو
قتل کروا ڈالا چونکہ سرکار کمپنی کے اجناس پر محصول معاف تھا اسلئے وے انگریز بھی جو کمپنی

کے ملازم تہے اپنے مال اور اسباب کا محصول نہ دیا کرتے تھے اور اگر کبھی نواب کے نوکر اونسے تقاضا کرتے تو اونکو پکڑ لیجاتے اور خوب گت بناتے یہہ حال دیکھکر نواب نے کئی بار کلکتہ کو لکہا پر کچھہ جواب نہ پایا اس لیئے نواب نے تنگ ہوکر ہندوستانی سوداگرونسے بہی محصول لینا معاف کر دیا یہہ بات انگریزونکو ناگوار گذری کیونکہ انکا اوسمین نقصان تہا اسلیے نواب کو اونہونے لکہا کہ ہندوستانی سوداگرونسے بہی محصول کا لینا معاف نکرو نواب نے کچھہ جواب نہ دیا اور یہہ امر لڑائی کا باعث ہوا فوراً جنگ برپا ہوئی نواب شکست پاکر شجاع الدولہ صوبہ دار اودہ کی پناہ لینے کو بہاگا انگریزون نے میر جعفر کو پہر مسند حکومت پر بٹہا دیا سنہ ۱۷۶۵ع مین نواب میر قاسم چڑہ کر آیا اور نواب اودہ اور شاہ عالم بادشاہ دہلی کو اپنی کمک پر چڑہا کر لایا یہہ لڑائی مقام بکسر پر ہوئی انگریزون نے فتح پائی شاہ عالم بہی انگریزون کے بس مین آگئے *

وارن ہیسٹنگز اول گورنر جنرل ہند *

سنہ ۱۷۷۳ع سے سنہ ۱۷۸۴ع تک

یہہ صاحب اول گورنر جنرل ملک بنگالہ کے مقرر ہوکر سنہ ۱۷۷۳ع مین ولایت سے ہندوستان مین آئے اونہونے نواب حیدر علی نواب میسور کو شکست دی مرہٹونکو مغلوب کیا نواب اودہ سے زمینداری بنارس کی خریدی۔ اسی گورنر جنرل کے وقت مین لڑائی فتح گنج کی جو کہ قریب پندرہ کوس کے شہر بریلی سے واقع ہے درمیان

رہیلون اور نواب اودہ کے ہوئی تھی اس کے وقتمین کمپنی بہت کم طاقت تھی
دس برس تک ایوان گوری اون سے مزین رہا ؛

لارڈ کارنولس دوم گورنر جنرل

۱۷۸۲ سے ۱۷۹۳ تک

اس گورنر جنرل نے ارتباط واتحاد کو مابین نواب وزیر نظام حیدرآباد اور انگریزونکے
از سر نو مستحکم اور مضبوط کیا - اور نواب لکہنو سے از سر نو عہدنامہ لکہوایا - کئی
لڑائیان سلطان ٹیپو سے اوسکے وقتمین ہوئین انگریز فتحمند ہوے -
سرنگا پاٹم دارالسلطنت ملک ٹیپو کو مسخر کیا سلطان ٹیپو نے نصف ملک اور تین کروڑ
دو لاکہہ روپیہ کار کمپنی کو دیکر اور اپنے دو لڑکے بطور اول انگریزونکے سپرد کرکے
صلح کی اور راجہ پیشوا اور نظام الملک جو انگریزونکی رفاقت مین تہے اونکو
بہی کچہہ ملک لرس نے دیا اوس گورنر جنرل کے وقت مین قوانین مالی اور ملکی
ایجاد ہوے یہہ صاحب ۱۷۹۳ء مین انگلستان کو تشریف لے گئے ؛

سر جان شور گورنر جنرل سوم ؛

۱۷۹۳ء سے ۱۷۹۸ء تک

جبکہ کارنوالس گورنر جنرل ولایت کو چلے گئے تو سر جان شور بجاے اونکے ہندوستان کے گورنر ہوے اونہون نے اپنے وقت مین سب روساء اور نوابون اور حکام سے صلح رکھی

لارڈ مارنگٹن چہارم گورنر جنرل

سنہ ۱۷۹۸ء سے سنہ ۱۸۰۵ء تک

یہہ صاحب بنام مارکوئیس آف ولزلی بھی مشہور ہین جبکہ وہ عہدہ گورنری سے ممتاز ہوے تو ٹیپو سلطان نے پہر سر اوٹھایا اور از سر نو فساد برپا کرکے انگریزون کے مقابلہ پر آیا فوج انگریزی نے اوسکو شکست دی سرنگاپٹام کو فتح کیا اور ٹیپو مارا گیا پر اوسکے خاندان کے لئے سرکار کمپنی نے کچھہ روزینہ مقرر کر دیا اور میسور کی ریاست وہانکی قدیم راجہ کو دیدی اور نواب اودہ سے پہر از سر نو عہدنامہ لکھا یا گیا - اسی عہد مین راجہ سیندھیا اور راگہوجی بہونسلا راجہ برار سے کئی لڑائیان ہوئین دونو راجاون نے شکست پائی - اسوقت مین دہلی اور اگرہ اور صوبہ اوڑیسہ جسمین کہ مندر جگناتہہ کا واقع ہے انگریزون نے مرہٹون کے قبضے سے چہڑا یا اور خود اونپر حاکم ہوے اور تمام مشرقی حصہ گنگا کا اور مغربی حصہ گجرات کا زیر احاطہ سلطنت کمپنی بہادر کے آیا ایک لڑائی راجہ ہولکر سے بھی ہوئی جسمین انگریز فتحمند رہے مگر بعد صلح کے راجہ ہولکر کو اوسکا ملک سرکار نے دیدیا درمیان سنہ ۱۸۰۵ء کے لارڈ لیک صاحب نے بہرت پور کا محاصرہ کیا اگرچہ چار دفعہ بہرتپور پر

چڑہائی کی پر ایک دفعہ بھی کامیاب نہوا

کارنوالس گورنر سابق ۔

سنہ ۱۸۰۵ء سے سنہ ۱۸۰۷ تک

سنہ ۱۸۰۵ء مین کارنوالس صاحب پہر گورنر جنرل مقرر ہوکر ہندوستان مین آئے مگر تہوڑے عرصہ کے بعد اونہون نے انتقال کیا اور بجائے اونکے سر جارج بارلو صاحب قایم مقام مقرر ہوئے

لارڈ منٹو صاحب پنجم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۰۷ء سے سنہ ۱۸۱۳ء تک

سنہ ۱۸۰۷ء مین لارڈ منٹو گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر آئے اونکے وقت مین جزیرہ مارشش اور جاوا جوکہ فراسیسون اور ہالندیون کے قبضے مین تہے مفتوح ہوکر قبضہ سرکار کمپنی بہادر مین داخل ہوئے ۔

مارکوئیس آف ہیسٹنگز ششم گورنر جنرل ہند

سنہ ۱۸۱۳ء سے سنہ ۱۸۲۳ء تک

یہہ صاحب ۱۳ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۱۳ء کو گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر کلکتہ مین وارد ہوئے انکے ایام حکومت مین راجہ نیپال سے لڑائی ہوئی وراوسکا تہوڑا سا ملک

زیر حکومت انگریزی آیا - پیشوا باجی راؤ - اور راجہ ناگپور دونو برسر پرخاش ہو کر
انگریزون کے سامنے میدان مین آئے جنگ عظیم دونو سے ہوی آخر کو دونو
راجہ پکڑے گئے اور مقید ہوئے اور اونکا ملک سرکار کمپنی بہادر کے قبضہ مین آیا -
ہاترس کا قلعہ اسی عہد مین مفتوح ہوا - پنڈارون سے گورنر جنرل کیوقت مین لڑای ہوے
اور وہ قوم تتر بتر ہوگئی شہر بریلی مین ایک بلوہ بسبب مقرر کرنے محصول چوکیدارہ کے
ہوا تھا جسکا بانی مفتی محمد عوض تھا اسیوقت مین ۱۵ - اپریل ۱۸۱۶ء کو اس بلوہ کے
دفعیہ کیواسطے ایک لڑائی ہوی جسکے سبب دو ہزار آدمی جانبین کے مارے گئے
راجہ ہلکر کے سردارون نے بھی سامان لڑائی کا کیا پر آخر کو ہار گئے اور ملک بھی
اپنے ہاتھ سے کہو بیٹھے اور جب صلح قرار پای تو سرکار انگریزی نے ملک پونا اور کچھ مرہٹون کا
ملک تو رہنے دیا پر باقی کے سب علاقے سیواجی کی اولاد کو جو ملک ستارا کے حاکم تھے
بخشدیئے اور بجائے آپا صاحب راجہ ناگپور کے جو قید سے بہاگ گیا تھا قدیم راجہ کے پوتے کو مسند ریاست پر بٹھادیا
ان تدبیرون سے اکثر اضلاع ہندوستان زیر فرمان کمپنی بہادر کے اسی گورنر جنرل کے عہد مین
ہوگئے ٭

لارڈ امہرسٹ ہفتم گورنر جنرل

۱۸۲۳ء سے ۱۸۲۸ء تک

یہہ صاحب ۱۸۲۳ء مین گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے اونکے وقت مین برمہا کی لڑائی
ہوی وجہ اسکی یہہ تھی کہ باشندگان اراکان یعنے قوم مگہ بسبب ظلم اور تعدی راجہ

برہما کے اپنا دیس چھوڑ کر سرکار کمپنی بہادر کی عملداری مین آ بسے تھے اس لیے
راجہ برہما اور حاکم ارکان انگریزوں سے ناراض ہو گئے اور جزیرہ شاہپوری پر
جو کہ قبضہ اقتدار کمپنی بہادر مین تھا برہما کی فوج نے حملہ کیا انگریزون نے اونکا مقابلہ کیا یعنی کیا
لڑائی ۱۸۲۴ء مین واقع ہوی سرکار کمپنی کی فوج رنگونکو فتح کر کے آوا تک جا پہنچے اس لیے
والی برہما نے آسام اور اراکان اور تناسرم کے صوبے سرکار کمپنی بہادر کے حوالہ کیے
اور ایک کروڑ روپیہ نقد دیا تب صلح سرکار سے ہوی اسی گورنر کے وقت مین قلعہ بھرت پور
کا فتح ہوا تھا ؂

لارڈ ولیم بینٹنک

ہشتم گورنر جنرل ؂

۱۸۲۷ء سے ۱۸۳۶ء تک

بعدازان لارڈ ولیم بینٹنک گورنر ہوے اونہون نے ایک رسم بد یعنی ستی ہونا ہندو
یکقلم موقوف کر دیا۔ صرف راجہ کورگ نے سرکشی کی تھی اوس نے شکست پائی اور قید ہوا اور ملک
اوسکا سرکار کمپنی بہادر کے ہاتھہ آیا پھر یہہ صاحب استعفا دیکر ولایت کو چلے گئے اور تا تجویز نائب
اونکے قائمقام سر چارلس مٹکاف صاحب عہدہ گورنری ہندوستان پر مامور ہوے
اونہون نے ہندوستان کی اخبار نویسونکو اجازت دی کہ جو بات واقع مین
ظلم یا بے انتظامی کی کسی حاکم یا خود گورنمنٹ سے صادر ہوا کرے بشرطیکہ

صحیح ہو وہ اخبار کر دیا کرین اوسوقت سے اہل مطابع ہند آزاد ہین

لارڈ اکلنڈ

نہم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۳۶ء سے سنہ ۱۸۴۲ء تک

۴- جولائی سنہ ۱۸۳۶ء کو لارڈ اکلنڈ صاحب بہادر گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر آئے اس عہد مین شاہ چین سے خصومت کی بنیاد پڑی اور بسبب اسکے کہ افواہ عام تہا کہ روسی لوگ ہندوستان پر تاخت لاوینگے اور اس خیال سے بہی کہ حقدار کو حق ملے جنگ افغانستان شروع ہوئی چنانچہ اس لڑائی کا مختصر حال اسمقام پر لکہا جاتا ہے *

جنگ افغانستان

شاہ شجاع کو جو ملک کابل و افغانستان کا بادشاہ تہا وزیر فتح خان نے تخت سے اوتار کر شاہ محمد شاہ برادر شاہ شجاع کو تخت پر بٹہایا اور خود تمام کاروبار سلطنت افاغنہ کا مالک و متصرف ہو گیا اسی اثنا مین ایک اور واقعہ یہہ ہوا کہ حاکم ہرات شاہ ایران سے پہر گیا اور اوس نے محصول سالانہ بہی ادا نہ کیا اس لئے شاہ ایران نے ہرات کا محاصرہ کیا محمد شاہ بادشاہ جدید کابل نے جب یہہ خبر سنی کہ میرے بہائی پر شاہ ایران نے چڑہائی کی ہے اوس نے ایک فوج جرار بسر کردگی فتح خان اپنے وزیر اعظم کے ایرانیون کے مقابلہ پر روانہ کی بعد مقابلہ سخت کے شاہ ایران نے شکست کہائی اور اوسکی فوج پارس کو مراجعت کر گئی چونکہ فتح خان وزیر کابل طامع اور حریص

اور بد باطن تہا اوس نے ہرات مین داخل ہوکر بادشاہ کے بہائی کو گرفتار کیا اور اوسکے
خزانہ اور مال پر قابض ہوکر بطمع زر کثیر محلسرا مین گہس کر سب عورتونکو بے پردہ کرکے
جواہرات اور زر کی تلاش کی شاہزادہ کامران ولد شاہ محمد شاہ والی کابل کو یہہ بات
بہت بری معلوم ہوی کہ اس وزیر نامعقول نے اوسکے چچا کی ایسی بےعزتی کی کہ جسکے
سننے سے شرم آتی ہے تب اوسنے موقع پاکر اوس وزیر بے تدبیر کو قید کیا۔ اور
اوسکی آنکہین اوس جرم کے پاداش مین نکلوا ڈالین اور شاہ محمد والی کابل نے بعد
پانچ یا چہہ مہینے کے اوسکو قتل کیا ۞

محمد عظیم خان جو بڑا بہائی فتح خان وزیر مقتول کا تہا یہہ خبر سنکر منحرف ہوگیا اور اوسنے
ارادہ کیا کہ شاہ شجاع پہر تخت پر بٹہلاؤن مگر بسبب اسکے کہ ایکدن شاہ شجاع نے
محمد عظیم کے کسی دوست کو پالکی مین بیٹہے ہوئے دیکہا تہا اور بسبب بے ادبی کے اوس سے
بہت ناراض ہوا تہا محمد عظیم نے پہر اوس سے ناراض ہوکر ارادہ کیا کہ کسی ور شخص کو تخت پر
بٹہلانا چاہیئے ۞

ایوب شاہ برادر شاہ شجاع عظیم خانکے لشکر مین گیا۔ اور کہا کہ مجکو بادشاہ کابل کا بناؤ
مین صرف اپنے نام کا سکہ اور خطاب اور روٹی چاہتا ہون تم مجکو بادشاہ بنادو
اور حکومت خود کرو چونکہ اوسکی مرضی کے موافق یہہ شخص مل گیا اس لیے اوسنے اوسکو تخت
پر بٹہادیا مگر ۱۸۲۳ء مین بعد انتقال محمد عظیم خان کے اوسکے بیٹون اور بہائیون مین
کئی لڑائیان ہوئین انجام کار انہون نے ملک آپسمین تقسیم کرلیا پر ملک ہرات شاہ محمد کے

قبضہ مین رہا چنانچہ اوسکا بیٹا کامران وہانکا بادشاہ بدستور سابق بنا رہا ٭
ایوب شاہ یہہ حال دیکھکر کابل سے بہاگا اور رنجیت سنگہ کے پاس آیا جسنے اوسکا کچہہ روزینہ
مقرر کردیا یہہ حال دیکھکر دوست محمد خان اپنے برادر زادہ پر غالب آکر حاکم کابل ہوگیا
شیر ولی خان قندہار پر قابض ہوا۔ سلطان محمد خان پشاور پر۔ صوبہ بلخ اور کشمیر
شاہ بخارا نے چھین لی کمال بدعملی اور بے بندوبستی ہوگئی ٭

چونکہ دوست محمد خان کمال ظلم اور زیادتی کرتا تھا یعنی جس شخص کے پاس کچھہ مال
یا اسباب پاتا تہمت لگاکر چھین لیتا تھا اس لئے رعیت اوس سے بہت بیزار تھی
یہہ حال رنجیت سنگہ نے دیکھکر پشاور پر چڑہائی کی اور اوسکو اپنی سلطنت مین ملا لیا
اسی اثنا مین دوست محمد خان کا ارادہ ہوا کہ پنجاب پر تاخت لاوے اور رنجیت سنگہ کا
ارادہ اوس سے مقابلہ کرنیکا ہوا دوست محمد خان کو ایرانیون سے مدد لینے کی زیادہ
توقع تھی اور اونکو روسیونسے اور شاہ شجاع الملک جو اصلمین مالک سلطنت کا تھا
وہ بہت مظلوم تھا اوسکی مدد کرنی بھی سرکار پر ضرور تھی اسلئے گورنر جنرل بہادر نے
واسطے حملہ کابل کے فوج جمع کی اور بہت سے تکلیفات اٹھاکر فوج انگریزی قندہار مین
پہنچی اور بدون مقابلہ کے شہر مین داخل ہوئی کیونکہ سردار لوگ شہر خالی چھوڑکر
بہاگ گئے تھے مقام قندہار پر شجاع الملک شاہ افغانستان مشہور کیا گیا
سلامی توپونکی سر ہوئی اور بعد تخت نشینی کے ہر ایک نے نذر گذرانی ٭
۲۱ جولائی کو قریب قلعہ غزنی کے پہنچے چونکہ قلعہ شکن توپین فوج انگریزی کے ہمراہ

نہ تہین اس لئے سرکاری فوج نے ارادہ حملہ کا کیا تین بجے رات کو انگریزون نے
قلعہ پر حملہ کیا اور بارود کی تہیلیان دروازون مین لگاکر اڑائین بارود
کی تہیلیان اڑتے ہی قلعہ کے دروازہ گر پڑے فوج انگریزی داخل قلعہ ہوی
افغان بڑی بہادری سے لڑے لیکن بڑی خونریزی کے بعد قلعہ مذکور جوکہ تمام
ایشیا کے ملکون مین مشہور اور مضبوط تہا باسانی تمام قبضہ مین آیا ٭
بعدازان کابل پر چڑہائی ہوی ۶ - تاریخ اگست کو کابل مین پہنچے دوست محمد خان
اپنا اسباب وغیرہ چہوڑکر ہزارہ کے پہاڑونمین جو بخارا سے متعلق ہین بہاگ گیا
اسیوقت مین مہاراجہ رنجیت سنکہ نے وفات پائی اس لئے سکہونکی فوج جو کابل کو
گئی تھی دل شکستہ ہوگئی ٭
غرض کہ بعد فتح کابل اور قندہار اور تخت نشینی شاہ شجاع کے فوج انگریزی نے درہ خیبر
اور پشاور سے ہندوستانکو مراجعت کی قوم افغان نے یہہ مشہور کیا کہ شاہ شجاع نے
اپنی قوم کو فرنگیون کے ہاتہہ بیچا ہے اور اوس نے اپنے ملک کے آدمیون سے دغا کی اور
دین محمدی چہوڑکر عیسوی مذہب اختیار کرلیا ہے چنانچہ اسی باعث سے سید حسین حاکم قلعہ
کولانے بادشاہ کو ایک خط گستاخانہ اسمضمونسے لکہا کہ روسی لوگ اسطرف کو
آنے والے ہین مین اونسے جاملونگا یہہ خط دیکہکر سر ڈبلیو بی کاٹن صاحب نے
جوکہ ایک حصہ فوجکا لیکر ہندوستانکو مراجعت کیا چاہتے تہے اوس باغی کی سزا
دہی کیواسطے کرنیل رچرڈ صاحب کو روانہ کیا اس سپاہ نے راہ مین بہت تکلیف

اتھہای بارش بشدت فوج پر ہوی اور برف اسقدر برسی کہ سپاہیون کی ٹانگین بالکل سن ہوگئین غرضیکہ بعد برداشت تکلیفات بیشمار کے فوج انگریزی ۱۰ جنوری ۱۸۴۱ء کو قلعہ کونا پر پہنچے اور اس قلعہ کو جو باغی سید حسین کا مامن تھا فتح کیا ✦

اگرچہ دوست محمد خان حکومت کابل سے بالکل مایوس ہوگیا تھا مگر چونکہ تمام رعیت شاہ شجاع الملک سے ناراض تھی اس لئے دوست محمد خان نے مسلمان حاکمو سے فی الفور اس بات پر سازش کی کہ انگریزونکو ملک افغانستان سے نکالدینا چاہیے شاہ بخارا نے سب سے زیادہ اپنے تئین مدد و مددگار دوست محمد خان کا ظاہر کرکے اوسکو لکھا کہ میرے پاس تم چلے آؤ اور مطلب اوسکا یہہ تھا کہ جب دوست محمد خان اوسکے پاس آجاوے تو جواہرات اور زیور جو اوسکے خاندان کے پاس ہے چھین لیوے مگر چونکہ دوست محمد خان عقیل نہایت تھا اوسکے پاس گیا اس لیئے شاہ بخارا اوس سے بہت ناراض ہوا اور اوسکو قید کرلیا مگر بعد چند روز کے دوست محمد خان نے پہرہ والونکو رشوت دیکر قید سے نجات پای اور کابل کو بھاگ آیا ✦

جبکہ دوست محمد خان شاہ بخارا کی قید مین مقید تھا اوسوقت بلوچون اور انگریزونمین کئی لڑائیان ہوئین تھین مگر انگریز لوگ فتح پاتے رہے تھے پر تشنگی اور گرمی نے فوج انگریزی کو ناچار کردیا تھا القصہ دوست محمد خان نے قید سے رہائی پاکر

اور کابل مین آکر فوج جمع کی قلعات جسکو جنرل ولشائر نے فتح کیا تھا محراب خان کے
لڑکے نے چھین لیا قوم بلوچ ہر طرف سے منحرف ہوکر انگریزون کی تخریب کے درپے ہو
دشمنون نے خبر آمد و رفت کی بالکل بند کردی اگرچہ کئی لڑائیان چھوٹی چھوٹی ہوئے
سردارون نے جو دوست محمد خان کے طرفدار تھے ہوئی تھین پر جبکہ یہہ خبر پہونچی کہ خان
موصوف نے مقام پروان مین ایک فوج جمع کی ہے اوس وقت کرنیل سالی صاحب تھوڑی
فوج لیکر مقام مذکور کیطرف روانہ ہوئے اور ایک لڑائی ہوئی جسمین ڈاکٹر لارڈ
اور تین افسر مارے گئے اور بہت سے مجروح ہوئے ⁂

اگرچہ دوست محمد خان کا ارادہ بالکل بھاگنے کا ہوگیا تھا پر شام کو سر ولیم مکناٹن صاحب سے
اوس نے پناہ لی اسلئے خان موصوف کو پہلے پشاور کو اور وہان سے ہمراہ نو بیبیون
اور باقی خاندان کے لودہیانہ کو بھیجدیا اب سطرح سے ملک کے آثار اچھے نمایان تھے
اور بندوبست بھی ہوتا جاتا تھا پر ایک ناگہانی بلوہ دوسری نومبر ۱۸۴۱ع کو شہر کابل مین
ہوا یہہ امر تحقیق نہین ہوا کہ باعث اس بلوہ کا کیا تھا بعضے کہتے ہین کہ مسلمانون نے
بسبب اختلاف مذہب کے یہہ بغاوت کی تھی بعضے کہتے ہین کہ شاہ زمان اسکا بانی تھا
بعضے بیان کرتے ہین کہ شاہ شجاع الملک خود اسمین شریک تھا اور افواہ یہہ ہے
کہ اکبر خان بیٹا دوست محمد خان کا اس بلوہ عام کا بانی تھا ⁂

اسکا حال یہہ ہے کہ ان باغیون نے سر الیکزینڈر برنس صاحب اور تین اور افسران انگریزی
کو جو کہ دربار شجاع الملک سے پھر کر آتے تھے اثنا راہ مین مار ڈالا اور بعد ازان بازار

اور مکانات افسران انگریزی اور خزانہ شاہی کو غارت کیا اسوقت سے آخر ماہ دسمبر تک
فوج انگریزی پٹھانونسے لڑتی رہی اور اکثر فتحمند ہوئی لیکن جبکہ انکو سب باتونسے
تکلیف پہنچی اونہون نے یہہ ارادہ کیا کہ افغانونکی پناہ مین آوین اس لیئے سر ولیم مکناٹن صاحب
معہ اور چار افسرونکے اکبر خان کے پاس شرائط موافقت کی مقرر کرنیکے واسطے گئے
پر اکبر خان نے صاحب موصوف کی تقریر سے ناراض ہوکر اونکو قتل کیا غرضیکہ بعد مقرر ہونے
عہد و پیمان کے فوج انگریزی پانچوین جنوری ۱۸۴۲ء کو جلال آباد کیطرف روانہ ہوئی لیکن افغانون
نے فوج انگریزی پر ایسا حملہ کیا کہ اونکو مراجعت کرنا گویا ایک لڑائی تھی اسلئے اثنائے راہ مین
انگریزون نے اپنی بیبیونکو محمد اکبر خان کی پناہ مین شہر کابل کے اندر پہنچانا مناسب
سمجھکر اوسکے سپرد کیا ❊
جبکہ اوس بلوہ کی خبر جنرل ناٹ صاحب کو جو قندہار مین تھے پہنچی تو اونہون نے
کرنیل مکلارن کو مفسدونکی تنبیہ اور تادیب کیواسطے روانہ کیا (اگر یہہ فوج کابل مین پہنچ
جاتی تو یقین تہا کہ فوج انگریزی کو اسقدر تکلیف نہ ہوتی اور نہ اسقدر سپاہی تباہ
ہوتے) یہہ فوج جب غزنی کے قریب پہنچی تو بسبب کثرت بارش برف کے پہر قندہار
کو مراجعت کر آئی افغانون نے بعد فتح کرنے کابل اور غزنی کے پہر قندہار پر حملہ کیا
لیکن جنرل ناٹ صاحب نے اونکو شکست دی   اکثر لڑائیونمین افغانون نے
شکست کہائی پر کئی افسران انگریزی نامور ان لڑائیون مین کام آئے

لارڈ النبرا صاحب

دہم گورنر جنرل ہند

۱۸۴۲ء سے ۱۸۴۴ء تک

جنگ کابل ابہی ختم ہونے پائی تہی کہ آخر ماہ فروری ۱۸۴۲ء مین لارڈ النبرا صاحب
گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوکر وارد کلکتہ ہوئی انکی عہد مین ماہ اپریل ۱۸۴۲ء
مین ایک اور ہنگامہ ایسا کابل مین برپا ہوا کہ اوسمین شاہ شجاع بہی مقتول ہوا اسوقت جنرل
ناٹ صاحب نے جوکہ قندہار مین مقیم تہی غزنی کو پہر فتح کرکی تباہ اور برباد کردیا اور ایک جنگ
عظیم کے بعد فوج انگریزی نی جانب ہند مراجعت کی پر اکبر خان نی اُن سب بیویونکو جو اسکی بید
تہین اس شرط پر رہائی دینی کا اقرار کیا کہ اُسکے باپ دوست محمد خان کو سرکار کمپنی بہادر
رہا کرکے کابل کو بہجوادی چونکہ سرکار کمپنی کو افغانستان سی زیادہ علاقہ رکہنا آئندہ
کو منظور نہ تہا اس لئی دوست محمد خان کو قید سی آزاد کرکے کابل جانی کی اجازت دیدی
چنانچہ وہ کابل مین آکر سابق دستور اسجگہہ کا بادشاہ ہوگیا اور اسیجگہہ اتبک حکومت
کرتا رہا اب ۲۶ مئی ۱۸۶۳ء مطابق ۷ ذی الحجہ ۱۲۷۹ ہجری کو بیمار ہوکر مقام ہرات مین
اُس شہر کے فتح کرنیکے بعد جو اسکے قبضہ سے نکل گیا تہا راہی ملک بقا ہوا

جنگ سندہ

جبکہ انگریزون نے افغانستان پر حملہ کیا تہا تو وہ فوج انگریزی جو احاطہ بمبئی سی کمک کو
آتی تہی اُسکو امراء سندہ نے اپنے ملک سے رستہ دینی سی انکار کیا تہا اور دوسرے عہود

و مواثیق جو مابین سرکار انگریزی اور نواب سندہ کے سابق مین کبہی ہوئے تہے
اسکے ایفا مین بہی انکو انکار تہا اسلیئے سرکار کمپنی بہادر کی فوج نے حیدر آباد سندہ
اور کراچی پر حملہ کیا اور دونو شہرونکو فتح کر لیا اس لڑائی اور فتح کے ہونے سے
امراء سندہ ایسے خائف ہوگئے کہ تیس لاکہہ روپیہ چار ہزار سپاہ انگریزی کے
واسطے دینا منظور کر لیا اور نصف محاصل ملک کا بہی بطور خراج سرکار
انگریزی کو دینا مان لیا چنانچہ لارڈ النبرا صاحب بہادر نے سر چارلس نیپر صاحب کو
فوج انگریزیکا افسر اول مقرر کرکے اسملک کے انصرام اور انتظام کیواسطے روانہ کیا ہو
اسوقتمین میر رستم علی ایک امیر خیرپور کا جو سن رسیدہ اور تجربہ کار تہا وہان سرگروہ جملہ
رؤسا کا تہا اسنے یہہ چاہا کہ اپنے بیٹے کو اپنا ولیعہد اپنی حین حیات مین مقرر
کردے تا کہ وہ اسکی وفات کے بعد اسکا گدی نشین ہو یہہ حال دیکہکر اسکے بہائی
علیمراد نے سر چارلس نیپر صاحب بہادر کو لکہا کہ حسب دستور ملک سندہ کے مین
مستحق گدی کا ہون آپ میری مدد فرماوین نیپر صاحب نے جنکا ارادہ یہہ تہا کہ اس
ملک کے حاکم کو انگریزونکا تابعدار رکہے اسکی مدد کا اقرار کر لیا اور میر رستم علی کو کہلا بہیجا
کہ وہ اپنے بہائی کے پاس چلا جاوے چنانچہ اسنے ایسا ہی کیا پر چند روز کے بعد پچہتا کر
معہ اپنے خاندان اور ہمراہیون کے بہاگا اور قلعہ ایمان گڈہ مین اسنے پناہ لی نیپر صاحب
بہادر نے تین سو آدمیون کے ہمراہ قلعہ مذکور کو فتح کیا اور میر رستم علی سے وہانکی حکومت کا
اختیار چہین کر اسکے بہائی کے حوالہ کر دیا اس سبب سے تمام بلوچ اور امراء سرکار

انگریزسی ناراض ہوگئے اور درپے فساد کے ہوئے چنانچہ دونو فریقون مین
ایک بڑی بھاری لڑائی ہوئی جسمین ایکسو پچانوے آدمی سرکاری مجروح اور ساٹھہ
مقتول ہوئے پر کہتے ہین کہ طرف مخالف کے پانچہزار آدمی ضائع ہوئے ٭
علاوہ اسکے ایک اور لڑائی شیر محمد حاکم میرپور سے ہوئی تھی اس لڑائی مین
بھی کئی نامور انگریز مارے گئے تھے اور بہت سے مجروح ہوئے تھے غرض کہ کئی
لڑائیون کے بعد ملک سندہ قبضہ انگریزمین آیا اور کمپنی کے دشمن بالکل پامال اور تباہ ہوگئے

جنگ گوالیار

جبکہ دولت راؤ سندیہ راجہ گوالیار ۱۸۲۷ء مین بے اولاد مرگیا تو اسکی بیوہ نے
سلطنت پر قبضہ کرکے پہلے تو اپنے خاندان سے کسی شخصکو مسند ریاست پر بٹھانا
چاہا پر جب وہ ارادہ مین کامیاب نہوئی تو لاچار ہوکر خاندان سندیہ سے
ایک لڑکا گود لیا اور جب وہ بالغ ہوا تو کاروبار سلطنت کو خود انجام دینے لگا
کچھہ تنازع اور فساد کے بعد اس لڑکے نے جب اختیار کل حاصل کرلیا تو مہارانی
صاحبہ آگرہ کو چلی گئین مدت تک اسبات کا جھگڑا رہا کہ مہارانی صاحبہ کے خرچ
کے واسطے کسقدر روپیہ ماہواری مقرر ہونا چاہیئے اور کونسا مکان انکے رہنے
کے لئے تجویز کرنا چاہیئے یہہ سب باتین ابھی تک فیصل نہونے پائی تھین کہ مہاراجہ
گوالیار ۱۸۴۳ء مین راہی ملک بقا ہوئے ٭
مہاراجہ متوفی کی بیوہ نے جسکی عمر تیرہ برس کی تھی بصلاح ارکان سلطنت بہاگیرتھ

کو جو قریب رشتہ دار مہاراج کا تہا گو دلیکر گدی پر بٹہایا کرنیل اسپیر صاحب نے
یہہ چاہا کہ ماما صاحب کو جو کہ ماموں راجہ متوفی کا تہا عہدہ وزارت کا عنایت ہو
چنانچہ بروز جلوس مہاراجہ بہاگیرتہہ راؤ کے خلعت وزارت ماما صاحب کو عنایت
ہوا پر اکیسوین مئی ۱۸۴۳ع کو رانی صاحبہ نے وزیر موصوف کی شکایت رزیڈنٹ
صاحب بہادر کو لکہی اور چند روز کے بعد عہدۂ وزارت سے اُسکو معزول کردیا اور
اُسکی جگہہ دادا خاصگی والا کو وزیر اعظم مقرر کیا وہ مہارانی صاحبہ کو ہر ایک وضع کی
خراب صلاحین دینے لگا اسوقت حقیقت مین بالکل اختیار فوج کے ہاتہہ مین تہا فوج
جو چاہتی تہی سو کرتی تہی یہہ فوج دار السلطنت مین دولت راؤ کے عہد سے رہا
کرتی تہی اور وے تعداد مین چودہ ہزار آدمی تہے - جب اس امر کی خبر گورنر جنرل
کو پہنچی کہ دربار گوالیار نے ماما صاحب کو نکالدیا ہے اور اُن شخصونکو جو سلطنت
انگریزی کے برخلاف عمل کرتے تہے اختیار حکومت کا دیا ہے تو انہون نے حکم
دیا کہ قریب دریاے چنبل کے فوج جمع کیجاوے اس عرصہ مین فوج وہان جمع ہوتی
جاتی تہی گوالیار مین تنازع اور فساد بڑہتا گیا ۞

مہارانی نے رزیڈنٹ صاحب کو جو بمقام دہولپور خفا ہو کر چلے گئے تہے کئی بار لکہا
کہ تم یہان آؤ انہون نے صرف یہہ جواب دیا کہ جبتک دادا خاصگی والا انگریزون کے
سپرد نکیا جاویگا یا جرمانہ دیکر شہر سے بدر نہوگا مین ہرگز شہر مین قدم نرکہونگا ۞

اسی اثنا مین گورنر جنرل صاحب بہادر نے ارادہ کیا کہ گوالیار کیطرف کوچ کیجے

اور وہ فساد جو مدت سے درمیان سلطنت انگریزی اور مہارانی صاحبہ کے
رہتا ہے رفع کیجئے سیندھیا کی فوج نے واداخات کے والے کو قید کر کے انگریزونکے
سپرد کر دیا اور ماہ دسمبر مین گورنر جنرل صاحب بہادر بھی ملک سیندھیا مین
جا پہنچے ایک لڑائی مقام مہاراج پور مین درمیان انگریزون اور مرہٹون
کے واقع ہوئی اگرچہ اس لڑائی مین مرہٹے بہت بہادری اور دلاوری سے
جم کر لڑے اور انگریزون کے آدمی بہت ضائع بھی ہوے پر آخر کو شکست کھائی
سوا اُسکے دو اور لڑائیان ایک مقام چاندا پر اور دوسری موضع
پنیر پر ہوئین اور انمین بھی مرہٹون نے شکست کھائی ان سب لڑائیون کے بعد مہارانی
صاحبہ نے صلح کی درخواست کی اور حسب مرضی انگریزون کے شرائط عہد نامہ کے
مقرر ہوئین اسوقت سے خاندان سیندھیا کی طاقت اور حشمت بالکل جاتی رہی
اگرچہ راجہ گوالیار جو کہ بالفعل گدی پر ہین خاندان سیندھیا سے ہین اور انہین کے نام
سے بالکل کاروبار سلطنت کی فیصلہ پاتے ہین لیکن حقیقت مین ان مہاراج کو
کچھہ اختیار نہین اور نہ کسی ایسے شخص کو جو خلاف مرضی انگریزون کے ہو نوکر رکھہ
سکتے ہین غرضکہ اب سلطنت گوالیار کی برائے نام ہی ہے
چونکہ کورٹ اف ڈائرکٹرز اس انتظام مین لارڈ النبرا صاحب سے ناراض ہوئے اور
اونھون نے اُن لڑائیون کو جو اس گورنر جنرل نے امراء سندھ اور مہاراجہ گوالیار سے
کی تھین بہت نامناسب جانا اسلئے اُنکو ملزم ٹھہرا کر ولایت کو طلب کیا اور اُن کی

جلیلا لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر کو ہندوستان کا گورنر جنرل مقرر کیا

لارڈ ہارڈنگ

یازدہم گورنر جنرل

سنہ ۱۸۴۴ع سے سنہ ۱۸۴۸ع تک

سوم جولائی سنہ ۱۸۴۴ع کو یہہ صاحب بعہدۂ گورنری ہند کلکتہ مین وارد ہوے یہہ
گورنر نہایت عقیل اور مدبر اور سالخوردہ تہے انکا دلی ارادہ یہہ تہا کہ ہندوستان
مین جا کر سب رئیسون اور امیرون سے صلح سے رہونگا اور کسیکی بربادی کے
درپے نہونگا مگر مشیت ایزدی یون تہی کہ حکومت سکہونکی نیست و نابود ہونیکی بنیاد
اس گورنر کے ہاتہہ سے قایم ہوگی اسلیئے پنجاب کا ہنگامہ برپا ہوا جسکا بیان
آگے آتا ہے ـ اسی گورنر جنرل نے ایک قانون اس مضمونکا جاری کیا تہا کہ طلباء
مدارس جو سرکاری مدرسون مین پڑہ کر طیار ہون انکو اور لوگون پر جو تربیت یافتہ مدارس
سرکاری کے نہون درباب پانی عہدہای جلیل القدر کے ترجیح دینی مناسب ہے

جنگ پنجاب

مہاراجہ رنجیت سنگہ کی ابتدا اور عروج کا بیان

چونکہ یہہ مقام بیان جنگ پنجاب کا ہی اسواسطے سلطنت پنجاب کے بانی یعنی مہاراجہ رنجیت سنگہ
کا مختصر حال بیان کرنا بہی یہان مناسب ہے تا کہ طلباء کو اسکی اصل و نسل سے ہی وقفیت پیدا ہو

ایک شخص غریب بیٹ کا مسمی بدہو پنجاب کے کسی ایک گانو مین رہا کرتا تہا اسکے بیٹے
مسمی نودہ سنگہ کا بیاہ ایک زمیندار مسمی گلاب سنگہ مجیٹہہ کی بیٹی کے ساتہہ ہوا اوس
سے تین لڑکے پیدا ہوئے

جبکہ نودہ سنگہ سنہ ۱۷۵۲ع مین مرگیا تو اسکے بڑے بیٹے چڑت سنگہ نے اپنے
بہائیون دل سنگہ اور جودہ سنگہ کے اتفاق سے موضع گوجرانوالہ مین ایک گڑہی
تعمیر کی چونکہ چڑت سنگہ گوجرانوالہ کی گڑہی پر قبضہ رکہتا تہا اس سبب سے اور سردار اوسکی
تعظیم و تکریم کرتے تہے اور اسکی خوش کلامی اور شیرین بیانی سے بہی خوش رہتے تہے بعد ازان
مہان سنگہ کو خطاب سرداری کا ملا یہہ شخص مہاراجہ رنجیت سنگہ کا باپ تہا جبکہ مہان سنگہ
نے وفات پائی مہاراجہ رنجیت سنگہ کی عمر اسوقت صرف بارہ برس کی تہی لیکن آثار خوش اقبالی کے
اسکی پیشانی سے ظاہر تہے غرض کہ پانچ برس تک اسکی ساس سدا کور اور اسکی والدہ نے کاروبار
ریاست کو انجام دیا لیکن سنہ ۱۷۹۳ع مین مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اپنی والدہ کو مار ڈالا اور خود
ریاست پر قابض ہوا سنہ ۱۷۹۶ع اور سنہ ۱۷۹۸ع مین شاہ زمان پسر شاہ تیمور متوفی حاکم کابل
پنجاب پر حملہ کیا مہاراجہ رنجیت سنگہ تاب مقابلہ کی نہ لاکر ستلج کے اوس پار چلا آیا اور
تاخت و تاراج کرنے لگا شاہ زمان بعد فتح کرنے لاہور کے کابل کو مراجعت کر گیا
اور تین سکہ سرداروں یعنی چیت سنگہ مہر سنگہ صاحب سنگہ کو لاہور
کا حاکم مقرر کر گیا مہاراجہ رنجیت سنگہ یہہ خبر سنکر لاہور مین آیا اور اس شہر کا محاصرہ
کرکے ان تینون سرداروں سے جو کہ نالائق اور بیوقوف اور عیاش تہے شہر

لاہور چھین لیا ؛

جبکہ شاہ زمان کابل کو لوٹ گیا تہا تو اسکی چند توپین دریا مین رہ گئی تہین اور مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اُن توپونکو دریا سے نکلواکر شاہ موصوف کے پاس بہجوادیا تہا اسلیئے وہ مہاراجہ رنجیت سنگہ سے ایسا خوش ہوا کہ اسکو ایک سند لاہور کے قبضہ کرنے کے واسطے عطا کی ؛

مہاراجہ رنجیت سنگہ نے لاہور پر قبضہ کرکے چارطرف اپنی حکومت پہیلانی شروع کی چنانچہ پشاور ملتان کشمیر امرتسر جو مسلمانون کے قبضہ مین سے تہے لے لئے اور ہر لڑائی مین افغانون کو شکست دی اُسکی پاس فوج بہت برجستہ تہی اور ایسا خوش اقبال تہا کہ اُس نے کبہی شکست نہین پائی یہہ مہاراجہ بہت عقلمند اور مدبر اور صاحب اقبال پنجاب مین گذرا ہے ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو اسنے وفات پائی اور اُسکی نعش معہ چند رانیون کے جلادی گئی

بعد مرنے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے اس ملک کا انتظام خراب ہوگیا اور بڑی بے انتظامی ظہور مین آئی ؛

وزیر دہیان سنگہ جی جو مہاراجہ رنجیت سنگہ کے وقت سے مدار المہام سلطنت پنجاب کا تہا اور حقیقت مین وہ مثل اپنے آقا کے عقلمند اور مدبر تہا و کہڑک سنگہ پسر مہاراجہ رنجیت سنگہ کو گدی نشین کیا پر یہہ مہاراجہ بڑا کم ہمت اور بیغم تہا اور چونکہ وہ ایک نالائق شخص مسمی چیت سنگہ کی صلاح پر عمل کرتا تہا بلکہ اُسکو امور

سلطنت مین دخیل کیا چاہتا تہا اس سبب سے وزیر دہیان سنگہ اور کنور نونہال سنگہ بیٹے کہڑک سنگہ نے بہت ناراض ہوکر باہم صلاح کی اور اُس مکانمین جہان کہڑک سنگہ اور چیت سنگہ دونو سوتے تہے جاکر چیت سنگہ کو قتل کرڈالا ٭

اسوقت سی کہڑک سنگہ برای نام راجہ رہ گیا اور حقیقت مین نونہال سنگہ بالکل کاروبار سلطنت کو انجام دیتا تہا اور جبکہ ماہ نومبر ۱۸۴۰ء مین کہڑک سنگہ نے وفات پائی تو لوگونکو یقین تہا کہ کنور نونہال سنگہ ارب رونق افروز گدّی کے ہونگے اور موافق عہد مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پہر بندوبست اسملک کا ہوجاویگا اور سب بدانتظامی رفع ہوگی لیکن لوگونکی اندیشہ کے برخلاف کچہہ اور ہی بات ظہور مین آئی یعنی اوس روز جبکہ کنور نونہال سنگہ اپنے باپ کو جلاکر آتے تہے قلعہ کے دروازہ مین پہنچتے ہی ایک سنگین شہتیر قلعہ کے دروازہ کا نونہال سنگہ کے سرپر گرا جسکے صدمی سے کنور موصوف بہی راہی ملک بقا ہوا ٭

اس حادثہ کے بعد راجہ دہیان سنگہ وزیر مہاراج نے ایک قاصد اپنے بہائی راجہ گلاب سنگہ کی پاس روانہ کیا اور دوسرا کنور شیر سنگہ بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگہ کے پاس بہیجا اور کنور موصوف کو یہہ لکہا کہ اگر آپ پنجاب کے راجہ ہوا چاہتے ہین تو ایکدن رات کے عرصہ مین لاہور تشریف لائی اسوقت چند کنور جو کہ والدہ کنور نونہال سنگہ کی تہی خود سر حاکم ہونا چاہتی تہی اسلئے اُسکی یہہ مرضی ہوئی کہ شیر سنگہ کو گدّی نشین نہونے دے اور خود کاروبار سلطنت پر حاوی رہو سے ٭

القصہ جب گلاب سنگہ لاہور مین آیا تو برخلاف توقع باشندگان شہر اور راجہ دہیان سنگہ
کی رانی صاحبہ کیطرف ہو گیا اور شیر سنگہ سی لڑنے کو تیار ہوا

شیر سنگہ نے جب یہہ سنا کہ رانی صاحبہ میرے تخریب کے درپے ہین اُس نے اپنی دارالسلطنت بٹالہ
کو مراجعت کی لیکن تہوڑی عرصہ کی بعد بصلاح جنرل ونتورا صاحب کے پہر لاہور مین آیا تین روز
تک شیر سنگہ اور گلاب سنگہ کی فوج سی چہوٹی چہوٹی لڑائیان ہوتی رہین انجام کار وے
سکہ جو لاہور کے قلعہ پر متعین تہے اپنی پہلی تنخواہ کے نہ ملنے کے سبب سے شیر سنگہ
سے آملی اسیطرح پر شیر سنگہ کا قبضہ ہو گیا ٭

شیر سنگہ خود تو بڑا عیاش تہا پر تمام کاروبار سلطنت کے اُسکا وزیر کرتا رہتا تہا ایک روز مہاراج
شیر سنگہ سوارونکی موجودات لے رہا تہا کہ اجیت سنگہ بہانہ دکہلانے ایک بندوق کے کنور شیر سنگہ کے
پاس آیا اور اُسکو اُس بندوق سی ہلاک کیا اور اُسی روز بڑا بیٹا شیر سنگہ کا بہی مارا گیا اسطور پر اس
سلطنت مین پہر بے انتظامی برپا ہوئی وزیر دہیان سنگہ بہی اُسی روز قاتلون کے ہاتہہ سی مقتول ہوا
چنانچہ اسی سبب سے اُسکے لڑکے ہیرا سنگہ نے کیمپ مین جا کر مہاراجہ شیر سنگہ اور اپنے باپ کے قتل کا حال
ظاہر کیا اور سپاہیون سے کہا کہ اگر تم میری شریک ہو تو مین تمہاری تنخواہ مین اضافہ کرونگا فوج جو کہ
تخمیناً قریب پچاس ہزار کی تہی بمجرد سننے اس بات کے خوش ہوئی اور اسکے ساتہہ سر دینے
پر مستعد ہو گئے چنانچہ ہیرا سنگہ نے فوج ہمراہ لیکر قلعہ لاہور پر حملہ کیا اور بعد ایک خفیف
لڑائی کے شہر پر قابض ہو گیا اور اُن مخالفونکو جنہون نے اُسکے باپ دہیان سنگہ وزیر کو اور مہاراجہ
شیر سنگہ کو قتل کیا تہا تہ تیغ کر کے اُنکی نعشونکو کوچہ بکوچہ گہسوایا ٭

دلیپ سنگہ بیٹا مہاراجہ رنجیت سنگہ کا جنکو کہ مفسدون نے بعد قتل شیر سنگہ کے تخت پر بٹہا یا تہا
سابق دستور تخت سلطنت پر قائم رہا اور ہیرا سنگہ اُسکا وزیر ہوا اور والدہ مہاراجہ لاہور کی اور
اُنکا بہائی جواہر سنگہ اس ہیرا سنگہ سے حسد رکہتے تہے اور ہمیشہ اُسکی تخریب کے ساعی
رہتے تہے انجام کار فوج نے بہی اس مرد بہادر کا ساتہہ ندیا اور وہ معہ اپنے چند
ہمراہیون کے قریب لاہور کے لڑائی مین بہاگتا ہوا مارا گیا اب بجائے اسکے جواہر سنگہ
وزیر اعظم ہوا لیکن یہہ بڑا ہی عیاش اور کم ہمت آدمی تہا

فوج سکہ باضافہ تنخواہ ہر سپہ سالار سے ملجاتی تہی اور ہر انقلاب پر اضافہ تنخواہ کی
درخواست کرتی تہی چنانچہ عہد سلطنت مہاراجہ رنجیت سنگہ مین پیادونکی تنخواہ صرف سات
روپیہ تہی پر جواہر سنگہ کے وقت مین بارہ روپیہ ہو گئی

اسوقت مین پشورا سنگہ بیٹے مہاراجہ رنجیت سنگہ نے سلطنت کا دعوی کیا اور فوج کثیر
جمع کرنے لگا اور ہر سپاہی سے کہا کہ مین بروقت کامیابی اپنے مقصد کے ہر ایک
آدمی کو کنٹہے طلای قیمتی ڈیڑہ ڈیڑہ سو روپیہ کی عنایت کرونگا جواہر سنگہ وزیر مہاراجہ
دلیپ سنگہ کا یہہ بات سنکر بہت گہبرایا اور فوج سی کہا کہ تم باغی سے جا کر لڑو انہون نے کہا
کہ ہم رنجیت سنگہ کے لڑکے سی ہرگز نہ لڑینگے بلکہ بعضے انمین سے پشورا سنگہ کی مدد کیواسطے
مستعد ہوگئے جواہر سنگہ نے امداد فوج سی مایوس ہو کر ہمتی اور کمینگی کا قصد دلمین ٹہانا
اور ایک خط رانی صاحبہ کیطرف سی کسی اپنے دوست کے ہاتہہ پشورا سنگہ کے پاس بدین
مضمون بہجوایا کہ تمہارے واسطے آمدنی ایک لاکہہ روپیہ کی اضلاع شمالی سے تجویز ہو گئی ہے

اِسلئے تمکو چاہیئے کہ دعوی سلطنت سے دست بردار ہو جاؤ
جبکہ کنور پشور سنگہ اس خط کو کہ ملک الموت کا پیغام تہا ملاحظہ کرنے لگا قاصد نے تلوار نیام سے کہینچکر انکو قتل کیا فوج جو کہ ایک مہینے کی رخصت لیکر گئی تہی یہہ خبر سنکر طیش مین آئی اور بلا طلب خود بخود لاہور مین آکر سیگزین وغیرہ پر قابض ہو گئے اور مقام میانمیر پر جمع ہو کر جواہر سنگہ کی طلبی کی اور کہلا بہیجا کہ اگر وہ حاضر نہوا تو قلعہ پر حملہ کیا جاویگا اسوقت رانی چندہ صاحبہ کو اپنے بیٹے دلیپ سنگہ کیجان کیطرف سے نہایت خوف ہوا تہا اِسلئے انہون نے اپنے بہائی کو سمجہایا کہ تم فوج مین جاؤ اگر نہ جاؤ گے تو سپاہ قلعہ پر چڑہ آوی گی چنانچہ وہ معہ مہاراجہ دلیپ سنگہ کے ہاتہی پر سوار ہو کر اور رانی صاحبہ کو بہی ساتہہ لیکر فوج کیطرف گیا وہان پہنچتے ہی فوج نے رانی صاحبہ کو ایک خیمہ مین ٹہہلا دیا اور راجہ صاحب کو ہاتہی سے اوتار کر اون کی ما کے پاس بہیجدیا اور جواہر سنگہ سے پشور سنگہ کے قتل کا باعث دریافت کیا یہہ اجل رسیدہ کچہہ جواب باصواب دیسکا اِسلئے فوج نے اُسکو معہ اوسکے رفقا کے جو کہ اُسکے ہم پیالہ اور ہم نوالہ تہے قتل کیا اب مقام غور ہے کہ بعد مہاراجہ رنجیت سنگہ کے کیسی ابتری اور بے انتظامی اور خودسری ہو گئی تہی اور سردار لوگ کیسے بے ایمان اور عیاش ہو گئے تہے ۔ ہر وقت کے انعام دینے سے خزانہ خالی ہو گیا تہا اور اُسوقت مین امور سیاست کا ذمہ داری کرنا گویا اپنی موت کا آپ بلانا تہا ؎
جبکہ سلطنت کی یہہ حالت تہی اور انتظام کی یہہ صورت فوج سکہہ جو کہ تعداد مین اسی ہزار

تھی معہ دو سو ضرب توپ کے دریاے ستلج سے عبور کرکے ماہ اکتوبر ۱۸۴۵ء

مین بطمع لوٹ کھسوٹ کے سرحد انگریزی پر حملہ آور ہوئے اور جبراً سردارونکو بھی

اپنے ہمراہ لیگئے دسوین دسمبر سے دسوین فروری ۱۸۴۶ء تک چار بڑی لڑائیان

سکھون اور انگریزون مین واقع ہوئین چنانچہ ایک لڑائیمین تو یہہ حال ہوا کہ سکھہ اس دلیری

اور جوانمردی سے لڑے اور اسقدر پاے ثبات میدان جنگ مین گاڑا کہ دونو طرف کو

شکست کا خوف برابر تھا لیکن بخوش اقبالی سے انگریزونکو فتح کلی نصیب ہوئی ؎

جنگ اول اول لڑائی مقام مدکی مین ۱۸ - دسمبر ۱۸۴۵ء کو ہوئی اور اسمین سکھون

کی شکست ہوئی اور انکی چند ضرب توپ قبضۂ انگریزی مین آئین اور اسمین بہت سے

افسران نامور انگریزی کام آئے اور بہت سے مجروح ہوئے ؎

جنگ دوم دوسری لڑائی مقام پیروشہر پر بتاریخ ۲۱ دسمبر ۱۸۴۵ء کو واقع ہوئی

اس لڑائیمین سکھون کے پاس کچھہ اوپر سو ضرب توپ تھی اور انکی گولہ باری سے بہت سے انگریزی

آدمی ضائع ہوئے اور چونکہ انگریزون کے پاس چھوٹی چھوٹی توپین تھین تو وہ کچھہ نکر سکے

لیکن فوج سرکاری نے ایکبار گی اوپر حملہ کیا اور انکے مورچوں پر جا گری فوج انگریزی کے

پہنچتے ہی سکھہ کمال شجاعت اور مردانگی سے لڑے اور اس سبب سے انگریز انکی توپونپر قابض

نہو سکے جسوقت آدہی رات گذری سکھون نے ایک توپ ایسی موقع پر لگائی کہ اس سے بہت سے

افسران فوج انگریزی مجروح و مقتول ہوئے لیکن جبکہ فوج نے اونپر حملہ کیا وے توپ

چھوڑکر بھاگ گئے پر اسپر بھی جب چاندنی کے اوجالے سے دشمن کو انگریزی

فوج نظر آتی تہی ایک آدہ باڑ مارتے تہے اسی طرح پر فوج انگریزی نے بڑی مصیبت سے
یہہ رات بسر کی صبح ہوتے ہی انگریزون نے حملہ کیا اور فتح حاصل کی اس لڑائیمین
۱۷ ضرب توپ قبضہ سپاہ انگریزی مین آئی تہوڑی دیر گذری تہی کہ سردار تیج سنگہ
تیس ہزار سوار سے فوج انگریزی پر حملہ آور ہوا اور اس بہادری سے لڑا کہ فوج انگریزی کو پس پا
ہونا پڑا سکہونکی طرف سے برابر باڑین چہوٹتی تہین اور چونکہ انگریزونکے پاس گولہ بارود
وغیرہ نہین رہا تہا تو انکی طرف سے ایک گولی بہی چلتی تہی اسلئے کمانڈر انچیف صاحب نے
لاچار ہوکر سوارونکو حملہ کرنیکا حکم دیا اور انکے وسیلہ سے سپاہی آگے بڑہے اور نتیجہ
اسکا یہہ ہوا کہ دشمن کی فوج بہاگ نکلی اور فتح انگریزون کے نصیب ہوئی ع

جنگ سوم تیسری لڑائی مقام الیوال پر بتاریخ ۲۹ جنوری ۱۸۴۶ء مین واقع ہوئی
اسمین بہت سے عہدہ داران نامور انگریزی ضائع ہوئے اور اکثر مجروح ہوئے اور گو کہ
سکہہ اس لڑائیمین بہی بکمال شجاعت سے لڑے لیکن موافق اپنی عادت کے میدان جنگ سے
اس جلدی سے بہاگے کہ انکے بہت سے آدمی دریاے ستلج مین ڈوب کر مر گئے

جنگ چہارم چوتہی لڑائی مقام سوبراان مین ۱۰ تاریخ فروری ۱۸۴۶ء کو ہوئی
اسمین بہی سکہونکو شکست ہوئی اور انگریزی فوج دریاے ستلج سے عبور کرکے داخل
پنجاب ہوئی بعد ازان درمیان سرکار انگریزی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ وارث سلطنت
پنجاب کے صلح ہوگئی اور آئندہ کیواسطے صلحنامہ جانبین سے لکہا گیا جسکا لکہنا اسجگہہ
موجب تطویل ہے اور ایک اقرار نامہ راجہ گلاب سنگہ سے لیکر ملک کوہستانی اسکے

سپرد کیا گیا کیونکہ وہ موجب رفع فساد ہمدگر اور باعث مصالحت اور رفع شور وشر ہوا
تہا والی لاہور نے ایک کرور روپیہ کے عوض صوبہ کشمیر کا سرکار کمپنی بہادر کو دیا تہا
اب سرکار نے اُسیقدر روپیہ کو صوبہ مذکور مہاراجہ گلاب سنگہ کی حوالہ کیا جب فوج
مہاراجہ گلاب سنگہ کے واسطے دخل کشمیر کے گئی تو شیخ امام الدین صوبہ دار کشمیر نے اُسکو
دخل مدیا بلکہ اُسکی فوج کو کئی شکستین دین اسلئے کچہہ فوج سرکار لاہور کی اور کچہہ فوج
انگریزی واسطے تنبیہ اور تادیب شیخ مذکور کے روانہ کی گئی شیخ مذکور نے فوج کشی کا
سامان دیکہکر رزیڈنٹ کو لکہہ بہیجا کہ مین وزیر لال سنگہ کی بہکانے سے منحرف ہو گیا تہا
میرا اسمین کچہہ قصور نہین ہے چنانچہ اپنے کلام کی صداقت کیواسطے تین خط دستخطی وزیر
لال سنگہ کے اُس نے پیش کئے اِس لئے واسطے تحقیقات اسمقدمہ کے ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور
اسمین لال سنگہ ملزم ہوا اور اُس سبب سے سرکار نے وزیر مذکور کو مقید کر کے اکبر آباد کو روانہ
کیا عہدہ وزارت سے راجہ لال سنگہ کے معزول ہونی کے بعد اہالی دربار لاہور نے گورنمنٹ
انگریزی سے واسطے حفاظت مہاراجہ دلیپ سنگہ کے کہ ابہی خوردسال تہی اور واسطے
بندوبست ملک کے جو موجب آرام خلائق کا ہو درخوست کی اسلئے بنظر استدعا اُن
لوگون کے ۱۶ دسمبر ۱۸۴۶ع کو کچہہ شرائط جدید بترمیم صلحنامہ مورخہ ۹ مارچ ۱۸۴۶ع
مین سرکار کمپنی بہادر اور دربار لاہور کے قرار پائی جسکا ذکر کرنا موجب
تطویل ہے ٭

جسوقت سے کہ رانی چندہ صاحبہ سے اُنکا ہمراز راجہ لال سنگہ جدا ہوا تہا وہ بہت شکستہ

خاطر اور رنجیدہ تہین بلکہ اسی سبب سے ارکان سلطنت سے ناحق کشیدہ خاطر رہا کرتی تہین
جب کسی شخص پر کسی صورت سے وہ مضرت نہ پہنچا سکین تو مہاراجہ دلیپ سنگہ کو برخلاف
ارکان سلطنت کی ورغلا کر برہم کرنے لگین چونکہ یہہ بات انتظام حکومت کے برخلاف
اور خطرناک تہی اسلئے گورنر جنرل صاحب بہادر نے باتفاق رائے ممبران دربار لاہور
کے یہہ تجویز کی کہ رانی صاحبہ کو مہاراجہ دلیپ سنگہ سی علیحدہ رکہنا مناسب ہے چنانچہ بیسوین
تاریخ ماہ اگست ۱۸۴۷ء کو رانی صاحبہ کو وطن چہوڑنا اور قلعہ شیخوپورہ مین جو انکی رہنی کیواسطے
تجویز ہوا تہا اور شہر لاہور سے ۲۵ میل دور ہے رہنا پڑا یہانتک کا معاملہ ایام حکومت لارڈ
ہارڈنگ صاحب بہادر گورنر جنرل مین واقع ہوا ٭

لارڈ ڈلہوسی صاحب

دوازدہم گورنر جنرل

۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۶ء تک

ماہ جنوری ۱۸۴۸ء مین لارڈ ڈلہوسی صاحب گورنر جنرل مقرر ہو کر آئے انکے ایام
حکومت مین رانی جندہ صاحبہ نے باتفاق راے چند سرداران لاہور مثل گنگارام منشی
رانی صاحبہ اور کاہن سنگہ وغیرہ یہہ تجویز کی کہ جسقدر انگریز لوگ لاہور کی چہاونی مین
رہتے ہین انکو زہر دیکر مارڈالنا چاہیے چنانچہ یہہ تجویز اسطرح پرپختہ کی کہ جملہ خدمتگاران اور
خانساماں ان مسکوٹ گہر اور اکثر حکام کے ملازمون کو جو مسکوٹ مین بروز معہودنہ آوین

اپنے سے متفق کرکے بہت سا روپیہ اُنکو دینے کا وعدہ کیا اور نقد روپیہ پیشگی
اِس کام کیواسطے نوکرون کو تقسیم بہی کردیا اور تجویز یہہ ٹہری کہ جبکہ صاحب
لوگ اُنکا کوئی بڑا کہانا مسکوٹ گہر مین ہو اُس روز سبکو زہر دو بعد پورا ہونے اِس کام کے
تمکو سوائے اس نقد روپیہ کے جاگیرین اور انعام گران بہا مرحمت ہوگا پر یہہ ارشتیر
آنے روز موعود کے کہل گیا اِسلیے گنگارام اور کاہن سنگہ کو معہ جملہ خدمتگاران اور خانسامان
کے جو کہ اس تجویز او منصوبہ مین شریک تہے پہانسی نصیب ہوئی اور رانی صاحبہ کو بنارس مین رہنے
کا حکم ہوا چنانچہ رانی صاحبہ کاشی جی کو روانہ کی گئین چند ماہ وہان رہکر ایک روز پوشیدہ ہوگئین
اور ڈاک مین بیٹہہ کر راجہ نیپال کے پاس بہاگ گئین اور وہان کئی برس تک رہین پہر ان
ایام مین درمیان ۱۸۶۱ء کی حسب خواہش مہاراجہ دلیپ سنگہ کی کہ وہ انگلستان مین رہتے ہین
ولایت کو تشریف لیگئین تہوڑے دنون وہان رہکر ۱۸۶۳ء مین رانی صاحبہ نے وفات پائی

جنگ ملتان

یہہ لڑائی بہی لارڈ ڈلہوسی صاحب بہادر کیوقت مین ہوئی اور اُسکا اصل حال یہہ ہے کہ دیوان
مولراج قوم کا کہتری باشندہ قصبہ اکال گڈہ کا تہا جو کہ ضلع گوجرانوالہ کا ایک قصبہ ہے وہ
بجائے اپنے باپکے دربار لاہور کیطرف سے صوبہ ملتان کا منتظم تہا چونکہ اُسکے وقت مین
کئی طرحکی بدانتظامیان ظہور مین آئین تہین اِسلیے دربار لاہور نے اُس سے استعفا
طلب کیا اور اُسنے بخیال اسکے کہ یہہ صرف دہمکی ہے میرا استعفا منظور نہوگا فوراً استعفا
لکہہ کر روانہ کیا او استعفا یہان منظور ہوگیا اور دربار لاہور نے بجائے اُس کے

صوبہ ملتان کا ناظم ایک سکھہ مقرر کرکے قلعہ ملتان کے کاروبار اور کنجیون کے
دلانی کیواسطے دو انگریزون یعنی ایک وینس اگنیو صاحب اور دوسرا لفٹنٹ اینڈرسن
صاحب کو اُسکے ہمراہ ملتان کو روانہ کردیا دیوان مذکور کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی
اسلیئے اُس نے اُن انگریزون کو مارڈالا اور باغی ہوکر بر سر فساد ہوگیا جب یہہ خبر انگریزو نکو
پہنچی تو انہون نے فوج کشی کی اور نواب بہاولپور سے مدد طلب کی نواب نے بہی فوج کی
کمک دی اور ایک بڑی بہاری لڑائی بسرکردگی کپتان ایڈورڈ صاحب کے ۱۸ جون
سنہ ۱۸۴۸ع کو ہوئی ملتان کی فوج بہی کمال بہادری اور جوانمردی سے پیش آئی صبح سے
دو بجے تک لڑائی ہوتی رہی آخر کار ملتان کی فوج شکست کہا کر بہاگ نکلی اور کئی
ضرب توپ سرکار کمپنی کے ہاتہہ آئی

یکم جولائی سنہ صدر کو قلعہ ملتان کی فصیل کے نیچے ایک اور لڑائی ہوئی اِس لڑائیمین
مولراج بذات خود لڑتا رہا لیکن اتفاق سے ایک گولہ اُسکے ہاتہی کے ہودہ مین جو لگا تو اُسکے
صدمہ سے وہ ہاتہی پر سے نیچے گر پڑا اور ایک گہوڑے پر سوار ہوکر ملتان کو بہاگ گیا
یہہ لڑائی چہہ گہنٹہ تک رہی اگرچہ ملتانی لوگ کمال شجاعت سے لڑے پر انگریزی فوج کے
سامنے زیادہ نہ ٹہر سکے آٹہوین اگست سنہ صدر کو فوج انگریزی نے دیوان مولراج پر حملہ
کیا اور ایک گانو سے جہان اُسکا لشکر خیمہ زن تہا اُسکو مار کر ہٹا دیا اور اُس گانو پر فوج
انگریزی قابض ہوگئی دشمن کی فوج ایک باغیچہ مین جو کہ اُس گانو کے قریب تہا بہاگ کر
مقیم ہوئی اور وہان سے دن بہر گولہ اندازی کرتی رہی اسلیئے فوج انگریزی نے

متحیر ہوکر اُس باغ پر حملہ کیا ڈیڑہ گھنٹے تک وہان لڑائی جاری رہی عہدہ داران انگریزی جو جنگہای سابق پنجاب مین شریک تہے یہہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے سکھونکو ایسی جوانمردی سے لڑتے ہوے کبہی نہین دیکھا تہا اور نہ کبہی اُنکی توپین ایسی جلدی جلدی چلتی تہین اِس لڑائی مین کئی افسران انگریزی مجروح و مقتول ہوئے بعد ازان فوج سرکاری نے قلعہ ملتان کا محاصرہ کیا اور یقین تہا کہ قلعہ جلد فتح ہو جاتا لیکن چونکہ راجہ شیرسنگہ معہ اپنی ہمراہیون کے جو کہ قریب دس ہزار کے تہے مولراج سے ملگیا تہا اسلئے فوج سرکاری کو اٹھا لینا پڑا اور قلعہ کے فتح ہونے مین بہی کمال توقف ہوا شیرسنگہ چند روز تک ملتان مین رہا اور پہر بسبب اِسکے کہ مولراج سے کچہہ اُسکی اَن بن ہو گئی تہی نوین تاریخ کو ہزارہ کیطرف اپنے باپ چترسنگہ کے پاس چلا گیا

بیسوین اکتوبر کو ایک بلوہ مقام پشاور مین ہوا چنانچہ میجر لارنس صاحب و لفٹنٹ بوی صاحب وغیرہ وہان سے بدقت تمام بہاگ نکلے پر مفسدون نے اِن سبکو گرفتار کر لیا اور اِنکا حال آگے آوے گا ۞

ماہ نومبر کی چہٹی اور ساتوین تاریخ کو فوج مولراج اور انگریزی سپاہ مین قریب ملتان کے ایک لڑائی واقع ہوئی اور بہت سی کشت و خون کے بعد سرکار انگریزی کی فتح ہوئی اور کئی توپین سرکار کے ہاتہہ آئین اسوقت ملک پنجاب مین بڑا فساد برپا تہا ہر ایک سکہہ اپنی تئین بادشاہ خیال کرتا تہا ہر جگہہ بلوہ کا خوف تہا تجارت مسدود تہی رستے لٹتے تہے رعیت کو اپنی جان اور مال کے بچانے کا بڑا فکر تہا ستائیسوین دسمبر کو جبکہ انگریزون کے

پاس سنده اوربہی اور فیروزپور سی کمک آگئی تب مولراج پر ایک اور حملہ ہوا اور انجام کار یہہ ہوا کہ دشمن بہاگ گئے اور انکا مقام انگریزی فوج کے قبضہ مین آیا اس لڑائی مین قریب چار سو سپاہی اور بیس عہدہ دار ونکے مجروح و مقتول ہوئے

۳۱ دسمبر کو اتفاقاً ایک گولہ انگریزی توپ کا مولراج کے میگزین کی باروت مین جاکر پڑا اور اسکے صدمہ سی جنوبی دیوار قلعہ کی بالکل منہدم ہوگئی اور سوا اسکے اور بہت سا نقصان ہوا بعد ازان فوج سرکاری نے شہر پر حملہ کیا اور اگرچہ مولراج کی فوج مقابلہ کرتی رہی پر یہہ امر کچہہ کارگر نہوا آخرش شہر پر قبضہ کرلیا اور لوٹ کا بہت سا مال فوج سرکاری کے ہاتہہ آیا ؀

اس لڑائی کے بعد بہی دونو طرف سی بار ہا گولہ چلتا رہا اور پہر انگریزون نے قلعہ کے اڑانے کی تدبیر کی اور سرنگ بنانی شروع ہوگئی مگر ۲۲ جنوری ۱۸۴۹ء کو مولراج نے بغیر کسی شرط کے اپنے تئین خود حوالہ سرکار انگریزی کے کردیا اور تین ہزار آدمیون نے جو اسکے ہمراہ تہے ہتیار ڈالدئے دیوان مولراج کو لاہور مین لیگئے اور بعد تجویز کونسل کے حکم ہوا کہ کلکتہ کو بہیجا جاوے اتفاق سے اثناء راہ مین بنارس پہنچکر اپنی موت سے مرگیا بعضے کہتے ہین کہ ہیرے کی کنی یا کچہہ زہر کہاکر جان بحق ہوا ؀

اب یہہ بات قابل بیان کے ہی کہ شیر سنگہ جب ملتان سے گیا تو اسنے قلعہ اٹک اور حسن ابدال کو فتح کیا اور اس نواح مین لوٹ مچادی یہہ حال دیکہکر فوج انگریزی

قریب چالیس ہزار کے بارادہ جنگ اُس جانب کو روانہ ہوئی اور سکھوں پر حملہ کیا اِس لڑائی میں بہت ساکشت وخون ہوا اور جنرل کیورٹن جو کہ نامور سپاہ سالار انگریزی میں تھا مقتول ہوا اور یہہ لڑائی دریای چناب کے کنارے پر ہوئی تھی ؛

ایک اور لڑائی ۲۲ دسمبر ۱۸۴۸ء کو مقام ہودال پور میں ہوئی وہان سے سکھ شکست کہا کر رسول پور کیطرف بہاگے بعدازان ایک لڑائی مقام چلیانوالہ مین ہوئی اگرچہ فوج انگریزی نے دشمن کو پسپا کردیا تاہم نقصان سرکار انگریزی کا بہت زیادہ ہوا اور بہت آدمی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے ؛

اخیر لڑائی مقام گجرات پر ۲۱ فروری ۱۸۴۹ء کو واقع ہوئی اُسمین سکھونکی بالکل ہمت ٹوٹ گئی اور کئی ہزار آدمی زخمی ہوئے اور مارے گئے سکھ لوگ ایسے بیدل ہوکے بہاگے کہ سوائے ڈیرہ اور خیمہ کے ساٹہہ ضرب توپ بہی انگریزون کے ہاتہہ آئی اکرم خان خلف دوست محمد خان بہی اس لڑائی مین مارا گیا ؛

بعدازان فوج سرکاری نے بسرکردگی کپتان گلبرٹ صاحب کے حریف کا ایسا تعاقب کیا کہ سکھہ لوگ تنگ ہوگئے اور آٹھوین مارچ سنہ حال کو جمیع سرداران نے صاحب موصوف کے پاس آکر پناہ چاہی اور اکیس ضرب توپ صاحب موصوف کے حوالہ کین اور میجر لارنس صاحب معہ اُنکی بیوی اور لفٹنٹ بوئی اور لفٹنٹ ہربرٹ اور طامس صاحب کو معہ اُنکی بیوی بچے جو کہ اُنکی قید مین مقید تھے رہا کیا اور چودہوین مارچ کو سردار چتر سنگہ اور راجہ شیر سنگہ نے معہ سولہ ہزار سپاہ اور اکتالیس ضرب توپ کے اپنی تئین میجر گلبرٹ صاحب کے حوالہ

کیا صاحب موصوف بعد ازین پشاور و اٹک کو جسپر کہ افغانون نے قبضہ کر لیا تہا روانہ ہوئے اور بدون مقابلہ کے اونپر قابض ہو گئے اسطرح پر پنجاب کی لڑائی ختم ہوئی اور پہر صورت امن و امان کی دکہلائی دینے لگی جبکہ پنجاب مین سطرح امن ہو گیا تو ایک بار مقام لاہور مین ہوا اوس بار مین رزیڈنٹ لاہور اور بہت سے اور عہدہ داران جلیل القدر اور سکریٹری گورنر جنرل صاحب بہادر اور اہالیان دربار لاہور ـ اور مہاراجہ دلیپ سنگہ جمع تہے اول وہ عہد نامہ جو کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے عہد مین لکہا گیا تہا دربار مین پڑہ کر سنایا گیا بعد ازان ایک اشتہار بمضمون کہ ملک پنجاب ممالک مقبوضہ کمپنی بہادر مین شامل کیا گیا حاضرین مجلس کو سنایا گیا اور اسپر مہاراجہ صاحب اور ارکین سلطنت اور جملہ صاحبان عالیشان کے دستخط کرائی گئی اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کا چار لاکہہ روپیہ سالانہ مقرر کیا گیا اور اُن سردارون کی جاگیرین جو کہ خیر خواہ سرکار رہے تہے بحال رہین اور مہاراجہ دلیپ سنگہ کو انگلستان روانہ کر دیا گیا وہان جا کر مہاراجہ مذکور نے زبان اور علوم انگریزی مین بڑی ترقی کی اور بڑی خوش قسمتی مہاراجہ دلیپ سنگہ کی یہہ ہے کہ اپنے ملک مین جہان کی سیر کرنیکا ایک عالم مشتاق ہے اُنکو توطن نصیب ہوا اور وہان اُنکی شادی بہی ایک بڑے نامور امیر کی لڑکی سے ہو گئی ہے ؛

شمول راج ناگپور بہ سلطنت انگریزے

اسی گورنر جنرل صاحب کے وقت مین راج ناگپور کا ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر ملحق کیا گیا اور اُسکی کیفیت یہہ ہے کہ ۱۱ دسمبر ۱۸۵۳ء راگہوجی بہوسلا راجہ ناگپور نے

وفات پائی یہہ شخص اسملک کی سلطنت حاصل کرنیمین سرکار انگریزی کا بڑا ممنون
احسان تہا کیونکہ جب وہ آپا صاحب ہشہ سی شکست کہا کر بہاگا تہا تو اسوقت وہ نابالغ
بچہ تہا اور انگریزون کی مدد سی سنہ ۱۸۱۸ع مین پہر کر اسکو گدی ملک برار کی نصیب
ہوئی تہی اور جبتک وہ نابالغ رہا یعنی آٹہہ برس کے عرصہ تک انگریزون نے اُسکے
ملک کا انتظام ایسا کیا کہ وہ ملک زرخیز ہو گیا پہر سنہ ۱۸۲۶ع مین اسملک کی حکومت
اُسکے سپرد کی گئی ستائیس برس تک اس راجہ نے بڑی شکرگزاری سی عملداری کی اور
جب وہ مرگیا تو کوئی لڑکا وارث نہ تہا چونکہ بہوسلا کے خاندان مین یہہ دستور تہا کہ
سوا وارث مرد کے کوئی عورت گدی نشین نہین ہوسکتی تہی تو جب کوئی ایسا مدعی وراثت
کا نہ پایا گیا تو بیشک اُسکے خاندان سی حکومت جاتی رہی اگرچہ اُسکی بیوہ رانی نے
ایک لڑکا بعد انتقال راجہ صاحب کے گود لیکر چاہا کہ بجاے اپنے خاوند متوفی کے اُسکو
گدی نشین کرے پر لارڈ ڈلہوسی صاحب نے اس امر کی حقیقت حال دریافت کرکے
اور یہہ جانکر کہ یہہ درخوست قابل پذیرائی کے نہین ہی انکار کیا اور حکومت ناگپور
داخل ممالک مقبوضہ سرکار کمپنی بہادر کے کردی اگرچہ رانی صاحبہ نے اپنے مقدمہ
کی پیروی انگلستان مین کی اور وکیل بہیجے مگر چونکہ گورنر صاحب نے اپنی رای کو
بوجوہات لکہا تہا اُسکا مرافعہ کارگر نہوا بلکہ اسی اصل پر اور حکومتین بہی جنکا کوئی
وارث حقیقی خاندانی نہ پایا گیا ممالک سرکار کمپنی بہادر سی شامل
کردی گئین — ان ایام مین ناگپور دار الحکومت میانہ ہند کا شمار کیا جاتا ہی

اور وہان ایک چیف کمشنر حاکم اعلی ہے اور سررشتہ تعلیم بہی اب
جاری ہوگیا ہے اور روز بروز اُس مُلک مین ترقی ہوتی جاتی ہے

شمول ملک اودہ بہ سلطنت انگریزی

ملک اودہ جس مین پچیس ہزار میل مربع زمین اور پچاس لاکہہ آدمی کی بستی
ہے وہانکی رعایا پچاس برس سے بڑے بڑے ظلم اور بے انصافیان وہانکے حکام سے
برداشت کرتی تہی اور گورنمنٹ انگریزی ہی ان حکام کو ہمیشہ تاکیدین ہوتی رہتی تہین کہ
تم اپنے ملک کا انتظام قرار واقعی کرو اور رعایا سے جہانتک ہو سکے انصاف
اور سلوک سے پیش آؤ پر باوجود اسقدر تاکیدات اور انکے اقرارات کے کبہی
وہان کے حکام نے انصاف پر ذرا بہی توجہ نکی ظلم زیادہ ہوتا گیا اور عیاشی
اور حرامکاری کی تاریکی ملک پر زیادہ چہا گئی
نواب ملک اودہ جو مطلق العنان اور خودسر حاکم تہا شب و روز عیاشی اور حرامکاری
اور لذائذ حیوانی مین غلطان اور پیچان رہتا تہا اور اپنا وقت اور عقل اور آمدنی ملک
کی خوشامدیون اور حرامکارون اور ڈوم ڈہاڑیون کی صحبت مین برباد کرتا
تہا ناچ اور راگ کی محفل رات دن گرم رہتی ملک کا انتظام ظالمون کے ہاتہہ سپرد تہا
جنہون نے ایسی لوٹ مچا رکہی تہی کہ جو جسکے ہاتہہ پڑا صاف الگ کیا رعایا کو ہمیشہ
جان کا خطر اور مال کے لٹ جانیکا فکر رہتا زمیندارون سے محصول زمین

کالینا بڑی جوانمردی کا کام تہا چنانچہ یہی بڑی جوانمردی شمار کیجاتی تہی
ہر ایک زمیندار سکے گہر پر سپاہ نوکر رہتی تہی زمیندار لوگ گڑہی مین متحصن
ہوکر بامزہ رہتے تہے بدون فوج کشی ایک پیسہ بادشاہ کو نہ ملتا تہا اور زمیندارون
کے نوکرونکا یہہ پیشہ تہا کہ جب اُنکی تنخواہ بہت چڑہ جاتی اُنکو حکم ہوجاتا کہ کم زور رعایا کو
لوٹ کر اپنی تنخواہ وصول کرلو دربار شاہی مین تمام جہان کی واہیات سکے سامان
مہیا اور عیاشی سکے اسباب طیار رہتے ہو

پچاس برس تک یہہ حال گورنمنٹ انگریزی نے دیکہا پر گورنمنٹ کو یہہ انتظار رہا
کہ شاید کبہی تو کوئی جانشین ایہا نکلے جو اس ملک کی خرابیون کو صلاح دے مگر
جو نواب ایک دوسرے سکے بعد تخت نشین ہوا وہ اول سے بدتر ہی نکلا
اسلئے گورنمنٹ انگریزی کو سوا اِسکے کہ یہہ ملک بہی شامل ممالک مقبوضہ
سرکار کمپنی بہادر سکے کرلیا جاوی اور کوئی تدبیر نہ سوجہی کس سلئے کہ کرنیل
سلیمن صاحب بہادر جو کہ لکہنو سکے رزیڈنٹ اور نواب کی عملداری سکے
طرفدار تہے اُنہون نے بہی یہہ خرابیان دیکہکر اپنی رپورٹ مین یہہ رای اپنی
درج کی تہی کہ تا وقتی کہ یہہ ملک سرکار سکے قبضہ اقتدار مین نہ آوے گا
کسی صورت سے یہان کی بد انتظامی رو باصلاح نہ لاویگی جبکہ یہہ صاحب رخصت
لیکر ۱۸۵۶ع مین ولایت کو تشریف لیگئے تو اثنا راہ مین سفر بحری کیوقت اُنہون نے
انتقال کیا اور اُنکی جگہہ جیمس اوٹرم صاحب رزیڈنٹ ہوئے اُنہون نے تمام علاقہ

اودہ مین خود گشت کرکے تباہی رعایا اور ظلم حکام اور بیخبری والی لکھنو کی رپورٹ
گورنر جنرل صاحب کو کی اور انہون نے بھی یہی رائے دی کہ تاوقتیکہ یہہ
ملک سرکار دولتمدار کے قبضہ مین نہ آویگا اسکی برائیان ہرگز دفع نہ ہونگی
انکی رپورٹ بھی مثل رپورٹ کرنیل سلیمن صاحب کے بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی
یہہ سب حال دیکھکر گورنر جنرل صاحب نے بطور خود بھی خوب تحقیقات کرکے
ان رپوٹون کی صداقت کی اور انکو مناسب معلوم ہوا کہ اب اغماض کرنا اور یہہ
ملک ظالمون کے قبضہ مین رہنا ایک طرحکی گناہگاریکا باعث ہوگا کیونکہ گورنمنٹ
نے جبکہ خوب طرح پر ظلم اور ظالم اور طریق ظلم جان لیا اور طور اسکے دفعیہ کا
پہچان لیا تو تساہل کرنے مین بیشک گناہگار ہونیکا اندیشہ تھا اسلئے انہون نے
ولایت کو رپورٹ کی اور وہان سے حکم آنے کے بعد اوٹرم صاحب بہادر نے وزیر
اعظم ملک لکھنو سے گفتگو جاری کی بعد ازان بادشاہ کو تین دن کے بعد وزیر نے خبر
دی اسلئے سرکار نے تین دن کی مہلت دی کہ اس عرصہ مین اگر لکھنو کی سلطنت سے
دست بردار ہو کر قبضہ سرکار مین دلایا جاوے تو بہتر ہی ورنہ تیسرے دن اشتہار دیا جاویگا کہ
آج سے عملداری سرکار کمپنی بہادر کی ہو گئی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ سے ملاقات کے
وقت رزیڈنٹ نے عرض کیا کہ حضور اس اقرارنامہ پر جو درباب تبدیل حکومت کے لکھا گیا ہے
دستخط کیجئے کیونکہ اب سرکار کمپنی نے بسبب اسکے کہ انتظام اسملک کا بہت خراب تھا بہت دنونتک صبر کیا
کہ اب زیادہ دنونتک اسملک کو نواب کی عملداری مین چہوڑنا گویا خدا کے نزدیک گنہگار ہونا اور

ظلم کا بڑہانا ہی اپنے قبضہ مین کر لیا ہی اور بادشاہ کی تنخواہ بارہ لاکہہ روپیہ سالانہ اور
تین لاکہہ روپیہ سال واسطی حفاظت محل اور تنخواہ نوکرون کے مقرر کر دیا ہی دستخط کر دین بادشاہ
یہہ سنکر باوجودیکہ جسیم و شحیم اور معمر آدمی تہا بچونکی طرح رونے لگا اور کہنے لگا کہ جو مرضی سرکار کی ہو وہ
کرو پر مین دستخط اس کاغذ پر نکرونگا اگر میرا انصاف یہان نہوگا مین ولایت کو چلا جاونگا ملکہ معظمہ
کوئین وکٹوریا کے قدمون مین جا کر پڑونگا رزیڈنٹ نے عرض کیا کہ حسب الحکم ملکہ معظمہ کے
یہہ تجویز ظہور مین آئی ہی اب اسمین کچہہ نہو گا غرضکہ بادشاہ نے نہ مانا اور اس اقرار نامہ پر اپنے
دستخط نہ کئے لیکن کسیطرح کا فساد نہی کیا جب میعاد کی مہلت گذر گئی انگریزون نے منادی
کرادی کہ اب سرکار کمپنی بہادر کی عملداری لکہنو مین ہو گئی ہی سب رعایا کو اس بات کی
اطلاع رہے ۔ بادشاہ نے کلکتہ کو کوچ کیا اور وہان جا کر دریا کے ہوگلی پر قریب
کلکتہ کے ایک مکان وسیع پسند کر کے رہنا اختیار کیا اور اپنی والدہ اور بیٹے اور
بہائیکو بخدمت ملکہ معظمہ انگلستان کو روانہ کیا وہان جا کر نواب کی والدہ فوت ہو گئین
اور سب لوگ جو ساتہہ گئے تہے بے نیل مرام واپس آئے ۲۹۔ تاریخ فروری ۱۸۵۶ء کو
لارڈ ڈلہوسی صاحب نے بسبب اسکے کہ وہ بیمار ہو گئے تہے اپنے کام سے استعفا دیا اور
انکی جگہہ لارڈ کننگ صاحب بہادر گورنر ہند مقرر ہو کر کلکتہ مین آئے ان کے وقت مین
ایک بڑا بہاری انقلاب ہندوستان مین ہوا وہ یہہ تہا کہ سپاہ ہندوستانی سرکار
انگریزی منحرف ہو کر باغی ہو گئی اور سرکار کمپنی بہادر کی عملداری جاتی رہی اور پہر جناب
ملکہ معظمہ وکٹوریا دام ملکہا کی حکومت ہندوستان مین ہو گئی چونکہ یہہ امر ایک بڑا حادثہ

اور انقلاب عظیم تہا اسلئے اسکا مختصر بیان دوسرے باب مین علیحدہ لکہا گیا۔

باب دوم

ختم ہونا حکومت کمپنی بہادر کا۔ اور شروع ہوجانا سلطنت ملکہ معظمہ وکٹوریا فرمانروای لندن کا

لارڈ کیننگ صاحب گورنر جنرل سیزدہم

سنہ ۱۸۵۶ء سے سنہ ۱۸۶۲ء تک

کمپنی بہادر حسب عادت قدیم شاہ لندن سے ہندوستان کی حکومت کا ٹہیکہ ایک میعاد معین کیواسطے لیا کرتی تہی چنانچہ ابکی دفعہ ٹہیکہ کی میعاد قریب الاختتام تہی اور کمپنی کا ارادہ تہا کہ اس میعاد کے پورا ہونیکے بعد حسب عادت مستمرہ پہر ٹہیکہ لیا جاوے اور کاروبار حکومت کمپنی کے بیغل وغش جاری تہے اور ہندوستانکی رعایا عین آرام اور راحت مین بستی تہی حکام مالی انتظام آمدنی مین سرگرم تہے حکام ملکی تدابیر افزونی پیداوار اور انتظام ملک مین مشغول اور حکام جنگی انتظام کارزار مین مصروف انگریزون نے اسوقت ملک ایران پر چڑہائی کی تہی اور چند پلٹنین فارس کی لڑائی پر گئی ہوئی تہین مگر وسط ہند مین اوبہی طرحکی کہچڑی پک رہی تہی

نہ تہا کہ انتظام ہند کی باگ کمپنی کے ہاتہہ مین رہی بلکہ جسطرح ہمیشہ
ملک تابع بادشاہان سابق کے چلا آیا ہے اوسیطرح اب پہر وہ وقت اگیا
شاہ لندن کے زیر فرمان ہو اور بلا وساطت کمپنی بہادر کے شاہ لندن
شہنشاہ ہند ہوکر حکمرانی کرے اور وسیلہ اس امر کے ظہور کا سپاہ پوربیہ کی بغاوت
تہی کہ کیا یک سپاہ انگریزی باشندہ لکہنو وغیرہ کی مفسد ہوگئی
۱۸۵۷ء مین پورب کی فوج نے سرکار کمپنی سے باغی ہوکر اپنے افسرن اور انگریزون
کو مارڈالا اور دہلی مین جاکر جمع ہوئے اور ارادہ کیا کہ ابوظفر بہادر شاہ
بادشاہ دہلی کو تخت ہندوستان پر بہٹلاکر انگریزون سے اسملک کی حکومت
لے لین اور پہر بادشاہت چمکا دین - جسوقت یہہ معرکہ ہوا تو کل ہندوستانی
فوج تینون احاطون کی ملاکر تین لاکہہ آدمی کے قریب تہی اور گورہ کی فوج مین
پینتالیس ہزار پانسو آدمی تہے جنمین سے پانچہزار دوسو گورے ملک ایران پر
لڑائی مین گئے ہوئے تہے اور باقی (۴۰۳۰۰) گورے ہندوستان مین موجود تہے
اب یہہ سوال کرنا کہ پورب کی فوج کسواسطے منحرف ہوگئی اور کیون کمپنی سے ناراض ہوئی
اسموقع پر نامناسب ہے اور اسکا صحیح جواب بہی دقت طلب ہے مگر اسکا عام سبب جو
زبان زد ہر خاص و عام ہے سوا اسکے نہین کہ کارتوس جو سرکار کمپنی نے ولایت
سے منگاکر انکو تقسیم کئے تہے اونمین یہہ شک ہوگیا تہا کہ سور اور گائی کی
چربی سے بنے ہین اس لئے اہل اسلام تو سور کی چربی اور ہندو گائے کی چربی

کا نام سنکر متنفر ہوئے اور انہون نے اس امر سے باہم اتفاق
عام کے جو خفیتہً بذریعہ خطوط اور خاص قاصدون کے انمین ہوا تھا
ہوگیا کہ ہر ایک انگریز کو جہان پاؤ قتل کر ڈالو اور اسطرح سے پھر اپنے قدیم
کو قائم کرو اگرچہ بعضے عقلمند اسپر اعتراض کرتے ہین اور یہہ کہتے ہین کہ کار
کا ایک بہانہ ان لوگون کے ہاتھ لگا تھا پر اصلمین باعث اسکا کچھ اور ہی ہوا
چنانچہ اس راز کے افشا اور اظہار کے لیئے بہت لوگون نے کوشش کی اور
تحقیقات بھی ہوئی اور شبہات بھی کئی طرح کے واقع ہوئے مگر راقم کو ابتک اسکا
سبب سوای امر مذہبی کے اور کچھہ پایۂ ثبوت کو نہین پہنچا
الغرض اس امر کا کچھہ ہی سبب ہو پر ابتدا اس بغاوت کی میرٹھہ سے ہوئی جو دہلی سے
۴۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۱۰ تاریخ ماہ مارچ ۱۸۵۷ء روز یکشنبہ کو ایکہز
سات سو گورہ اور دو ہزار سات سو ہندوستانی سپاہی وہان موجود تھے جسوقت گو
لوگ اور انگریز گرجا گہر گئے اور اپنی عبادت مین مشغول ہوئے پوربیون نے وقت
کا موقع پاکر ایکدفعہ ہی چھاونی کو آگ لگا دی اور کئی گورون اور افسرون کو گولیسے
مار ڈالا اور انگریزون کے مرد اور عورت اور بچے نہایت بیرحمی سے قتل کئے
گیارہوین تاریخ کو یہہ باغی فوج دہلی مین پہنچی اور زیر جھروکہ شاہی قلعہ کے روبرو انہون نے
بادشاہ کی سلامی اتاری ان پوربیہ سپاہیون نے جو قلعہ کے اندر تھے قلعہ کا دروازہ
اسسے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سے سازش انکی ہوگئی ہوگی بعد ازان ان انگریزون

روع کیا جو قلعہ کے اندر تھے پھر میگزین پر حملہ آور ہوئے لفٹنٹ دیوبی
ان لوگون سے بڑی دیر تک لڑتا اور گولیان مارتا رہا پر جب اس نے
لہ اب کسی صورت سے میگزین نہین بچ سکتا اسوقت اس نے خود اگ
دی جسکے صدمہ سی ایک سو سپاہی مارے گئے اور آپ بھی ہلاک ہو گیا اسوقت
دہلی مین پینتالیس انگریز موجود تھے جو وہان سے اطراف و جوانب کو بھاگ گیا
وہ بچ گیا باقی سب مارے گئے اس حادثہ کے بعد تار برقی نے یہہ خبر جابجا
ہر ایک ~~شہر اور~~ چھاونی مین پہنچا دی اور صاحبان اضلاع اس فساد سے
مطلع ہو کر اپنی ذات اور خزانہ کی حفاظت اور دفع فساد کی طیاری مین
مصروف ہوے اور جہان پوربیہ سپاہ تھی فوراً اُسکو گھیر کر خواہ توپین
لگا کر خواہ دھمکا کر سب کے ہتیار لے لئے چنانچہ مقام میانمیر پر چار ہزار
سپاہیون کے ہتیار بوسیلہ ایکہزار تین سو گورون کے رکھوا لئے گئے
اور انکو نوکری سے برطرف کر دیا گیا
فیروزپور - اور سیالکوٹ اور جیلم پر بھی اسیطرح کا فساد برپا ہوا مگر بہت جلد دفع
ہو گیا اور بہت سی مفسد سپاہی جلد تر مارے گئے صرف تہوڑے آدمی پہاڑون
کی راہ اور بعضی براہ لدھیانہ بھاگ کر دہلی کے مجمع باغیانمین جا شریک ہوے
سوا اضلاع مذکورہ بالا کے تمام پنجاب مین خدا تعالی کا بڑا فضل رہا اور جو فوج یہان
بگڑی فوراً اسکے ہتیار لے لئے گئے او مفسد قتل کر دی گئی اور علاوہ ازین بہت سے

باشندے پنجاب کے نئے بہرتی کئے گئے اور نئی فوج طیار کی
گئی اور وہ فوج جو ایران پر تہی وہان سے گورہ کی سپاہ جلد بلالی گئی
جسقدر فوج اور لڑائیکا سامان بہم ہوسکا حکام نے خرید کر جمع کرلیا اور
لڑائی کیواسطے دہلی کیطرف گئی تہی متواتر مدد پہنچتی رہی صرف تین ہزار گورے
پر گئے تہے انہون نے جاکر بیرون شہر پہاڑی پر اپنی چہاونی ڈالی جابجا
اور توپ کی لڑائی رہتی تہی اور کبہی کبہی پوربیہ فوج کے لوگ باہر شہر کے بہی حملہ کرتے تہے
۳۰ تاریخ مئی ۱۸۵۷ع کو بہی مفسدہ لکہنؤ مین برپا ہوا سپاہ نے چند افسر
قتل کرکے انکے بنگلے جلادئے اور سر ہنری لارنس صاحب بہی اسمقدمہ
اسی جگہہ مارے گئے
۱۴ تاریخ ماہ ستمبر ۱۸۵۷ع کو انگریزون نے شہر دہلی پر حملہ کیا اور شہر مین داخل
ہوکر بہادر شاہ بادشاہ کی اولاد کو جو اس نئی فوج کے افسر تہے گولیون سے مارا
اور انکی لاشین کوچہ بکوچہ کہچوا کر لوگون کو دکہلائین کہ جنہون نے باغیون کے ہمراہ
مفسدہ برپا کیا تہا ابھی اس بادش کو پہنچے اور بہادر شاہ کو بہی جو کہ اودہ
اخیر بادشاہ تہا اور برائے نام واسطے حفاظت نسل تیمور کے تخت شاہی
بطور شاہ متمکن تہا اور بعیوض خرچ سرکار کمپنی اوسکو سوا لاکہہ روپیہ ماہوار
دیتی تہی اور کسی طرح کی تکلیف اسکو نہ تہی پکڑ لیا فوج جو جمع ہوئی تہی تتر بتر ہوگئی
اور بادشاہ قلعہ مین قید کیا گیا +

